إنَّ أوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ

حجٌّ مبرور
محمد نجیب سنبهلی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

New Addition

"Hajj Mabroor"

By Molana Mohammad Najeeb Sambhali

نام کتاب:	حج مبرور
مصنف:	محمد نجیب سنبھلی قاسمی
کمپیوٹر کمپوزنگ وڈیزائننگ:	محمد نجیب سنبھلی قاسمی / محمد عدنان شریف
پہلا ایڈیشن:	دسمبر ۲۰۰۵ء
دوسرا ایڈیشن:	جون ۲۰۰۷ء

چند حضرات کے تعاون سے کتاب کا دوسرا ایڈیشن حجاجِ کرام کو مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ جل شانہ ان محسنین کے تعاون کو قبول فرما کر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

Publisher ناشر

فریڈم فائٹر مولانا اسماعیل ویلفیر سوسائٹی دیپا سرائے سنبھل، مرادآباد، یوپی

Freedom Fighter Maulana Ismail Welfare Society
Deepa Sarai Sambhal Moradabad U.P. (244302)

ملنے کے پتے:

۱) ڈاکٹر محمد شعیب، دیپا سرائے، سنبھل، مرادآباد، یوپی، پن کوڈ: ۲۴۴۳۰۲

۲) المکتبہ المدنیہ، سفید مسجد، دیوبند، سہارن پور، یوپی، پن کوڈ: ۲۴۷۵۵۴

بسم الله الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلم

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ

حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حجِّ مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(حج کے فرائض وواجبات وسنن کی رعایت کرتے ہوئے، نیز گناہوں سے محفوظ رہ کر صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے اگر حج کیا جائے تو وہ حج، حج مبرور ہوگا ان شاء اللہ، جس کا بدلہ صرف جنت ہے)۔

تلبیہ:

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ

لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

لَا شَرِیْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، (بیشک) تمام تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں، ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

فہرست عناوین

مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

پیشِ لفظ

حج وعمرہ کے موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں مگر زمانے کی تیزی سے تبدیلی، حجاج کرام کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ، نیز مقاماتِ مقدسہ میں مسلسل ترمیمات نے بے شمار نئے مسائل پیدا کردئے ہیں۔ جنکا حل پیش کرنے کے لئے دورِ حاضر کے علماء کرام نے اچھی خاصی تعداد میں کتابیں تحریر فرمائی ہیں، لیکن موضوع کی اہمیت کی بنیاد پر پھر بھی ضرورت باقی ہے۔ چنانچہ بندہ کی زیرِنظر کتاب (حجِ مبرور) اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس پوری کتاب کو نہایت سادہ اور عام فہم زبان میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ ایک معمولی پڑھا لکھا شخص بھی آسانی سے استفادہ کرکے حج کے اہم فریضہ کو صحیح طور پر ادا کرسکے۔

اس کتاب میں سب سے پہلے حجاج کرام سے سفرِ حج شروع کرنے سے قبل ۱۶ امور کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پھر حج کی فرضیت، اہمیت اور حج وعمرہ کے فضائل پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے، اگرچہ احادیث کے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔

حج وعمرہ سے متعلق تمام ضروری مسائل فقہ حنفی کے مطابق نہایت جامع انداز میں ایک خاص ترتیب وتنسیق کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں۔

کیونکہ طواف اور سعی کے ہر چکر کے لئے کوئی مخصوص دعا ضروری نہیں ہے۔ اسلئے طواف اور سعی کے ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ لکھ کر صرف قرآن وحدیث کی مختصر اور جامع دعائیں مع ترجمہ تحریر کی ہیں، جنکو ہر شخص آسانی سے یاد کرکے طواف اور سعی کے دوران سمجھ کر دھیان اور توجہ کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

حج وعمرہ سے متعلق خواتین کے خصوصی مسائل ایک مستقل باب (Chapter) میں تفصیل سے تحریر کئے گئے ہیں تاکہ خواتین اپنے مخصوص مسائل سے پوری طرح باخبر رہ کر حج کی ادائیگی کرسکیں۔

مسائلِ حج کے ساتھ، حج کی حقیقت اور روحانیت سے بھی حجاج کرام کو واقف کرانے کے لئے حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قاضی مجاہد الاسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں کو ذکر کیا ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں بھی اسی اہم موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مدینہ منورہ کے فضائل اسی طرح زیارتِ مسجد نبوی اور وہاں پہونچکر درود وسلام پڑھنے کی فضیلتیں احادیث صحیحہ کی روشنی میں ذکر کی ہیں۔ نیز مدینہ طیبہ کی زیارت سے متعلق تمام ضروری امور کا بیان الگ الگ ابواب (Chapters) میں کیا ہے۔

مناسک حج کو ذہن نشین کرانے کے لئے مسجد حرام اور مقاماتِ مقدسہ کی تصاویر اور نقشے بھی شامل کئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں کعبہ، غلافِ کعبہ اور مسجد نبوی کی مختصر تاریخ، نیز روزمرہ استعمال کے عربی الفاظ اور ان کے معانی بھی تحریر کردئے ہیں۔

عازمین حج سے درخواست ہے کہ وہ حج سے متعلق دیگر کتابوں کے ساتھ اس کتاب کا بھی مطالعہ فرمائیں اور دورانِ سفر بھی اس کتاب سے رہنمائی حاصل کریں۔ تمام مقاماتِ مقدسہ خصوصاً میدانِ عرفات میں بندے کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آخر میں اُن تمام احباب کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں جنہوں نے اِس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اسکو شائع کرانے میں اپنا تعاون پیش کیا۔ بالخصوص حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سنبھلی کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود کتاب کا مقدمہ تحریر فرمایا۔ عزیز دوست محترم آصف علی خان کا تعاون بھی ہمارے شکریہ کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام حضرات کی خدمات کو قبول فرما کر ان کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

محمد نجیب سنبھلی قاسمی

مقیم حال

ریاض، سعودی عرب

۱۹ جمادی الاولی ۱٤۲٤

مقدمہ

(حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سنبھلی ۔ شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ)

حج کیا ہے؟ اسوۂ ابراہیمی کی نقل، اور عشق خلیل و قربانی اسماعیل کے سیکھنے کی کوشش۔

سیدنا ابراہیمؑ کی پوری زندگی اللہ کے سامنے مکمل خود سپردگی، کلی اطاعت، والہانہ محبت اور اس کے لئے سب کچھ قربان کر دینے اور لٹا دینے کی عظیم داستان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب وخلیل ابراہیمؑ کی محبت و اطاعت اور عشق و خدامستی میں وارفتگی و سرمستی کی ادائیں اتنی پسند آئیں کہ ہمیشہ کے لئے ان کو رسم عاشقی کا امام و پیشوا بنا دیا، حکم دیا گیا کہ اُن کوہساروں اور وادیوں کا سفر کیا جائے جہاں انہوں نے اللہ کی عبادت کا گھر بنایا تھا، اور ان ہی کے طریقے پر خدائے قدوس کے ساتھ والہانہ محبت، اور اس محبت میں سب کچھ بھلا دینے اور سرافگندہ ہوجانے کا اظہار کیا جائے۔ گھر بار چھوڑ کر اللہ کے گھر جایا جائے، سلے کپڑے اتار کر ایک کفن نما لباس پہن لیا جائے، اب جسم کی زینت کا ہوش ہو نہ کپڑوں کے حسن کا، زیادہ صفائی کا خیال ہو نہ بال کاڑھنے کا، بس "حاضر ہوں مالک میں آیا" یعنی لبیک لبیک کی رٹ ہو، ابراہیمی دیار پہنچ کر دیوانوں کی طرح کعبہ اور صفا مروہ کے چکر لگائے جائیں، کبھی اس وادی میں جا پڑا جائے کبھی اس میدان میں، بس اللہ کے نام کی رٹ ہو اور اس کی یاد میں سر دُھننے کی مشق۔

یہ خدامستی کے امام سیدنا ابراہیمؑ کی ادائیں ہیں، جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں اور ہم گنہگاروں کو بھی اپنی اس محبوبیت وخلیلیت کا کچھ حصہ عطا فرمانا چاہتا ہے جس سے اُس نے اِس راہ کے امام کو سرفراز فرمایا تھا۔

حج کی یہ روح اس کو انسانیت کی معراج بنا دیتی ہے، اور یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کو اللہ کے قرب و رضا کا خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔ خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ بندے جن کو یہ سعادت حاصل ہو، یقیناً دنیا میں اس سعادت کا کوئی بدل نہیں ہوسکتا، اور نہ ان بندوں جیسا کوئی خوش بخت ہوسکتا ہے۔

لیکن جس طرح حج کی توفیق پانے والے بندے قابلِ رشک ہیں اسی طرح ان لوگوں کا

حال نہایت افسوسناک ہے جن کو اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے بیت اللہ کی حاضری کی توفیق دیتا ہے مگر وہ وہاں بغیر حج کی تیاری کئے اور بغیر ادائیگی کا طریقہ سیکھے جا پہنچتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے غلطیاں ہوتی ہیں، پریشانیاں آتی ہیں، اور بسا اوقات حج صحیح بھی نہیں ہو پاتا۔ ایسوں کی تعداد تو بے شمار ہوتی ہے جو حج جیسی رسم عاشقی کے لئے جن جذبات وکیفیات کی دل ودماغ میں آبادی کی ضرورت ہوتی ہے ان سے بڑی حد تک محروم ہوتے ہیں۔

اس لئے ہر زمانے میں علماء ومصلحین نے عازمین حج کے لئے مختصر رہنما کتابیں (گائڈ) تیار کی ہیں۔ مگر زمانہ تیزی کے ساتھ بدلتا جارہا ہے، وسائل سفر اور دیار مقدسہ کی تمدنی تبدیلیوں کے علاوہ حجاج کی تعداد کی کثرت نے بے شمار مسائل کھڑے کردئے ہیں، پھر حج کے ارکان کی ترتیب اور ان کے مسائل کچھ اس طرح کے ہیں کہ وہ باقاعدہ سیکھ کر ہی ذہن میں محفوظ رہتے ہیں۔ اسلئے ہمارے اس دور میں بھی حج کے طریقے اور مسائل پر کتابیں اور رسائل لکھے جارہے ہیں اور ان کی ضرورت باقی ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی عزیز مکرم مولانا محمد نجیب قاسمی کی زیر نظر تصنیف ہے۔ یہ سنبھل کے ایک علمی ودینی خانوادے کے فرد ہیں، ان کے دادا حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سنبھلی ؒ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ صاحب ؒ کے شاگرد اور اپنے وقت کے ممتاز علماء میں تھے، مولانا نے ایک عرصے تک صحیحین کا درس دیا۔ مؤلف دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد سعودی عرب میں بسلسلۂ ملازمت مقیم ہیں، مگر اپنے علمی ذوق اور مشغلے کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

سعودی عرب میں قیام کی وجہ سے وہ حجاج کی عملی مشکلات سے بخوبی واقف ہیں۔ کتاب دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ انہوں نے مسائل کے بیان اور طریقۂ حج کی وضاحت میں کامیاب محنت کی ہے۔ کتاب کی زبان بھی آسان اور سلیس ہے، اور فضائل ومسائل بھی مستند وقابل اعتماد ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کام کو قبول فرمائے اور اس کو مؤلف کے لئے سرمایۂ آخرت بنائے اور ان کو مزید علمی ودینی خدمات کی توفیق نصیب فرمائے۔

محمد زکریا سنبھلی

لکھنؤ: ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ

حجاجِ کرام سے خصوصی درخواست

<u>حجاج کرام سے درخواست ہے کہ سفرِ حج کو شروع کرنے سے قبل ان ۱۶ امور کا بغور مطالعہ فرمالیں:</u>

شرک سے دوری: اپنے دلوں کے یقین کو درست کریں کہ روزی دینے والا، عزت اور ذلت دینے والا، بیماری اور شفا دینے والا، بگڑی بنانے والا، حاجت روا اور مشکل کشا صرف ایک ہے اور وہی صرف اِس کائنات کا مالک ہے اور وہ اللہ جل شانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی صرف عبادت کے لائق ہے۔

اگر دلوں کا یقین درست نہیں ہوا تو کوئی بڑے سے بڑا نیک عمل بھی (خواہ حج ہی کیوں نہ ہو) اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا کیا کرایا عمل ضائع ہو جائیگا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے (سورہ زمر، آیت ۶۵)۔

سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ مشرک کے لئے جنت حرام ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ (آیت نمبر ۷۲)۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت معاذ ؓ کو یہ نصیحت فرمائی: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ قتل کر دئے جاؤ یا جلا دئے جاؤ۔

<u>☆ آیئے ایک نظر دیکھیں کہ حج کس طرح حاجی کے دل میں ایمان حقیقی کے راسخ ہونے اور شرک سے دوری کا ذریعہ بنتا ہے:</u>

- تلبیہ جس کو حاجی مکہ مکرمہ پہونچنے سے کئی میل پہلے سے ہی پڑھنا شروع کر دیتا ہے، نیز تمام مقاماتِ مقدسہ (منی، مزدلفہ اور عرفات) میں اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے تھوڑی بلند آواز سے پڑھتا رہتا ہے اسمیں اللہ کی بڑائی اور شرک سے دوری کا اظہار ہے۔

۔ جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتی ہے تو حاجی اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:
اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں)۔

۔ حاجی جب طواف کا آغاز کرتا ہے تو اُسے اللہ کی بڑائی و کبریائی کے کلمات (بسم اللہ، اللہ اکبر) ادا کرنے کا حکم ہوتا ہے حتی کہ طواف کے ہر چکر میں حجرِ اسود کے سامنے آکر اسے یہی کلمات دہرانے ہوتے ہیں۔

۔ طواف کے بعد حاجی جو دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑھتا ہے، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی جائے، یہ دونوں سورتیں توحید کا اعلان اور شرک کی تردید کرتی ہیں۔

۔ طواف کے بعد سعی کے لئے صفا کی طرف جانے سے پہلے پھر ایک دفعہ حاجی حجرِ اسود کے سامنے آکر اللہ اکبر کہکر اللہ کی بڑائی کا اقرار کرتا ہے۔

۔ سعی کے آغاز سے پہلے حاجی صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر جو کلمات کہتا ہے وہ بھی اللہ کی توحید و تکبیر اور اسکی حمد وثنا پر مشتمل ہیں۔ (صفحہ ۵۴ پر یہ کلمات مذکور ہیں)۔

۔ وقوفِ عرفات کے دوران جس دعا کو حضورِ اکرم ﷺ نے بہترین دعا قرار دیا' وہ پوری کی پوری اللہ کی بڑائی اور شرک سے براءت پر مشتمل ہے۔ (صفحہ ۶۳ پر یہ دعا مذکور ہے)۔

۔ ہر کنکری مارنے کے وقت اللہ کی بڑائی و کبریائی کا نعرہ بلند کرنے کا حکم دیا گیا۔

۔ قربانی کرتے وقت اللہ کے نام کے اظہار کا حکم دیا گیا۔

مندرجہ بالا اسباب' ایمانِ حقیقی کو دل میں راسخ کرنے اور زندگی کو شرک سے دور کرنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں، لہذا اس عظیم موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ موت تک ایمانِ کامل کے ساتھ زندہ رہنے والا بنائے۔

نمازوں کا اہتمام: ایمان کے بعد سب سے اہم اور بنیادی رکن نماز ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر روزانہ پانچ مرتبہ فرض کیا ہے، خواہ مرد ہو یا عورت، مالدار ہو یا غریب، صحت مند ہو یا بیمار، طاقتور ہو یا کمزور، بوڑھا ہو یا نوجوان، مسافر ہو یا مقیم، بادشاہ ہو یا غلام، حالتِ امن ہو یا حالتِ خوف، خوشی ہو یا غم، گرمی ہو یا سردی حتی کہ جہاد وقتال کے عین موقعہ پر میدانِ جنگ میں بھی یہ فرض معاف نہیں ہوتا۔ مگر کس قدر فکر کی بات ہے کہ آج امتِ مسلمہ کا بڑا طبقہ پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہے، حتی کہ حج ادا کرنے کا پختہ ارادہ کرنے والے بھی اسمیں کوتاہی کرتے ہیں، حالانکہ نماز چھوڑنے والوں کے متعلق قرآن وحدیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں:

- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سو وہ غی میں ڈالے جائیں گے (سورہ مریم، ۵۹)۔ غی؛ جہنم کی ایک بہت گہری وادی ہے جسمیں خون اور پیپ بہتا ہے۔
- نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ نماز کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا اور نہ اسکے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ ہوگا۔ اس کا حشر فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (مسندِ احمد)۔
- حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انسان کے اعمال میں سے جس عمل کا سب سے پہلے حساب لیا جائیگا وہ نماز ہے، اگر نماز درست نکل گئی تو وہ کامیاب ہے اور اگر نماز میں فساد نکلا تو وہ ناکام اور نامراد ہے (ترمذی)۔ لہذا نماز کا اہتمام کریں۔

حج کا مقصد رضاء الٰہی ہو: اپنے حج وعمرہ سے صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح وکامیابی کے طالب ہوں، ریا، شہرت اور فخر ومباہات سے اپنے آپ کو بالکل محفوظ رکھیں کیونکہ ریا اور شہرت اعمال کی بربادی اور عدمِ قبولیت کے اسباب ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اعمال کا ثواب نیتوں پر موقوف ہے۔ لہٰذا حج کے سفر کو شروع کرنے سے پہلے اپنی نیتوں کو درست کریں، حج کے دوران بھی اپنی نیتوں کا جائزہ لیتے رہیں اور حج سے واپس آکر بھی اپنے دل کے احوال کو ٹٹولتے رہیں کہ کہیں حج کا مقصد اللہ کی رضاء اور آخرت کی کامیابی کے علاوہ کوئی دوسرا نہ ہوجائے کہ جس کی وجہ سے اجرِ عظیم سے محروم ہونا پڑے۔

سفرِ حج کے مصارف: حج اور عمرہ کے لئے صرف پاکیزہ حلال کمائی میں سے خرچ کریں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی حج کے لئے رزقِ حلال لیکر نکلتا ہے اور اپنا پاؤں سواری کے رکاب میں رکھکر (یعنی سواری پر سوار ہوکر) لبیک کہتا ہے تو اسکو آسمان سے پکارنے والے جواب دیتے ہیں، تیری لبیک قبول ہو، اور رحمتِ الٰہی تجھ پر نازل ہو، تیرا سفر خرچ حلال، اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول ہے، اور تو گناہوں سے پاک ہے۔ اور جب آدمی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لئے نکلتا ہے اور سواری کے رکاب پر پاؤں رکھکر لبیک کہتا ہے تو آسمان کے منادی جواب دیتے ہیں تیری لبیک قبول نہیں، نہ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، تیرا سفر خرچ حرام، تیری کمائی حرام اور تیرا حج غیر مقبول ہے (طبرانی)۔

سامانِ سفر: جہاں تک ممکن ہو کم از کم سامان ساتھ لیں، کھانے پینے کی چیزیں ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں، اب ہر چیز ہر جگہ مناسب قیمت میں مل جاتی ہے، البتہ وہ دوائیں جن کی آپ کو ضرورت پڑتی رہتی ہے، ضرور ساتھ رکھ لیں۔

رخصت کرنے والوں کی بھیڑ: حاجی کو رخصت کرنے کے لئے بسیں بھر کر متعلقین کا ہوائی اڈہ تک سفر کرنا سب کے لئے پریشانی کا سبب بنتا ہے، لہذا حج پر جانے والوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اعزہ واقرباء سے گھر پر ہی رخصت ہو لیں۔

گناہوں سے توبہ واستغفار: اِس مبارک سفر سے قبل صدق دل سے تمام گناہوں سے توبہ کریں، نیز اگر آپ کے ذمہ قرض یا کسی کی امانت وغیرہ ہو تو سفر پر روانگی سے قبل اسکی ادائیگی کر دیں، اسی طرح اگر آپ سے ماضی میں کوئی زیادتی یا کسی کی حق تلفی ہوئی ہو تو جہاں تک ممکن ہو اسکی تلافی کر لیں تا کہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اللہ کے دربار میں پہونچیں۔

عمدہ اخلاق: ویسے تو مسلمان کی پوری زندگی اچھے اخلاق سے مزین ہوتی ہے مگر حج کے دوران خاص طور پر اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں، کسی بھی حاجی کو اپنی ذات سے تکلیف نہ پہونچائیں، ان کے ساتھ تواضع اور انکساری کا معاملہ فرمائیں۔ کسی حاجی کی یقینی غلطی پر بھی غصہ نہ ہوں بلکہ حکمت اور بصیرت کے ساتھ اسکو سمجھائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مؤمنوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رہیں (سورہ الحجر ۸۸) یعنی ان کے لئے نرمی اور محبت کا رویہ اپنائیں۔

صبر: حج کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کو یاد رکھیں (جِهَادٌ لا قِتَالَ فِيهِ) یہ ایسا جہاد ہے کہ جسمیں قتال نہیں یعنی جس طرح جہاد میں جان اور مال کی آزمائش ہوتی

ہے اسی طرح حج کے دوران بھی جان اور مال کی آزمائش ہوتی ہے۔ چنانچہ کبھی آپ بیمار ہوسکتے ہیں، کبھی آپ مقاماتِ مقدسہ میں منتقل ہونے کی وجہ سے تھک سکتے ہیں، کبھی آپ کا کوئی عزیز گم ہوسکتا ہے، کبھی آپ کا سامان ضائع ہوسکتا ہے یا کوئی دوسرا غم آسکتا ہے مگر یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ اللہ کی جانب سے آزمائشیں ہیں اسلئے ان پر صبر کریں، اور اللہ کے ساتھ حسنِ ظن رکھیں کہ وہ ان شاء اللہ ہر تکلیف پر اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔

حج کے مسائل دریافت کرنا: حج کے سفر کو شروع کرنے سے پہلے اور سفر کے دوران حج کے موضوع پر لکھی گئیں کتابوں کا مطالعہ رکھیں، اور علماءِ کرام سے مسائل معلوم کرتے رہیں۔ دعوت وتبلیغ کا کام کرنے والے حضرات بھی اس سلسلہ میں جگہ جگہ پروگرام رکھتے ہیں، اسمیں ضرور شرکت کریں۔ سفر کے دوران بھی آپ کو دعوت وتبلیغ کا کام کرنے والے احباب ملیں گے، آپ ان کے ساتھ کچھ وقت ضرور لگائیں۔ ان شاء اللہ آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔

اچھائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا: اِس مبارک سفر میں بھی آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہیں کیونکہ اچھائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا ہر ایمان والے کے ہر وقت ذمہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْـمُـؤْمِـنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعضُهُم اَولِيَاءُ بَعْض يَأْمُرُونَ بِالْمَعرُوفِ وَيَنهَونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَيُؤتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّهَ وَرَسُولَه (سورة التوبة ٧١)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کے چار اوصاف بیان

کئے۔(۱) اچھائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں (۲) نماز قائم کرتے ہیں (۳) زکوۃ ادا کرتے ہیں (۴) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔

غور فرمائیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے اوصاف میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کو سب سے پہلے ذکر کیا۔ لہذا حکمت اور بصیرت کے ساتھ اس ذمہ داری کو حج کے اس عظیم سفر میں بھی ادا کرتے رہیں۔

رقم کی حفاظت: اس پورے سفر کے دوران اپنی رقم کی خاص طور پر حفاظت کرتے رہیں۔ حرمین شریفین اور تمام مقاماتِ مقدسہ میں بڑی رقم لیکر نہ جائیں۔ زائد رقم مُعلّم کے پاس بطورِ امانت جمع کردیں، پھر حسبِ ضرورت ان سے لیتے رہیں۔

اگر خدانخواستہ آپ کا کوئی سامان یا کچھ رقم گم ہوجائے تو اس پر افسوس نہ کریں کیونکہ اس پر بھی اللہ کی جانب سے اجر ملے گا، وہ اللہ کے بینک میں جمع ہوگیا۔ پھر بھی گمشدہ اشیاء (گم ہوئی چیزوں) کے مراکز جاکر معلومات کرسکتے ہیں۔

چھوٹا گروپ اور اس کا ذمہ دار: اپنے گروپ کو حتی الامکان چھوٹا رکھیں۔ نیز کسی ایسے نیک آدمی کو ضرور تلاش کرلیں جو حج کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہو۔ گروپ کے تمام افراد ایک شخص کو اپنا ذمہ دار بنالیں جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں: جب تین آدمی سفر میں ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں، امیر بنانے کا حکم نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے (ابن خزیمہ)۔ ہر کام مشورہ سے کریں اور جو ذمہ دار طے کردے اس پر خوشی خوشی عمل کریں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہونچکر مسجدِ حرام سے اپنے ہوٹل (رہائش گاہ) تک کا راستہ اچھی طرح شناخت کرلیں۔ ہر عمل کو کرنے سے پہلے طے کرلیں کہ بعد میں کس جگہ اور کس وقت ملنا ہے۔ عرفات یا مزدلفہ میں اگر کوئی ساتھی گم ہوجائے تو

اس کو تلاش کرنے میں وقت لگانے کے بجائے دعاؤں میں مشغول رہیں کیونکہ منی میں ملاقات ہو ہی جائیگی۔ (وضاحت: اپنے معلم کا نمبر اور منی کے خیمہ نمبر کو ضرور یاد رکھیں)۔

معذور لوگوں کے لئے خدمات: مسجدِ حرام میں معذور حضرات کے لئے وہیل چیئر (پہیے والی کرسی) کا انتظام رہتا ہے، آپ اپنا کوئی کارڈ جمع کر کے وہاں سے وہیل چیئر استعمال کرنے کے لئے لے سکتے ہیں جس کا کرایہ ادا کرنا نہ ہوگا، مگر حج کے موقع پر ازدحام کی وجہ سے وہیل چیئر کو حاصل کرنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے، ویسے وہاں کرایہ پر بھی یہ کرسی ملتی ہے جو آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

حرمین میں نماز: حرمین شریفین میں تمام نمازیں اوّل وقت میں ادا کی جاتی ہیں جو تقریباً ہر روز تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ لہذا نماز کے اوقات کا خاص خیال رکھکر اذان سے پہلے یا اذان پر وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد پہونچ جائیں۔ حرمین میں تقریباً ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے، اس لئے فرض نماز کے بعد فوراً سنتیں پڑھنا شروع نہ کریں بلکہ پہلے نمازِ جنازہ میں شرکت کریں پھر سنتیں اور نوافل ادا کریں۔

آخری گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قیام کو غنیمت سمجھکر جہاں تک ہو سکے لایعنی باتوں اور بے کار کاموں سے دور رہیں، لہولعب سے پرہیز کریں، بازاروں میں نہ گھومیں بلکہ حرمین میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں، پانچوں وقت کی نماز جماعت سے ادا کریں، مسجدِ حرام میں طواف بہت کثرت سے کریں، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کا ذکر خوب کریں، تہجد، اشراق، چاشت، اوابین اور دیگر نفل نمازوں کا بھی اہتمام کریں۔

مکہ کا تحفہ آبِ زمزم اور مدینہ کا تحفہ کھجور کے علاوہ متعلقین کو تحفہ تحائف دینے کے لئے دیگر چیزوں کو خریدنے میں اپنے قیمتی اوقات کو ضائع نہ کریں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ..........

حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں۔

بیشک سبھی تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی ہیں۔ اور بادشاہت بھی۔ تیرا کوئی ساجھی نہیں۔

یہ ہے توحید کا وہ نغمہ جو دل مؤمن سے نکلتا ہے تو اللہ کی رحمت کو کھینچ لاتا ہے۔ ایک ذلیل بھاگا ہوا غلام، کائنات کے کسی گوشے میں راہ فرار نہیں پاتا اور اپنی عاجزی کے گہرے احساس کے ساتھ مالک الملک کی عنایتوں اور کرم فرمائیوں کے اعتراف کے ساتھ ہر دروازہ سے مایوس ہوکر، ہر مادی قوت سے رشتہ توڑ کر، اپنا ہوش کھوکر، بے خودی اور عشق، کیف اور مستی کے والہانہ جذبات کے ساتھ اپنے رب کے حضور اس شان کے ساتھ آتا ہے کہ اسے نہ اپنے کپڑوں کا ہوش ہے اور نہ اپنے بالوں کا، گردوغبار سے اٹا ہوا یہ چہرہ جو اپنی ساری حیثیتوں کو فراموش کرکے، محبوب کے دروازہ پر پہونچ کر، اپنی حاضری کا اعلان کرتا ہے۔ اپنے مالک کے گھر کے گرد چکر لگاتا ہے۔ روتا ہے رلاتا ہے۔ کبھی عرفات میں حمد وثنا کرتا ہوا اپنی کوتاہی کی معافی چاہتا ہے۔ مزدلفہ میں قرب الٰہی کا خواہاں ہے۔ جمرات کو نہیں نفس کے شیطان کو کنکریاں مارتا ہے۔ جانور نہیں، حقیقۃً اپنے نفس کی قربانی دیتا ہے۔ صفامروہ کے درمیان دوڑ کر سنت عاشقاں کو تازہ کرتا ہے۔ اور اس یقین کے ساتھ آتا ہے کہ اس در کے علاوہ کوئی در نہیں۔ اور یہ رحمان کا دروازہ ہے، ہم ہزار برے ہوں لیکن ہمارے گناہوں سے زیادہ وسیع اس کی رحمت کی چادر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ اگر عدل پر اتر آئے تو ہماری نجات ممکن نہیں ہے۔ اس لئے گھبرا کر کہتا ہے مالک! ہمیں آپ کا عدل نہیں، آپ کا فضل چاہئے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ہماری کوتاہیوں کا ذخیرہ اتنا بڑا ہے کہ حساب شروع ہوا تو بہر حال پکڑے جائیں گے،

اس لئے پکار کر کہتا ہے، مالک حساب نہ لیجئے ہم حساب دینے کی ہمت کہاں سے لائیں۔ہم کو تو اپنے فضل وکرم سے حساب وکتاب کے بغیر معاف کر کے جنت دے دیجئے۔

بندہ جانتا ہے اللہ نے صحت دی۔ راستہ کو مامون بنایا۔آنے جانے کے لائق دولت دی، مال بھی دیا اور جسم کی طاقت بھی۔شکر مال کا بھی ضروری اور شکر جسم وجان کا بھی ضروری۔ اس لئے حج کو آیا ہے۔ اللہ کی عبادت میں اپنی جان بھی کھپا تا ہے اور اپنا مال بھی خرچ کرتا ہے۔افسر ہو، تاجر ہو، حکمراں ہو، عالم وفاضل ہو، فقیر بے نوا ہو سب اپنی حیثیت کو مٹا کر، اپنی انانیت اور خودی کو قربان کر کے، ذلیل غلام کی طرح مالک کے دروازہ پر بھکاری بن کر آئے ہیں۔اور اس یقین کے ساتھ آئیں ہیں کہ یہاں سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹا ہے، ہم بھی بخشش کا پروانہ لے کر جائیں گے، فضل الٰہی اور رحمت باری کی بارش ہم پر ضرور ہوگی۔اپنی عاجزی کا احساس، اپنی کوتاہیوں کا اعتراف، اللہ کی رحمت پر اعتماد، اور اس سے کچھ نہ کچھ لے کر جائیں گے، اس کا یقین۔ پھر کیف ومستی، خود فراموشی اور عشق ومحبت کے جذبات سے سرشار ہونا۔یہی وہ جذبات ہیں اور یہ وہ ادائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے، بڑے بڑے گنہگاروں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور حاجی دربار سے اس طرح لوٹتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہو۔معصوم، صاف ستھرا، دھلا دھلایا، بڑی دولت لے کر لوٹتا ہے۔

دورِ حاضر کے ممتاز ونامور عالمِ دین حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کرام کے مقالات پر مشتمل کتاب: (حج وعمرہ) کا جو ابتدائیہ تحریر فرمایا ہے اسکی ابتدائی چند سطریں یہاں ذکر کی گئیں ہیں تا کہ حجاج کرام حج کی روحانیت سے واقف ہوسکیں۔(مؤلف)

حج کی حقیقت

برصغیر کے مشہور و معروف عالم حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "معارف الحدیث" میں حج کی حقیقت کو اِن الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

حج کیا ہے؟ ایک معین اور مقرر وقت پر اللہ کے دیوانوں کی طرح اس کے دربار میں حاضر ہونا، اور اس کے طفیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں اور طور طریقوں کی نقل کر کے ان کے سلسلے اور مسلک سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا ثبوت دینا، اور اپنی استعداد کے بقدر ابراہیمی جذبات اور کیفیات سے حصہ لینا، اور اپنے کو ان کے رنگ میں رنگنا۔

مزید وضاحت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے کہ وہ ذوالجلال والجبروت، احکم الحاکمین اور شہنشاہِ کُل ہے، اور ہم اس کے عاجز محتاج بندے اور مملوک ومحکوم ہیں۔ اور دوسری شان اسکی یہ ہے کہ وہ اُن تمام صفاتِ جمال سے بدرجۂ اتم متصف ہے جن کی وجہ سے انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے اور اس لحاظ سے وہ، بلکہ صرف وہی، محبوبِ حقیقی ہے۔ اسکی پہلی حاکمانہ اور شاہانہ شان کا تقاضہ یہ ہے کہ بندے اسکے حضور میں ادب و نیاز کی تصویر بن کر حاضر ہوں۔ ارکانِ اسلام میں پہلا عملی رکن نماز اسی کا خاص مرقع ہے۔ اور اس میں یہی رنگ غالب ہے، اور زکاۃ بھی اسی نسبت کے ایک دوسرے رخ کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اسکی دوسری شان محبوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندوں کا کھانا پینا چھوڑ دینا اور نفسانی خواہشات سے منہ موڑ لینا عشق ومحبت کی منزلوں میں سے ہے، مگر حج اسکا پورا پورا مرقع ہے۔ سلے ہوئے کپڑے کے بجائے ایک کفن نما لباس

پہن لیا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، ناخن نہ ترشوانا، بالوں میں کنگھی نہ کرنا، تیل نہ لگانا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا، میل کچیل سے جسم کی صفائی نہ کرنا، چیخ چیخ کر لبیک لبیک پکارنا، بیت اللہ کے گرد چکر لگانا، اس کے ایک گوشے میں لگے ہوئے سیاہ پتھر (حجر اسود) کو چومنا، اسکے درو دیوار سے لپٹنا اور آہ وزاری کرنا، پھر صفا ومروہ کے پھیرے کرنا، پھر مکہ شہر سے بھی نکل جانا اور منی اور کبھی عرفات اور کبھی مزدلفہ کے صحراؤں میں جاپڑنا، پھر جمرات پہ بار بار کنکریاں مارنا، یہ سارے اعمال وہی ہیں جو محبت کے دیوانوں سے سرزد ہوا کرتے ہیں، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گویا اس رسم عاشقی کے بانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ اپنے دربار کی خاص الخاص حاضری حج وعمرہ کے ارکان ومناسک ان کو قرار دے دیا۔ ان ہی سب کے مجموعہ کا نام گویا حج ہے۔

حج کی فرضیت

حجؔ نماز، روزہ اور زکاۃ کی طرح اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔تمام عمر میں ایک مرتبہ ہراس شخص پرفرض ہےجسکو اللہ تعالیٰ نے اتنا مال دیا ہو کہ اپنے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے پر قادر ہو اور اپنے اہل وعیال کے مصارف واپسی تک برداشت کرسکتا ہو۔

حج کی فرضیت قرآن سے:

لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اسکے گھر تک پہونچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اسکے گھر کا حج کرے اور جو شخص اس کے حکم کی پیروی سے انکار کرے، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔ (سورہ آل عمران، آیت ۹۷)۔

حج کی فرضیت حدیث سے:

۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، حج ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا (بخاری ومسلم)۔

۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہذا حج کرو۔ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا حج ہر سال کریں؟ رسول اللہ خاموش رہے حتی کے صحابی نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔تب آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم یہ نہ کر سکتے۔ پھر فرمایا جو چیز میں تم کو بتانا چھوڑ دوں اس بارے میں تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو.... (مسلم)

حج کی اہمیت

۱) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حجِ مقبول۔ (بخاری و مسلم)۔

۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فریضۂ حج ادا کرنے میں جلدی کرو کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ اسے کیا عذر پیش آجائے۔ (مسند احمد)۔

۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے (یعنی جس پر حج فرض ہوگیا ہے) اسکو جلدی کرنی چاہئے (ابوداؤد)۔

۴) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا مرضِ شدید نے حج سے نہیں روکا، اور اس نے حج نہیں کیا اور مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے (الدارمی) (یعنی یہ شخص یہود و نصاریٰ کے مشابہ ہے)۔

۵) حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ کچھ آدمیوں کو شہر بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اور انھوں نے حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کردیں۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ (سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا)۔

۶) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جس نے قدرت کے باوجود حج نہیں کیا، اس کے لئے برابر ہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر (سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا)۔

غور فرمائیں کہ کس قدر سخت وعیدیں ہیں ان لوگوں کے لئے جن پر حج فرض ہوگیا ہے، لیکن دنیاوی اغراض یا سستی کی وجہ سے بلا شرعی مجبوری کے حج ادا نہیں کرتے۔

حج اور عمرے کے فضائل

۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہیں کیا تو وہ (پاک ہوکر) ایسا لوٹتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز (پاک تھا)۔ (بخاری ومسلم)۔

۲) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں۔ اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔ (بخاری ومسلم)۔

۳) حضرت عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پے در پے حج اور عمرے کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (حج اور عمرہ) فقر یعنی غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۴) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں معلوم ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (عورتوں کے لئے) عمدہ ترین جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)۔

۵) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا عورتوں پر بھی جہاد (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں خوں ریزی نہیں ہے اور وہ حج مبرور ہے۔ (ابن ماجہ)۔

۶) حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ ﷺ سے بیعت کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا، تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا، عمرو کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا (گزشتہ) گناہوں کی مغفرت کی۔ تب آپ ﷺ

نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام (میں داخل ہونا) گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ہجرت گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم)

۷) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں منی کی مسجد میں حاضر تھا کہ دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حاضرِ خدمت ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا کہ حضور ہم کچھ دریافت کرنے آئے ہیں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا دل چاہے تو دریافت کرو اور تم کہو تو میں بتادوں کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمادیں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادے سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے کا کیا فائدہ، اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کا کیا ثواب ہے؟ اور عرفات پر ٹھہرنے اور شیطان کو کنکریاں مارنے کا اور قربانی کرنے اور طوافِ زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اُس پاک ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، یہی سوالات ہمارے ذہن میں تھے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا حج کا ارادہ کرکے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) اونٹنی جو قدم رکھتی یا اٹھاتی ہے وہ تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا ایک عربی غلام کو آزاد کیا ہو، اور صفا مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے اور عرفات کے میدان میں جب لوگ جمع ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتا ہے کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال آئے ہوئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اگر لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، تب بھی میں معاف کردوں گا۔ میرے بندو جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ تمہارے بھی گناہ معاف ہیں اور جسکی تم سفارش کرو اُن کے بھی گناہ معاف ہیں۔ اس کے بعد حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطانوں کے کنکریاں مارنے کا حال یہ ہے

کہ ہر کنکر کے بدلے ایک بڑا گناہ جو ہلاک کردینے والا ہو معاف ہوتا ہے اور قربانی کا بدلہ اللہ کے ہاں تمہارے لئے ذخیرہ ہے اور احرام کھولنے کے وقت سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ اِن سب کے بعد جب آدمی طواف زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا اور ایک فرشتہ مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھکر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کر تیرے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواہ البزاز ورواتھا موثقون) الترغیب والترھیب۔

۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ قبول فرمائے، اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (ابن ماجہ)۔

۹) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اُس کے اپنے گھر میں پہونچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے اپنی مغفرت کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہے۔ (مسند احمد)۔

۱۰) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستّر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو حج پیدل کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ (بزاز، کبیر، اوسط)۔

۱۱) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے یعنی حج میں خرچ کرنے کا ثواب سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ (مسند احمد)۔

۱۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے عمرے کا ثواب تیرے خرچ کے بقدر ہے یعنی جتنا زیادہ اس پر خرچ کیا جائے گا اتنا ہی ثواب ہوگا (الحاکم)۔

۱۳) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا بدلہ جنت کے سواء کچھ نہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ حج کی نیکی کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کی نیکی' لوگوں کو کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا ہے۔ (رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط وابن خزیمۃ فی صحیحہ)۔ مسند احمد اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: حج کی نیکی' کھانا کھلانا اور لوگوں کو کثرت سے سلام کرنا ہے۔

۱۴) حضرت ام معقلؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: .... رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (ابوداؤد)۔

۱۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: .... رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (ابوداؤد)۔

۱۶) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جانب جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اسی طرح زمین کے انتہاء تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے (یعنی ہر چیز ساتھ میں لبیک کہتی ہے)۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔

۱۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں روزانہ اِس گھر (خانہ کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں پر نازل ہوتی ہیں۔ (طبرانی)۔

۱۸) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور دو رکعت ادا کیں گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ (ابن ماجہ)

۱۹) حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں پتھروں کی روشنی ختم کردی ہے، اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کردیتے۔ (ابن خزیمہ)۔

۲۰) حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجرِ اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کردیا ہے۔ (ترمذی)۔

۲۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجرِ اسود کو اللہ جلّ شانہ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جن سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اُس شخص کے حق میں جس نے اُس کا حق کے ساتھ بوسہ لیا ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔

۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ان دونوں پتھروں (حجرِ اسود اور رکن یمانی) کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے (ترمذی)۔

۲۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رکنِ یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں، جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے: (اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) تو وہ سب فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (یعنی یا اللہ! اس شخص کی دعا قبول فرما) (ابن ماجہ)۔

۲۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں کعبہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں لے گئے اور فرمایا: جب تم بیت اللہ (کعبہ) کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو یہاں (حطیم میں) کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔ یہ بھی بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے بیت اللہ (کعبہ) کی تعمیر کے وقت (حلال کمائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے) اسے (چھت کے بغیر) تھوڑا سا تعمیر کرادیا تھا۔ (نسائی)۔

۲۵) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے (ابن ماجہ)۔

۲۶) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو کہ بھوکے کے لئے کھانا اور بیمار کے لئے شفا ہے (طبرانی).

۲۷) حضرت عائشہؓ زمزم کا پانی (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ) لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے۔ (ترمذی)۔

۲۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثرت سے بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں، اس دن اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے اُن (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتے ہیں اور فرشتوں سے پوچھتے ہیں (ذرا بتاؤ تو) یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں (مسلم)۔

۲۹) حضرت طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غزوۂ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے اسکو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو، بہت راندہ پھر رہا ہو، بہت حقیر ہو رہا ہو، بہت زیادہ غصہ میں پھر رہا ہو، یہ سب کچھ اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا اور بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے۔ (مشکوۃ)۔

۳۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کو جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جائیگا۔ اور جو شخص عمرہ کے لئے جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے، تو اس کو قیامت تک عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور جو شخص جہاد کے لئے نکلے اور راستہ میں انتقال کر جائے، تو اس کے لئے قیامت تک جہاد کا ثواب لکھا جائیگا۔ (ابن ماجہ)۔

مکہ مکرمہ کے فضائل

۔ اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت وہدایت والا ہے، جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقامِ ابراہیم ہے۔ اسمیں جو آئے امن والا ہو جاتا ہے.......................(سورۃ آل عمران ۹۶۔۹۷)۔

۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فتحِ مکہ کے دن فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو حرام اور محترم بنایا اسی دن سے جبکہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ لہذا اس خطۂ زمین کو اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی حرمت وعزت کے سبب قیامت تک حرام ومحترم بنایا گیا۔ (بخاری ومسلم)

۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (فتح مکہ کے بعد وہاں سے واپس ہوتے وقت) مکہ کی نسبت فرمایا تھا کہ تو کتنا اچھا شہر ہے اور تو مجھے بہت ہی محبوب وپیارا ہے، اگر میری قوم کے لوگ مجھے یہاں سے نہ نکالتے تو میں اس شہر کے علاوہ کہیں نہ رہتا۔ (ترمذی)

۔ حضرت عبداللہ بن عدیؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ حزورہ (ایک مقام کا نام ہے) پر کھڑے ہوئے، مکہ کی نسبت فرمارہے تھے: خدا کی قسم! تو خدائی زمین کا سب سے بہتر حصہ ہے اور اللہ کے نزدیک اللہ کی زمین کا سب سے محبوب حصہ ہے اگر مجھے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔ (ترمذی وابن ماجہ)۔

۔ حضرت عباسؓ ابی ربیعہ مخزومی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک مکہ مکرمہ کی حرمت وعزت کرتی رہی گی جیسا کہ اس کی تعظیم کا حق ہے اور جب لوگ اسکی تعظیم کو ترک کردیں گے تو ہلاک کردئے جائیں گے۔ (مشکوۃ)۔

حج کے شرائط: یعنی حج کب فرض ہوتا ہے

مردوں کے لئے:

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا یعنی مجنوں نہ ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) استطاعت اور قدرت کا ہونا (۶) حج کا وقت ہونا (۷) حکومت کی طرف سے رکاوٹ کا نہ ہونا (۸) صحت مند ہونا (۹) راستہ پر امن ہونا۔

عورتوں کے لئے:

مذکورہ بالا ۹ شرائط کے علاوہ مزید دو شرطیں: (۱۰) مَحرم یا شوہر کا ساتھ ہونا (۱۱) عدت کی حالت میں نہ ہونا۔

﴿وضاحت﴾ بعض علماء نے آخر کے پانچ شرائط ۷ سے ۹ اور ۱۰، ۱۱ (حکومت کی طرف سے رکاوٹ کا نہ ہونا، صحت مند ہونا، راستہ پر امن ہونا، عورت کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا اور عورت کا عدت کی حالت میں نہ ہونا) کو وجوبِ ادا میں قرار دیا ہے یعنی ان پانچ شرائط کے بغیر بھی حج فرض ہوجاتا ہے لیکن چونکہ ادا کرنے سے قاصر ہے، لہذا ایسے شخص کیلئے ضروری ہے کہ حج بدل کرائے یا وصیت کرے یا شرط کے پائے جانے پر خود حج کرے

مسئلہ: جس سال حج فرض ہوجائے اسی سال حج کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ ہوگا، لیکن اگر مرنے سے پہلے حج کرلیا تو حج ادا ہوجائیگا اور تاخیر کرنے کا گناہ بھی جاتا رہے گا۔ اگر حج کئے بغیر مرگیا تو گناہ (حج نہ کرنے کا) ذمہ رہے گا۔ (معلم الحجاج)۔

مسئلہ: شرعاً حج فرض ہونے میں سفرِ مدینہ منورہ اور تبرکات (تحفے وتحائف) وغیرہ کے مصارف (خرچے) کا اعتبار نہیں بلکہ ہر اس شخص پر حج فرض ہوجاتا ہے کہ جس کے پاس اتنا مال موجود ہو کہ اپنے ضروری کاروبار اور گزر اوقات اور واپسی تک اپنے اہل وعیال کا خرچہ نکال کر اس قدر روپیہ بچ رہے کہ اپنے وطن سے مکہ مکرمہ تک بلا کسی دقت اور تکلیف کے اپنی حیثیت کے مطابق آجاسکتا ہو۔ (معلم الحجاج)۔

حج کے فرائض

(۱) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ (لبیک اللہم لبیک......) کہنا۔
(۲) وقوفِ عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک عرفات میں کسی وقت تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرنا۔ اگر کوئی شخص ۹ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب تک عرفات میں حاضر نہ ہوسکا، لیکن وہ ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے پہلے تک عرفات میں کسی وقت پہونچ گیا تو فرض ادا ہوجائیگا۔
(۳) طوافِ زیارت کرنا، جو ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک دن رات میں کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔

حج کے واجبات

(۱) میقات سے احرام کے بغیر نہ گذرنا (۲) عرفہ کے دن' آفتاب کے غروب ہونے تک میدانِ عرفات میں رہنا (۳) عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گذار کر صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب سے پہلے پہلے کچھ وقت کے لئے مزدلفہ میں وقوف کرنا (۴) جمرات کو کنکریاں مارنا (۵) قربانی کرنا (حج افراد میں واجب نہیں) (۶) سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا (۷) صفا مروہ کی سعی کرنا (۸) طوافِ وداع کرنا (میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے)۔

﴿وضاحت﴾ حج کے فرائض میں سے اگر کوئی ایک فرض چھوٹ جائے تو حج صحیح نہیں ہوگا جس کی تلافی دم سے بھی ممکن نہیں۔ اور اگر واجبات میں سے کوئی ایک واجب چھوٹ جائے تو حج صحیح ہوجائیگا مگر جزا لازم ہوگی، جس کا بیان صفحہ ۹۰ پر آرہا ہے، تفصیلات کے لئے علماء سے رجوع کریں۔
حج کی سنتوں میں سے کوئی سنت ادا نہ کرنے پر کوئی دم وغیرہ لازم نہیں، البتہ قصداً سنتوں کو نہ چھوڑیں۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) قران (۳) تمتع

آپ ان میں سے جس کو چاہیں اختیار کریں، البتہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ حجِ قران اور حجِ تمتع، حجِ افراد سے افضل ہیں۔ چونکہ حجاج کرام کو حجِ تمتع میں زیادہ آسانی رہتی ہے اور عموماً حجاج کرام تمتع ہی کرتے ہیں، اس لئے حجِ تمتع کا بیان تفصیل سے کیا جائیگا۔ حجِ افراد اور حجِ قران کا ذکر مختصراً کر دیا جائیگا۔ (صفحہ ۷۵ ملاحظہ فرمائیں)

﴿وضاحت﴾ مکہ اور اس کے قرب وجوار میں رہنے والے حضرات صرف حجِ افراد ادا کر سکتے ہیں، کیونکہ تمتع اور قران میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے ہے، میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے تمتع یا قران منع ہے

حجِ افراد: اگر میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں اور احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کریں تو یہ افراد کہلاتا ہے۔ یہ احرام ۱۰ ذی الحجہ تک بندھا رہیگا، حج کرنے کے بعد ہی کھلے گا کیونکہ اسمیں عمرہ شامل نہیں ہوتا۔ یہ احرام لمبا ہوتا ہے، اِلّا یہ کہ ایامِ حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا (اسمیں حج کی قربانی واجب نہیں البتہ کرلیں تو بہتر ہے).

حجِ قِران: اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھیں اور ایک ہی احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ حجِ قران کہلاتا ہے۔ یہ احرام بھی ۱۰ ذی الحجہ تک بندھا رہیگا، عمرہ کرکے احرام نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام بندھا رہے گا اور حج کرکے ہی یہ احرام کھلے گا۔ یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہو جاتا ہے۔

حجِ تمتع: اگر حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کرکے احرام کھول دیں اور وہاں کے عام باشندوں کی طرح رہیں، گھر واپس نہ جائیں۔ پھر ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام مکہ سے ہی باندھ کر حج کے افعال ادا کریں تو یہ حجِ تمتع کہلاتا ہے۔

حج کی راہیں

حج تمتع	حج قران	حج افراد
میقات سے عمرہ کا احرام	میقات سے حج اور عمرہ کا احرام	میقات سے صرف حج کا احرام
عمرہ کا طواف اور سعی	عمرہ کا طواف اور سعی	طوافِ قدوم (سنت)
بال کٹوا کر احرام اتارنا	احرام ہی کی حالت میں رہنا	احرام ہی کی حالت میں رہنا
۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام	طوافِ قدوم (سنت)، حج کی سعی	
منی روانگی	۸ ذی الحجہ کو منی روانگی	۸ ذی الحجہ کو منی روانگی

- منی میں قیام (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں منی میں)
- ۹ ذی الحجہ کو زوال سے قبل عرفات پہونچنا (ظہر اور عصر کی نمازیں عرفات میں)
- وقوفِ عرفہ (یعنی قبلہ رخ، کھڑے ہو کر خوب دعائیں کرنا)
- غروبِ آفتاب کے بعد تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ روانگی
- مزدلفہ پہونچکر مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں۔ رات مزدلفہ میں گزارنا
- ۱۰ ذی الحجہ کو نماز فجر ادا کر کے وقوفِ مزدلفہ اور طلوعِ آفتاب سے قبل منی کو روانگی
- منی پہونچکر بڑے اور آخری جمرہ پر کنکریاں مارنا
- قربانی کرنا (حجِ افراد میں قربانی کرنا واجب نہیں، البتہ مستحب ہے)
- بال منڈوانا یا کٹوانا اور احرام اتارنا
- طوافِ زیارت یعنی حج کا طواف کرنا
- حج کی سعی کرنا
- ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو منی میں قیام اور تینوں جمرات پر زوال کے بعد کنکریاں مارنا
- طوافِ وداع (صرف میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے)

طواف اور سعی ایک نظر میں

طواف: خانہ کعبہ کے گرد سات چکر اور دو رکعت نماز

طواف کی قسمیں: (۱) طوافِ قدوم یعنی آنے کے وقت کا طواف (یہ اُس شخص کے لئے سنت ہے جو میقات کے باہر سے آیا ہو اور حجِ افراد یا حجِ قران کا ارادہ رکھتا ہو) حجِ تمتع اور عمرہ کرنے والوں کے لئے سنت نہیں (۲) طوافِ عمرہ یعنی عمرہ کا طواف (۳) طوافِ زیارت یعنی حج کا طواف، یہ حج کا رکن ہے اس طواف کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا (۴) طوافِ وداع یعنی رخصت کے وقت کا طواف (میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے) (۵) نفلی طواف (۶) طوافِ تحیہ یہ مسجد حرام میں داخل ہونے کے وقت مستحب ہے۔

﴿وضاحت﴾ ہر طواف میں سات ہی چکر ہوتے ہیں اور ہر چکّر حجر اسود سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا ہے۔

حج میں ضروری طواف کی تعداد:

حجِ افراد میں دو عدد (طوافِ زیارت اور طوافِ وداع)۔

حجِ قران میں تین عدد (طوافِ عمرہ، طوافِ زیارت اور طوافِ وداع)۔

حجِ تمتع میں تین عدد (طوافِ عمرہ، طوافِ زیارت اور طوافِ وداع)۔

نفلی طواف: نفلی طواف کی کوئی تعداد نہیں، رات یا دن میں جب چاہیں اور جتنے چاہیں کریں۔ باہر سے آنے والے حضرات مسجدِ حرام میں نفلی نماز پڑھنے کے بجائے نفلی طواف زیادہ کریں۔

﴿وضاحت﴾ دو طواف اسطرح اکٹھے کرنا مکروہ ہے کہ طواف کی دو رکعت درمیان میں ادا نہ کریں، لہذا پہلے ایک طواف کو مکمل کر کے دو رکعت ادا کر لیں پھر دوسرا طواف شروع کریں۔ لیکن اگر اُس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو تو دو طوافوں کا اکٹھا کرنا جائز ہے۔ یاد رکھیں کہ ہر نفلی طواف کے بعد بھی دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

طواف کے دوران جائز امور:

(۱) بوقتِ ضرورت بات کرنا (۲) مسائل شرعیہ بتانا اور دریافت کرنا (۲) ضرورت کے وقت طواف کو روکنا (۴) شرعی عذر کی بناپر سواری پر طواف کرنا (۵) سلام کرنا۔

سعی

صفا مروہ کے درمیان سات چکر (سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہاء مروہ پر)

حج میں ضروری سعی کی تعداد:

حجِ افراد میں ایک عدد (صرف حج کی)۔

حجِ قران میں دو عدد (ایک عمرہ کی اور ایک حج کی)۔

حجِ تمتع میں دو عدد (ایک عمرہ کی اور ایک حج کی)۔

نفلی سعی: نفلی سعی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

سعی کے بعض احکام:

(۱) سعی سے پہلے طواف کا ہونا (۲) صفا سے سعی کی ابتدا کر کے مروہ پر سات چکر پورے کرنا (۳) صفا پہاڑی پر تھوڑا چڑھ کر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعائیں کرنا (۴) مردوں کا سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا (۵) مروہ پہاڑی پر پہونچکر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا (٦) صفا اور مروہ کے درمیان چلتے چلتے کوئی بھی دعا بغیر ہاتھ اٹھائے مانگنا یا اللہ کا ذکر کرنا یا قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا (۷) پیدل چل کر سعی کرنا۔

سعی کے دوران جائز امور:

(۱) بلا وضو سعی کرنا (۲) خواتین کا حالتِ ماہواری میں سعی کرنا (۳) دوران سعی گفتگو کرنا (۴) ضرورت پڑنے پر سعی کا سلسلہ بند کرنا (۵) شرعی عذر کی بنا پر سواری پر سعی کرنا۔

سفر کا آغاز

جب آپ گھر سے روانہ ہوں اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔ سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے اور حج کے مقبول ومبرور ہونے کی خوب دعائیں کریں اور اگر یاد ہو تو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا بھی پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

سواری پر سوار ہو کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِى سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

(جب بھی سواری پر سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں)

سفر میں نماز کو قصر کرنا: چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے، اس لئے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلیں گے تو آپ شرعی مسافر ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعت کے بجائے دو دو رکعت فرض ادا کریں اور فجر کی دو اور مغرب کی تین ہی رکعت ادا کریں۔ البتہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار کے بجائے دو ہی رکعت پڑھیں۔ سنتوں اور نفل کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پڑھیں اور اگر جلدی ہے یا تھکن ہے یا کوئی اور دشواری ہے تو نہ پڑھیں، کوئی گناہ نہیں البتہ وتر اور فجر کی دو رکعت سنتوں کو نہ چھوڑیں.

ضروری سامان سفر: اس مبارک سفر میں مذکورہ سامان کو ضرور ساتھ رکھیں:

(۱) پاسپورٹ (۲) ہوائی جہاز کا ٹکٹ (۳) ٹیکے کا کارڈ (۴) احرام کی چادریں (۵) پہننے کے لئے چند جوڑی کپڑے (۶) اوڑھنے اور بچھانے والی چادریں (۷) حج سے متعلق کتابیں۔

میقات کا بیان

میقات اصل میں وقتِ معیّن اور مکانِ معیّن کو کہتے ہیں۔

میقات کی دو قسمیں ہیں: (۱) میقاتِ زمانی (۲) میقاتِ مکانی

میقاتِ زمانی: شوال کی پہلی تاریخ سے لیکر بقرعید (یعنی ۱۰ ذی الحجہ) کی صبح صادق تک کا زمانہ میقاتِ زمانی ہے، جسکو اشہرِ حج یعنی حج کے مہینے بھی کہا جاتا ہے۔ حج کا احرام اسی مدت کے اندر اندر باندھا جاسکتا ہے (یعنی یکم شوال سے پہلے اور ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے کے بعد حج کا احرام نہیں باندھا جاسکتا)۔

میقاتِ مکانی: وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کرنے والے حضرات احرام باندھتے ہیں: (میقات، حرم اور حل کا نقشہ صفحہ ۱۴۰ پر دیکھیں)۔

۱) اہل مدینہ اور اسکے راستے سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ (نیا نام بئرعلی) میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے اسکی مسافت تقریباً ۴۲۰ کیلومیٹر ہے۔

۲) اہل شام اور اسکے راستے سے آنے والوں کے لئے (مثلاً مصر، لیبیا، الجزائر، مراکش وغیرہ) جحفہ میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے ۱۸۶ کیلومیٹر دور ہے۔

۳) اہلِ نجد اور اسکے راستے سے آنے والوں کے لئے (مثلاً بحرین، قطر، دمام، ریاض وغیرہ) قرن المنازل میقات ہے، اسکو آجکل (السیل الکبیر) کہا جاتا ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے کوئی ۷۸ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

۴) اہل یمن اور اسکے راستے سے آنے والوں کے لئے (مثلاً ہندوستان، پاکستان، بنگلادیش وغیرہ) یَلَمْلَم میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے اسکی دوری ۱۲۰ کیلومیٹر ہے۔

۵) اہل عراق اور اسکے راستے سے آنے والوں کے لئے ذاتِ عرق میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے ۱۰۰ کیلومیٹر مشرق میں واقع ہے۔

☆ آفاقی (جو حدودِ میقات سے باہر رہتے ہیں) حج اور عمرہ کا احرام اِن مذکورہ پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات پر یا اس سے پہلے یا اس کے مقابل باندھیں۔

☆ اہلِ حِل (جنکی رہائش میقات اور حدودِ حرم کے درمیان ہے مثلاً جدہ کے رہنے والے) حج اور عمرہ دونوں کا احرام اپنے گھر سے باندھیں۔

☆ اہلِ حَرم (جو حدودِ حَرم کے اندر مستقل یا عارضی طور پر قیام پزیر ہیں) حج کا احرام اپنی رہائش ہی سے باندھیں، البتہ عمرہ کیلئے انہیں حرم سے باہر حل میں جا کر احرام باندھنا ہوگا۔

حَرَم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک کی زمین حرم کہلاتی ہے۔ سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس خطہ کی نشاندہی کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہاں نشانات لگا دیئے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ بنوائے۔ پھر حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ وغیرہ نے اپنے اپنے زمانے میں ان کی تجدید کی۔

جب آپ اس پاک سرزمین یعنی حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو):

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ، فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ. اَللّٰهُمَّ آمِنِّی مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرے رسول کا حرم ہے تو (یہاں کی حاضری کی برکت سے) میرے گوشت، میرے خون، میری جلد اور میری ہڈیوں کو دوزخ پر حرام کردے اور قیامت کے دن اپنے عذاب سے مجھے امن میں رکھ)۔

حرم کی حدود:

- جدہ کی طرف مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر شمیسیہ تک حرم ہے (اسی کے قریب وہ جگہ ہے جہاں ۶ ھ میں حضورِ اکرم ﷺ کو عمرہ کرنے سے کفارِ مکہ نے روک دیا تھا اور پھر صلح کر کے بغیر عمرہ کئے آپ ﷺ مدینہ واپس آ گئے تھے۔ یہیں حدیبیہ کا وہ میدان ہے جس کے درخت کے نیچے آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے موت پر بیعت لی تھی)۔
- مدینہ طیبہ کی طرف تنعیم (مسجد عائشہ) تک حرم ہے جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔
- یمن کی طرف اضاءۃ لبن تک حرم ہے جو مکہ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔
- عراق کی طرف سات میل تک حرم ہے۔
- جعرانہ کی طرف نو میل تک حرم ہے۔
- طائف کی طرف عرفات تک حرم ہے جو مکہ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔

حرم کا حکم: اس مقدس سرزمین (حرم) میں ہر شخص کے لئے چند چیزیں حرام ہیں چاہے وہاں کا مقیم ہو یا حج و عمرہ کرنے کے لئے آیا ہو۔

۱) یہاں کے خود اُگے ہوئے درخت یا پودے کو کاٹنا۔

۲) یہاں کے کسی جانور کا شکار کرنا یا اسکو چھیڑنا۔

۳) گری پڑی چیز کا اٹھانا۔

﴿وضاحت﴾ تکلیف دہ جانور جیسے سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، مکھی، کھٹمل وغیرہ کو حرم میں بھی مارنا جائز ہے۔

<u>غیر مسلموں کا حدودِ حرم میں داخلہ قطعاً حرام ہے۔</u>

حِل: میقات اور حرم کے درمیان کی سرزمین حِل کہلائی جاتی ہے جسمیں خود اُگے ہوئے درخت کو کاٹنا اور جانور کا شکار کرنا حلال ہے۔ مکہ میں رہنے والے یا حج کرنے کے لئے دوسری جگہوں سے آنے والے حضرات، نفلی عمرے کا احرام حِل ہی جا کر باندھتے ہیں۔

حجِ تمتع کا تفصیلی بیان

اگر آپ نے حجِ تمتع کا ارادہ کیا ہے جیسا کہ عموماً حجاجِ کرام تمتع ہی کرتے ہیں، تو میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں۔ اور عمرہ سے فارغ ہوکر احرام کھولدیں، پھر ۸ ذی الحجہ کو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھکر حج ادا کریں۔ (حج کا بیان صفحہ ۶۰ پر آرہا ہے)

احرام: احرام باندھنے سے پہلے طہارت اور پاکیزگی کا خاص خیال رکھیں: ناخن کاٹ لیں اور زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کرلیں، سنت کے مطابق غسل کرلیں، اگرچہ صرف وضو کرنا بھی کافی ہے اور احرام یعنی ایک سفید تہبند باندھ لیں اور ایک سفید چادر اوڑھ لیں (تہہ بند ناف کے اوپر اسطرح باندھیں کہ ٹخنے کھلے رہیں) اور انہیں دو کپڑوں میں دو رکعت نماز نفل ادا کریں (اگر مکروہ وقت نہ ہو)۔ (یہ نماز سر کو چادر یا ٹوپی سے ڈھانکر بھی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا ہے، پھر سلام پھیر کر سر سے چادر یا ٹوپی اتار دیں) اور دل سے عمرہ کرنے کی نیت کریں، چاہیں تو زبان سے بھی کہیں: اے اللہ! میں آپ کی رضا کے واسطے عمرہ کی نیت کرتا ہوں اسکو میرے لئے آسان فرما اور اپنے فضل وکرم سے قبول فرما۔ اسکے بعد کسی قدر بلند آواز سے تین دفعہ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، (بیشک) تمام تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں، ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ کیا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعلان کیا کہ لوگو! تم پر اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ۔ اللہ

کے بندے حج یا عمرہ کا احرام باندھکر جو تلبیہ پڑھتے ہیں گویا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسی پکار کے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے مولا! تو نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اعلان کرا کے ہمیں اپنے پاک گھر بلوایا تھا، ہم تیرے در پر حاضر ہیں، حاضر ہیں۔ اے اللہ! ہم حاضر ہیں۔

تلبیہ پڑھنے کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو):

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

تلبیہ پڑھنے کیساتھ ہی آپ کا احرام بندھ گیا، اب سے لیکر مسجدِ حرام پہونچنے تک یہی تلبیہ سب سے بہتر ذکر ہے۔ لہذا تھوڑی بلند آواز کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں۔ احرام باندھنے کے بعد کچھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جن کا بیان صفحہ ۴۷ پر آ رہا ہے.

﴿وضاحت﴾

۔ عورتوں کے احرام کے لئے کوئی خاص لباس نہیں، بس غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر عام لباس پہن لیں اور چہرہ سے کپڑا ہٹالیں پھر نیت کر کے آہستہ سے تلبیہ پڑھیں۔

۔ حج تمتع میں پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے، لہذا صرف عمرہ کی نیت کریں۔

۔ غسل سے فارغ ہوکر احرام باندھنے سے پہلے بدن پر خوشبو لگانا بھی سنت ہے۔

۔ چونکہ احرام کی پابندیاں تلبیہ پڑھنے کے بعد ہی شروع ہوتی ہیں، لہذا تلبیہ پڑھنے سے پہلے غسل کے دوران صابن اور تولیہ کا استعمال کر سکتے ہیں، نیز بالوں میں کنگھی بھی کر سکتے ہیں۔

۔ احرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے خاص طور پر بچیں جیسے غیبت کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، کسی کو رسوا و ذلیل کرنا، بے جا مزاق کرنا۔ یہ سب باتیں احرام کے علاوہ بھی ناجائز ہیں مگر احرام کی حالت میں نافرمانی کے تمام کاموں سے خاص طور پر بچیں، نیز کسی بھی طرح کا جھگڑا نہ کریں۔

اہم ھدایت: میقات پر پہونچکر یا اس سے پہلے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔ چونکہ ہندوستان، پاکستان اور بنگلادیش وغیرہ سے حج پر جانے والے حضرات ہوائی جہاز سے جاتے ہیں، اوران کو جدہ میں جاکراترنا ہوتا ہے، میقات جدہ سے پہلے ہی رہ جاتی ہے، لہذا اُن کے لئے بہتر ہے کہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ہی احرام باندھ لیں یا ہوائی جہاز میں اپنے ساتھ احرام لیکر بیٹھ جائیں اور پھر راستہ میں میقات سے پہلے پہلے باندھ لیں۔ اور اگر موقع ہو تو دو رکعت بھی ادا کرلیں۔ پھر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

﴿وضاحت﴾

۔ ایر پورٹ پر یا ہوائی جہاز میں احرام باندھنے کی صورت میں احرام باندھنے سے پہلے طہارت اور پاکیزگی کا حاصل کرنا تھوڑا مشکل ہے، اسلئے جب گھر سے روانہ ہوں تو ناخن وغیرہ کاٹ کر مکمل طہارت حاصل کرلیں۔

۔ احرام باندھنے کے بعد نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے میں تاخیر کی جاسکتی ہے، یعنی آپ احرام ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے باندھ لیں اور تلبیہ میقات کے آنے پر یا اس سے کچھ پہلے پڑھیں۔ یاد رکھیں کہ نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کے بعد ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوتی ہیں۔

۔ ہندوستان، پاکستان اور بنگلادیش سے جانے والے حجاجِ کرام کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنے ملک کے ایر پورٹ پر ہی احرام باندھلیں، دو رکعت نماز ادا کر کے نیت کرلیں اور تلبیہ بھی پڑھلیں کیونکہ بعض اوقات ہوائی جہاز میقات سے گزر جاتا ہے اور مسافروں کو ہوائی جہاز کے میقات کی حدود میں داخل ہونے کا علم بھی نہیں ہوتا۔

۔ اگر آپ اپنے وطن سے سیدھے مدینہ منورہ جارہے ہیں تو مدینہ جانے کیلئے احرام کی ضرورت نہیں، لیکن جب آپ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جائیں تو پھر مدینہ منورہ کی میقات پر احرام باندھیں۔

تنبیہ: اگر آپ بغیر احرام کے میقات سے نکل گئے تو آگے جاکر کسی بھی جگہ احرام باندھ لیں، لیکن آپ پر ایک دم لازم ہوگیا۔ ہاں اگر پہلے ذکر کی گئیں پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک پر یا اس کے محاذی (مقابل) پہونچکر احرام باندھ لیا تو پھر دم واجب نہ ہوگا۔

ممنوعاتِ احرام: احرام باندھکر تلبیہ پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہوجاتی ہیں:

ممنوعاتِ احرام مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے:

(۱) خوشبو استعمال کرنا (۲) ناخن کاٹنا (۳) جسم سے بال دور کرنا (۴) چہرہ کا ڈھانکنا (۵) میاں بیوی والے خاص تعلق اور جنسی شہوت کے کام کرنا (۶) خشکی کے جانور کا شکار کرنا

ممنوعاتِ احرام صرف مردوں کے لئے:

(۱) سلے ہوئے کپڑے پہننا (۲) سر کو ٹوپی یا پگڑی یا چادر وغیرہ سے ڈھانکنا (۳) ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کے درمیان کی ہڈی چھپ جائے۔

مکروہاتِ احرام: احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) بدن سے میل دور کرنا (۲) صابن کا استعمال کرنا (۳) کنگھی کرنا (۴) احرام میں پن وغیرہ لگانا یا احرام کو تاگے سے باندھنا۔

احرام کی حالت میں جو چیزیں جائز ھیں:

(۱) غسل کرنا لیکن جسم سے قصداً میل دور نہ کریں (۲) احرام کو دھونا اور اسکو بدلنا (۳) انگوٹھی، گھڑی، چشمہ، پیٹی، آئینہ یا چھتری وغیرہ کا استعمال کرنا (۴) مرہم پٹی کروانا اور دوائیں کھانا (۵) موذی جانور کا مارنا جیسے سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، بھڑ، کھٹل، مکھی اور مچھر وغیرہ (۶) کھانے میں گھی، تیل وغیرہ کا استعمال کرنا (۷) احرام کے اوپر مزید چادر یا کمبل ڈالکر اور تکیہ کا استعمال کر کے سونا۔ مگر مرد اپنے سر، چہرے اور پیر کو، اور عورتیں اپنے چہرہ اور پیر کو کھلا رکھیں۔

﴿وضاحت﴾ احرام کی حالت میں اگر احتلام ہوجائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑا اور جسم دھو کر غسل کرلیں، اور اگر احرام کی چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کرلیں۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ

جب مکہ مکرمہ کی عمارتیں نظر آنے لگیں تو یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو):

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِهَا قَرَاراً وَّارْزُقْنِی فِیْهَا رِزْقاً حَلالاً

(اے اللہ! اس پاک اور مبارک شہر میں سکون اور اطمینان سے رہنا نصیب فرما، اور یہاں کے حقوق اور آداب کی توفیق دے اور حلال رزق عطا فرما)۔

اور جب مکہ مکرمہ میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ پڑھیں (اگر یاد ہو)

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا (اے اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت عطا فرما)۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِی اَهْلِهَا اِلَیْنَا (اے اللہ! ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور ہمیں اس کے رہنے والوں کے نزدیک محبوب کردے اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنادے)۔

مسجدِ حرام کی حاضری: مکہ مکرمہ پہونچ کر سامان وغیرہ اپنے قیام گاہ پر رکھکر اگر آرام کی ضرورت ہو تو تھوڑا آرام کرلیں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کیلئے مسجدِ حرام کی طرف انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ تلبیہ (لبیک) پڑھتے ہوئے چلیں۔ باب السلام معلوم ہو تو اسی دروازے سے مسجدِ حرام میں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دربارِ الٰہی کی عظمت وجلال کا لحاظ رکھتے ہوئے داخل ہوں، ورنہ جس دروازے سے چاہیں دایاں قدم اندر رکھکر یہ دعا پڑھتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہو جائیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذُنُوْبِی وَافْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

کعبہ پر پہلی نظر: جس وقت خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو تین مرتبہ (اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ) کہیں اور یہ دعا پڑھیں: (اگر دعا یاد ہو) اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفاً

وَتَعْظِيماً وَّتَكْرِيماً وَّمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ أَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيفاً وَّتَكْرِيماً وَّتَعْظِيماً وَّبِرّاً، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ (ترجمہ: اے اللہ! اس گھر کی شرافت وعظمت وبزرگی اور ہیبت بڑھا، نیز جو اس کی زیارت کرنے والا ہو اس کی عزت واحترام کرنے والا ہو خواہ حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا اسکی بھی شرافت اور بزرگی اور بھلائی زیادہ فرمادے۔ اے اللہ! آپ کا نام سلام ہے اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ)۔

اسکے بعد درود شریف پڑھکر جو چاہیں اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے مانگیں کیونکہ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔ سب سے اہم دعا یہ ہے کہ اللہ جل شانہ سے بغیر حساب وکتاب کے جنت مانگیں۔

﴿وضاحت﴾

- مکہ معظمہ پہونچکر فوراً ہی طواف کرنے کے لئے مسجد حرام جانا ضروری نہیں بلکہ پہلے اپنی رہائش گاہ میں اپنا سامان وغیرہ حفاظت سے رکھ لیں۔ نیز اگر آرام کی ضرورت ہو تو آرام بھی کرلیں۔
- اپنی بلڈنگ کا نمبر اور اس کے آس پاس کی کوئی نشانی یا علامت اور حرم شریف کا قریب ترین دروازہ ضرور یاد رکھیں۔ جن حضرات کیساتھ خواتین ہیں وہ اپنی خواتین کو بھی مسجد حرام سے ہوٹل تک کے راستہ کی اچھی طرح شناخت کرادیں، نیز ہر عمل کے کرنے سے قبل بعد میں ملنے کی جگہ اور وقت بھی متعین کرلیں۔
- مکہ مکرمہ میں داخلہ کے وقت غسل کرنا مسنون ہے، گو سواریوں کی پابندی اور بھیڑ کی وجہ سے آجکل یہ مشکل ہے، اگر بسہولت ممکن ہو تو غسل کریں پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں۔
- مسجدِ حرام میں داخل ہوکر تحیۃ المسجد کی دو رکعت نماز نہ پڑھیں کیونکہ اس مسجد کا تحیہ طواف ہے۔ اگر کسی وجہ سے فوراً طواف کرنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنی چاہئے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔
- نماز پڑھنے والوں کے آگے طواف کرنیوالوں کا گزرنا جائز ہے اور طواف نہ کرنے والوں کو بھی جائز ہے مگر سجدہ کی جگہ سے نہ گزریں۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ میں چار کام کرنے ہوتے ہیں: (۱) میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا (فرض)
(۲) مکہ پہونچکر خانہ کعبہ کا طواف کرنا (فرض) (۳) صفا مروہ کی سعی کرنا (واجب)
(۴) سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا (واجب)۔

وضاحت: میقات اور احرام سے متعلق ضروری مسائل گزشتہ صفحات میں تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔

طواف: مسجدِ حرام میں داخل ہوکر کعبہ شریف کے اس گوشہ کے سامنے آجائیں جسمیں حجرِ اسود لگا ہوا ہے اور طواف کی نیت کرلیں۔ عمرہ کی سعی بھی کرنی ہے اسلئے مرد حضرات اضطباع کرلیں (یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر ڈال لیں) پھر حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر نماز کی طرح دونوں ہاتھ کان تک اٹھائیں (ہتھیلیوں کا رخ حجرِ اسود کی طرف ہو) اور زبان سے بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہکر ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر اگر موقع ہو تو حجرِ اسود کا بوسہ لیں ورنہ اپنی جگہ پر کھڑے ہوکر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کرکے ہاتھ چوم لیں اور پھر کعبہ کو بائیں طرف رکھکر طواف شروع کردیں۔ مرد حضرات پہلے تین چکر میں (اگر ممکن ہو) رمل کریں یعنی ذرا مونڈھے ہلاکے اور اکڑ کے چھوٹے چھوٹے قدم کے ساتھ کسی قدر تیز چلیں۔ طواف کرتے وقت نگاہ سامنے رکھیں۔ خانہ کعبہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں یعنی کعبہ شریف آپ کے بائیں جانب رہے۔ طواف کے دوران بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے دعائیں کرتے رہیں۔ آگے ایک نصف دائرے کی شکل کی چار پانچ فٹ کی دیوار آپ کے بائیں جانب آئیگی اسکو حطیم کہتے ہیں، اسکے بعد خانہ کعبہ کے پیٹھ والی دیوار آئیگی، اسکے بعد جب خانہ کعبہ کا تیسرا کونہ آجائے جسے رکنِ یمانی کہتے ہیں (اگر ممکن ہو)

تو دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ اس پر پھیریں ورنہ اسکی طرف اشارہ کئے بغیر یوں ہی گزر جائیں۔ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان چلتے ہوئے یہ دعا بار بار پڑھیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجرِ اسود کے سامنے پہونچکر اسکی طرف ہتھیلیوں کا رخ کریں اور کہیں بسم اللہ اللہ اکبر اور ہتھیلیوں کا بوسہ لیں۔ اب آپ کا یہ ایک چکر ہوگیا، اسکے بعد باقی چھ چکر بالکل اسی طرح کریں۔ کل سات چکر کرنے ہیں۔ آخری چکر کے بعد بھی حجرِ اسود کا استلام کریں۔

﴿وضاحت﴾

۔ تلبیہ جو اب تک برابر پڑھ رہے تھے، عمرے کا طواف شروع کرتے ہی بند کردیں۔

۔ طواف کے دوران کوئی مخصوص دعا ضروری نہیں ہے بلکہ جو چاہیں اور جس زبان میں چاہیں دعا مانگتے رہیں۔ یاد رکھیں کہ اصل دعا وہ ہے جو دھیان، توجہ اور انکساری سے مانگی جائے چاہے جس زبان میں ہو۔

۔ اگر طواف کے دوران کچھ بھی نہ پڑھیں بلکہ خاموش رہیں تب بھی طواف صحیح ہوجاتا ہے۔ پھر بھی قرآن وحدیث کی مختصر دعائیں صفحہ ۱۰۳ پر لکھی گئی ہیں، ان کو یاد کرلیں اور طواف اور سعی کے دوران پڑھیں۔

۔ طواف کے دوران جماعت کی نماز شروع ہونے لگے یا تھکن ہوجائے تو طواف کو روکدیں، پھر جہاں سے طواف کو بند کیا تھا اسی جگہ سے طواف شروع کردیں۔ ۔ نفلی طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا ہے۔

۔ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو طواف کو روکدیں اور پھر وضو کرکے اسی جگہ سے طواف شروع کردیں جہاں سے طواف بند کیا تھا، کیونکہ بغیر وضو کے طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

۔ اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہوجائے تو کم تعداد شمار کرکے باقی چکروں سے طواف مکمل کریں۔

۔ مسجدِ حرام کے اندر، اوپر یا نیچے یا مطاف میں کسی بھی جگہ طواف کرسکتے ہیں۔

۔ کانوں تک ہاتھ صرف طواف کے شروع میں اٹھائے جاتے ہیں، ہر چکر میں یا تو حجر اسود کا بوسہ لیں یا دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ حجر اسود کو لگا کر چوم لیں، یا پھر دور ہی سے حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر اپنی ہتھیلیاں اسی کی طرف کرکے چوم لیں۔

۔ طواف حطیم کے باہر سے ہی کریں۔ اگر حطیم میں داخل ہوکر طواف کریں گے تو وہ معتبر نہیں ہوگا۔

دو رکعت نماز: طواف سے فراغت کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس آئیں۔ اُس وقت آپکی زبان پر یہ آیت ہو تو بہتر ہے:(وَاتَّخِذُوْا مِن مُّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی) اگر سہولت سے مقامِ ابراہیم کے پیچھے جگہ مل جائے تو وہاں' ورنہ مسجدِ حرام میں کسی بھی جگہ طواف کی دو رکعت (واجب) ادا کریں۔

﴿وضاحت﴾

۔ طواف کی دو رکعت کو طواف سے فارغ ہوتے ہی ادا کریں لیکن اگر تاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔

۔ طواف کی اِن دو رکعتوں کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی جائے۔طواف کی اِن دو رکعت کو مکروہ وقت میں ادا نہ کریں۔

۔ ہجوم کے دوران مقامِ ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اس سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، بلکہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ ادا کرلیں۔

مقامِ ابراہیم: یہ ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کو تعمیر کیا تھا، اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔ یہ کعبہ کے سامنے ایک جالی دار شیشے کے چھوٹے سے قبہ میں محفوظ ہے جس کے اطراف پیتل کی خوشنما جالی نصب ہے۔

دو رکعت نماز پڑھکر خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں بھی کریں، البتہ اس موقع کے لئے کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے۔

مُلتزم: طواف اور نماز سے فراغت کے بعد ملتزم پر آئیں (حجرِ اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان ڈھائی گز کے قریب کعبہ کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے) اور اس سے چمٹ کر دعائیں مانگیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کی خاص جگہ ہے۔ جو دل میں آئے مانگیں اور جس زبان میں چاہیں مانگیں خاص طور سے جہنم سے نجات اور جنت میں بغیر حساب کے داخلہ کی ضرور دعا کریں۔

﴿وضاحت﴾ حجاج کرام کو تکلیف دیکر ملتزم پر پہونچنا جائز نہیں ہے، لہذا طواف کرنے والوں کی تعداد اگر زیادہ ہو تو وہاں پہونچنے کی کوشش نہ کریں، کیونکہ ملتزم پر پہونچکر دعائیں کرنا صرف سنت ہے۔

آب زمزم: اب آپ زمزم کے مقام پر جائیں اور قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھکر تین سانس میں خوب ڈٹ کر زمزم کا پانی پئیں اور الحمد للہ کہکر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

(اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور کشادہ رزق کا اور ہر مرض سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں)

﴿وضاحت﴾

- طواف کرنے والوں کی سہولت کے لئے اب زمزم کا کنواں اوپر سے پاٹ دیا گیا ہے۔ البتہ مسجد حرام میں ہر جگہ زمزم کا پانی بآسانی مل جاتا ہے، لہذا سنت نبوی کی اتباع میں مسجد میں کسی بھی جگہ زمزم کا پانی پی لیں۔
- زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا۔ (بخاری)
- زمزم کا پانی پیکر اس کا کچھ حصہ سر اور بدن پر بہانا مستحب ہے۔
- بعض علماء کی رائے ہے کہ طواف اور نماز طواف سے فارغ ہو کر پہلے زمزم پر آئیں پھر ملتزم پر جائیں۔ آپکے لئے جس میں سہولت ہو کرلیں۔ دونوں شکلیں جائز ہیں مگر ازدحام کے اوقات میں ملتزم پر نہ جائیں۔

زمزم کا پانی پیکر ایک بار پھر حجرِ اسود کے سامنے آکر بوسہ دیں یا صرف دونوں ہاتھوں سے اشارہ کریں اور وہیں سے صفا کی طرف چلے جائیں۔

اہم مسئلہ: معذور شخص جس کا وضو نہیں ٹھہرتا (مثلاً کوئی زخم جاری ہے یا پیشاب کے قطرات مسلسل گرتے رہتے ہیں یا عورت کو بیماری کا خون آرہا ہے) تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نماز کے ایک وقت میں وضو کرے، پھر اس وضو سے اس وقت میں جتنے چاہے طواف کرے، نمازیں پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے، دوسری نماز کا وقت داخل ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائیگا۔ اگر طواف مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے تو وضو کر کے طواف کو مکمل کرے۔

صفا مروہ کے درمیان سعی:

صفا پر پہونچکر بہتر ہے کہ زبان سے کہیں: اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پھر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کی طرح ہاتھ اٹھالیں اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ اور اگر یہ دعا یاد ہو تو اسے بھی تین بار پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اسکے بعد کھڑے ہو کر خوب دعائیں مانگیں (یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص مقام اور خاص وقت ہے)۔ دعاؤں سے فارغ ہو کر نیچے اتر کر مروہ کی طرف عام چال سے چلیں۔ بغیر ہاتھ اٹھائے دعائیں مانگتے رہیں یا قرآن کی تلاوت کرتے رہیں۔ سعی کے دوران بھی کوئی خاص دعا لازم نہیں البتہ اس دعا کو خاص طور پر پڑھتے رہیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

جب سبز ستون (جہاں ہری ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے قریب پہونچیں تو مرد حضرات ذرا دوڑ کر چلیں اسکے بعد پھر ایسے ہی ہرے ستون اور نظر آئیں گے وہاں پہونچکر دوڑنا ختم کر دیں اور عام چال سے چلیں۔ مروہ پر پہونچکر قبلہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں، یہ سعی کا ایک پھیرا ہو گیا۔ اسی طرح مروہ سے صفا کی طرف چلیں۔ یہ دوسرا چکر ہو جائیگا۔ اس طرح آخری و ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ (ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر پہونچکر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعائیں کرنی چاہئیں)۔

﴿وضاحت﴾

۔ سعی کے لئے وضو کا ہونا ضروری نہیں البتہ افضل و بہتر ہے۔ حیض (ماہواری) اور نفاس کی حالت میں بھی سعی کی جا سکتی ہے البتہ طواف، حیض یا نفاس کی حالت میں ہرگز نہ کریں بلکہ مسجد حرام میں بھی داخل نہ ہوں۔

۔ طواف سے فارغ ہوکر اگر سعی کرنے میں تاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔
۔ سعی کا' طواف کے بعد ہونا شرط ہے، طواف کے بغیر کوئی سعی معتبر نہیں خواہ عمرے کی سعی ہو یا حج کی۔
۔ سعی کے دوران نماز شروع ہونے لگے یا تھک جائیں تو سعی کو روک دیں، پھر جہاں سے سعی کو بند کیا تھا اسی جگہ سے دوبارہ شروع کردیں۔
۔ طواف کی طرح سعی بھی پیدل چل کر کرنا واجب ہے، البتہ اگر کوئی عذر ہو تو کسی چیز پر سوار ہوکر بھی سعی کرسکتے ہیں۔
۔ اگر سعی کے چکروں کی تعداد میں شک ہوجائے تو کم تعداد شمار کرکے باقی چکروں سے سعی مکمل کریں۔

سعی سے فارغ ہوکر مطاف میں یا مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت نفل ادا کریں، ایک روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

بال منڈوانا یا کٹوانا: طواف اور سعی سے فارغ ہوکر سر کے بال منڈوادیں یا کٹوادیں، مردوں کے لئے منڈوانا افضل ہے۔ (اگر حج کے ایام قریب ہیں تو بال کا چھوٹا کرانا ہی بہتر ہے تاکہ حج کے بعد سارے بال منڈوادیں) لیکن خواتین چوٹی کے آخر میں سے ایک پورے کے برابر بال خود کاٹ لیں یا کسی مَحرم سے کٹوالیں۔

تنبیہ:

۔ بعض مرد حضرات چند بال سر کے ایک طرف سے اور چند بال دوسری طرف سے قینچی سے کاٹ کر احرام کھول دیتے ہیں۔ یہ جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں دم واجب ہوجائیگا، لہذا یا تو سر کے بال منڈوائیں یا اسطرح بالوں کو کٹوائیں کہ پورے سر کے بال بقدر ایک پورے کے کٹ جائیں۔ اگر بال زیادہ ہی چھوٹے ہوں تو مونڈنا ہی لازم ہے۔
۔ سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے سے پہلے نہ احرام کھولیں اور نہ ہی ناخن وغیرہ کاٹیں ورنہ دم لازم ہوجائیگا۔

عمرہ ختم: اب آپ کا عمرہ پورا ہوگیا۔ احرام اتار دیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگالیں۔ اب آپ کے لئے وہ سب چیزیں جائز ہوگئیں جو احرام کی وجہ سے ناجائز ہوگئی تھیں۔ مگر اسکو نہ بھولیں کہ آپ نے حج تمتع کا ارادہ کیا ہے، عمرہ سے فراغت ہوگئی ہے ابھی حج کرنا باقی ہے، جس کے لئے ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھا جائیگا۔ لہذا حج سے فراغت کئے بغیر گھر واپس نہ جائیں، بلکہ مکہ مکرمہ ہی میں رہیں یا مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے چلے جائیں یا کسی دوسرے شہر چلے جائیں مگر گھر واپس نہیں جائیں۔

﴿وضاحت﴾ اگر کوئی شخص حج کے مہینے (یعنی شوال یا ذی القعدہ یا ذی الحجہ کے پہلے عشرہ) میں عمرہ کر کے اپنے گھر واپس چلا گیا، اب حج کے ایام میں صرف حج کا احرام باندھکر حج ادا کررہا ہے تو یہ حج تمتع نہیں ہوگا کیونکہ حج تمتع کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ عمرہ کرکے اپنے گھر واپس نہ جائے۔

حج اور عمرہ میں فرق

(۱) حج کے لئے ایک خاص وقت متعین ہے، لیکن عمرہ تمام سال میں کسی بھی وقت ادا کیا جاسکتا ہے، صرف پانچ روز یعنی ۹ ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ تک عمرہ کرنا سب کے لئے مکروہ تحریمی ہے خواہ حج ادا کررہا ہو یا نہیں۔

(۲) حج فرض ہے لیکن عمرہ فرض نہیں۔

(۳) حج فوت ہوجاتا ہے لیکن عمرہ فوت نہیں ہوتا۔

(۴) حج میں منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں جانا ہوتا ہے لیکن عمرہ میں کہیں جانا نہیں ہوتا۔

(۵) حج میں طوافِ قدوم اور طوافِ وداع ہے مگر عمرے میں دونوں نہیں ہوتے۔

(۶) عمرہ میں طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ موقوف کیا جاتا ہے جبکہ حج میں ۱۰ ذی الحجہ کو بڑے جمرے (شیطان) کی رمی شروع کرنے کے وقت بند کیا جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ کے زمانۂ قیام کے مشاغل

- مکہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھ کر زیادہ وقت مسجد حرام میں گزاریں۔
- پانچوں وقت کی نمازیں مسجد حرام ہی میں جماعت سے ادا کریں۔
- نفلی طواف کثرت سے کریں اور ذکر و تلاوت میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔
- اشراق، چاشت، اوابین، تہجد، تحیۃ الوضو، صلاۃ التوبۃ، صلاۃ التسبیح اور دیگر نوافل حطیم میں یا مطاف میں یا مسجد حرام میں کسی بھی جگہ پڑھنے کا اہتمام کریں۔

﴿وضاحت﴾ مسجد حرام میں نفلیں زیادہ پڑھنے کے بجائے نفلی طواف کثرت سے کرنا زیادہ بہتر ہے۔

- اپنی طرف سے یا اپنے متعلقین کی طرف سے نفلی عمرے کرنا چاہیں تو تنعیم یا جعرانہ یا حل میں کسی بھی جگہ جا کر غسل کر کے احرام باندھیں، دو رکعت نماز پڑھکر نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں پھر عمرہ کا جو طریقہ بیان کیا گیا اسی کے مطابق عمرہ کریں۔

﴿وضاحت﴾ تنعیم مسجدِ حرام سے ساڑھے سات کیلومیٹر اور جعرانہ بیس کیلومیٹر ہے، دونوں جگہ کے لئے مسجد حرام کے سامنے سے ہر وقت بسیں اور کاریں ملتی ہیں، البتہ تنعیم (جہاں سے حضرت عائشہؓ عمرہ کا احرام باندھکر آئیں تھیں) جانا زیادہ آسان ہے۔ (اب اس جگہ پر ایک عالیشان مسجد' مسجدِ عائشہ تعمیر کی گئی ہے)۔

- ان سب امور کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا کام بھی کرتے رہیں کیونکہ امتِ محمدیہ کو اسی کام کی وجہ سے دوسری امتوں پر فوقیت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے بھیجی گئی ہو۔ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو (آل عمران)۔
- جس طرح اس پاک سرزمین میں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اسی طرح گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے۔ اس لئے لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول اور بے فائدہ کاموں سے

اپنے آپ کو دور رکھیں اور بغیر ضرورت بازاروں میں نہ گھومیں۔

۔ اب چونکہ احرام کی پابندی ختم ہوگئی، اسلئے خواتین مکمل پردہ کے ساتھ رہیں یعنی چہرے پر بھی نقاب ڈالیں، ہاں اگر نفلی عمرے کا احرام باندھیں تو پھر چہرے پر نقاب نہ ڈالیں۔

۔ غارِ ثور یا غارِ حرا یا کسی دوسرے مقام کی زیارت کے لئے جانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں، البتہ فجر کی نماز کے بعد جانا زیادہ بہتر ہے تا کہ ظہر سے قبل واپس آ کر ظہر کی نماز مسجد حرام میں ادا کرسکیں۔

متعدد عمرے کرنا: عمرہ کا کوئی وقت متعین نہیں۔ سال میں پانچ دن جن میں حج ادا ہوتا ہے یعنی ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں (رات یا دن میں) اور جتنے چاہیں عمرے کریں، حج سے پہلے بھی کرسکتے ہیں اور حج کے بعد بھی، مگر عمرہ زیادہ کرنے کے بجائے طواف زیادہ کرنا افضل اور بہتر ہے۔

﴿وضاحت﴾

۔ جو حضرات بار بار عمرہ کرتے ہیں، ہر بار سر پر استرہ یا مشین پھروادیں خواہ سر پر بال ہوں یا نہ ہوں۔

۔ بار بار عمرہ کرنے کے لئے احرام کے کپڑوں کو دھونا یا تبدیل کرنا ضروری نہیں ہے۔

خطباتِ حج: حج میں تین خطبے مسنون ہیں ایک سات ذی الحجہ کو مکہ میں ظہر کے بعد، دوسرا نویں ذی الحجہ کو مسجدِ نمرہ (عرفات) میں زوال کے بعد ظہر اور عصر کی نماز اکٹھا پڑھنے سے پہلے اور تیسرا منی میں گیارہ ذی الحجہ کو مسجد خیف میں ظہر کے بعد۔ جب امام یہ خطبے پڑھے تو اسکو سننا چاہیئے۔ ان خطبوں میں احکامِ حج بیان کیئے جاتے ہیں۔ عرفات کے خطبے کے درمیان، جمعہ کی طرح امام بیٹھتا ہے اور باقی دو میں نہیں بیٹھتا۔

چند مقاماتِ زیارت

مکہ معظمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے حضور اکرم ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں۔ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں لیکن وہاں جا کر سیرت کے اہم واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔اسلئے اگر مکہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہو توان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے۔

﴿وضاحت﴾ اگر کوئی شخص ان مقامات کی زیارت کے لئے بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا بلکہ زیادہ فکر مسجدِ حرام کی حاضری کی ہونی چاہئے کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور: جہاں حضور اکرم ﷺ ہجرت کے وقت تین دن قیام پزیر ہوئے تھے۔ یہ غار جبلِ ثور (پہاڑ) کی چوٹی کے پاس ہے۔ یہ پہاڑ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور غار ایک میل کی چڑھائی پر واقع ہے۔

غارِ حرا: جہاں قرانِ کریم نازل ہونا شروع ہوا، (سورہ اقراء کی ابتدائی چند آیات اسی مقام پر نازل ہوئی تھیں) یہ غار جبلِ نور (پہاڑ) پر واقع ہے۔

مسجدِ جن: جہاں حضور اکرم ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مسجد الرایۃ: جہاں حضور اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن جھنڈا اگاڑا تھا۔

مولد النبی: مروہ کے قریب محلہ مولد النبی میں حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کی جگہ ہے۔ اس جگہ پر آجکل مکتبہ (لائبریری) قائم ہے۔

جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا قبرستان (وضاحت: خواتین کو قبرستان جانا منع ہے)۔

حضرت خدیجہؓ کا مکان: مروہ کے قریب سونے چاندی کی دوکانیں ہیں، بس وہیں یہ مکان ہے، آپکی چاروں صاحبزادیاں، حضرت قاسمؓ اور عبد اللہؓ کی جائے پیدائش یہی ہے

حج کا طریقہ (حج کے چھ دن)

۸ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک کے ایام حج کے دن کہلاتے ہیں، انہیں دنوں میں اسلام کا اہم رکن (حج) ادا ہوتا ہے۔ ۷ ذی الحجہ کو مغرب کے بعد ۸ ذی الحجہ کی رات شروع ہوجائیگی، رات ہی کو منی جانے کی سب تیاری مکمل کرلیں۔

حج کا پہلا دن: ۸ ذی الحجہ

احرام: حج کا احرام ۸ ذی الحجہ سے پہلے بھی باندھ سکتے ہیں لیکن آپ کے لئے آسانی اسی میں ہے کہ ۸ ذی الحجہ کی رات یا صبح کو باندھیں۔ جس طرح عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے غسل وغیرہ کیا تھا، اسی طرح مکہ ہی میں اپنی رہائش گاہ میں یا مسجد حرام کے قریب بنے غسل خانوں میں ہر طرح کی پاکیزگی اور صفائی کر کے غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔ پھر دو رکعت نفل نماز پڑھیں اور حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

اب آپ کیلئے وہ تمام چیزیں ناجائز ہوگئیں جو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد ناجائز ہوئی تھیں۔ احرام باندھنے کا طریقہ اور اس سے متعلق ضروری مسائل صفحہ ۴۴ پر گزر چکے ہیں۔

منی روانگی: ۸ ذی الحجہ کی صبح کو تھوڑی بلند آواز کے ساتھ تلبیہ (لبیک...) پڑھتے ہوئے منی روانہ ہوجائیں اور پانچوں نمازیں: ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذی الحجہ کی فجر کو ان کے اوقات میں جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ اِس کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں، قرآن کی تلاوت کریں اور دوسروں کو بھی نیک اعمال کی دعوت دیں۔

﴿وضاحت﴾

۔ منیٰ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر دوطرفہ پہاڑوں کے درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے۔

۔ منیٰ میں یہ پانچوں نمازیں پڑھنا اور رات گزارنا سنت ہے، لہذا اس میں اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو کوئی دم وغیرہ لازم نہیں، البتہ قصداً کوتاہی نہ کریں۔

۔ حج کے یہ چند دن آپ کے اس عظیم سفر کا ماحصل ہے اسلئے کھانے وغیرہ میں زیادہ وقت نہ لگائیں۔ بلکہ کم کھانے پر اکتفا کریں، پھلوں اور پانی کا زیادہ استعمال کریں، نیز زیادہ مصالحے دار کھانے بالکل نہ کھائیں۔

۔ منیٰ میں ہر طرح کے کھانے پینے کا سامان ملتا ہے اسلئے مکہ سے زیادہ سامان لیکر نہ جائیں، البتہ تھوڑا ضرورت کے لئے لے جاسکتے ہیں۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں کھانے پکانے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔

۔ اپنے آپ کو ذکر وتلاوت اور دعا میں مشغول رکھیں، فضول باتوں سے بچیں۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔ تلبیہ کا یہ سلسلہ ۱۰ ذی الحجہ کو رمی (کنکریاں مارنا) شروع کرنے تک رہے گا۔

۔ اگر آپ ایام حج سے اتنا پہلے مکہ مکرمہ پہونچ رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام سے پہلے ہی حج شروع ہو جاتا ہے اور منیٰ چلے جاتے ہیں تو آپ مسافر ہوں گے اور منٰی، عرفات اور مزدلفہ میں چار رکعت والی نمازوں میں قصر کرنا ہوگا۔ البتہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار کے بجائے دو ہی رکعت پڑھیں۔

۔ ۸ ذی الحجہ سے پہلے ہی منیٰ کو جانا سنت کے خلاف ہے، اگرچہ جائز ہے۔

۔ نویں ذی الحجہ سے پہلے یا نویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے سے پہلے عرفات کو جانا جائز ہے البتہ خلاف سنت ہے۔

۔ مکہ مکرمہ سے منیٰ آئے بغیر سیدھے عرفات کو چلے جانا خلاف سنت ہے۔

۔ ۹ ذی الحجہ کی فجر سے لیکر ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک تکبیر تشریق ہر شخص کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا چاہئے خواہ حج ادا کر رہا ہو یا نہیں۔ تکبیر تشریق یہ ہے:

(اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد)

حج کا دوسرا دن: ۹ ذی الحجہ (عرفات کا دن)

منی سے عرفات روانگی:

منی میں فجر کی نماز پڑھکر تکبیر تشریق کہیں اور تلبیہ بھی پڑھیں۔

ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر زوال سے پہلے پہلے تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات پہونچ جائیں۔منی سے عرفات تقریباً ۱۰ کیلومیٹر ہے، آپ پیدل بھی جاسکتے ہیں اور سواری پر بھی، لیکن عورتوں اور کمزور لوگوں کے لئے سواری سے ہی جانا بہتر ہے تاکہ عرفات پہونچکر زیادہ تھکن محسوس نہ ہو اور ذکر و دعا میں نشاط باقی رہے۔

وقوفِ عرفات:

(۱) وقوفِ عرفہ کا وقت زوال کے بعد سے صبح صادق تک ہے،لہذا زوال سے پہلے ہی کھانے وغیرہ سے فارغ ہوجائیں، غسل بھی کرنا چاہیں تو کرلیں لیکن جسم سے میل اتارنے کی کوشش نہ کریں۔

(۲) حاجیوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ (۹ ذی الحجہ) عرفہ کا روزہ نہ رکھیں تاکہ دعاؤں میں نشاط باقی رہے۔

(۳) میدانِ عرفات کے شروع میں مسجدِ نمرہ نامی ایک بہت بڑی مسجد ہے جسمیں زوال کے فوراً بعد خطبہ ہوتا ہے پھر ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر اور عصر کی نمازیں جماعت سے ادا ہوتی ہیں۔اگر آپ کے لئے مسجد نمرہ پہونچنا آسان ہو تو وہیں جاکر خطبہ سنیں اور دونوں نمازیں دو دو رکعت امام کے ساتھ پڑھیں۔دونوں نمازوں کے درمیان میں سنتیں نہ پڑھیں۔لیکن اگر آپ مسجد نمرہ نہ پہونچ سکیں تو پھر ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں

اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں اپنے اپنے خیموں میں ہی جماعت کے ساتھ پڑھیں (مسافر ہوں تو دو دو رکعت ورنہ چار چار رکعت)۔ (مسجد نمرہ کا اگلا حصہ عرفات کی حدود سے باہر ہے وہاں پر وقوف کرنا درست نہیں، البتہ ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کر سکتے ہیں)۔

(۴) یاد رہے کہ زوال سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک کا وقت بہت ہی خاص اور اہم وقت ہے اسمیں حج کا سب سے عظیم رکن ادا ہوتا ہے (جس کے فوت ہونے پر حج ادا نہیں ہوتا)، لہذا اس کا ایک لحہ بھی ضائع نہ کریں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کریں اور بلا شدید ضرورت کے اس وقت میں نہ لیٹیں اور نہ سوئیں۔

(۵) میدانِ عرفات چونکہ کثرت سے دعائیں مانگنے، رونے، گڑگڑانے اور قبولیتِ دعا کا میدان ہے، لہذا خوب رو رو کر اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوست واحباب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں۔ ذکر اور قرآن کی تلاوت بھی کرتے رہیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے وقفہ سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔ اِن کلمات کو بھی خاص طور پر پڑھتے رہیں:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر

(انھیں کلمات کو نبی اکرم ﷺ نے عرفات کی بہترین دعا قرار دیا ہے)۔

﴿وضاحت﴾

۔ عرفات کے میدان میں کسی بھی جگہ قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا زیادہ افضل ہے، البتہ اگر تھک جائیں تو بیٹھ کر بھی دعاؤں اور ذکر وتلاوت میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔

۔ اگر جبلِ رحمت تک پہونچنا آسان ہو تو اس کے نیچے قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب آنسو بہا کر اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہیں اور دنیا وآخرت کی ضرورتیں مانگیں، نیز دینِ اسلام کی سر بلندی کے لئے دعائیں کریں۔ ورنہ اپنے خیموں ہی میں رہکر ذکر وتلاوت اور دعاؤں میں مشغول رہیں۔ نیز مؤلف اور معاونین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۔ اگر کسی وجہ سے مغرب سے پہلے عرفات میں نہ پہونچ سکیں تو صبح صادق سے پہلے تک بھی وقوف کر سکتے ہیں
۔ اگر عرفہ کا دن جمعہ ہو تو عرفات میں شہر نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی جائیگی بلکہ ظہر ہی کی نماز ادا کریں، البتہ منی میں جمعہ کے دن' جمعہ کی نماز ادا کی جائیگی۔

عرفات سے مزدلفہ روانگی: جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز ادا کئے بغیر خوب اطمینان اور سکون کے ساتھ تلبیہ (لبیک اللھم لبیک ...) پکارتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائیں۔

﴿وضاحت﴾

۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل گئے تو دم واجب ہو گیا۔ لیکن اگر سورج کے غروب ہونے سے پہلے پھر دوبارہ واپس عرفات میں آگئے تو دم واجب نہیں ہوگا۔
۔ عرفات سے روانگی میں اگر تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ پہونچکر (عشاء کے وقت میں) ہی ادا کریں۔
۔ جب آپ عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عرفات کی حدود سے نکلتے ہی مزدلفہ شروع نہیں ہوتا ہے بلکہ دو یا تین میل کا راستہ طے کرنے کے بعد ہی مزدلفہ کی حدود شروع ہوتی ہیں۔ مزدلفہ، عرفات اور منی کی حدود کی نشاندہی کے لئے الگ الگ رنگ کے بورڈ لگادئے گئے ہیں کہ کہاں پر حدود شروع اور کہاں پر حدود ختم ہیں، لہذا انکی رعایت کرتے ہوئے قیام فرمائیں۔

مزدلفہ پہونچکر یہ کام کریں:

(ا) عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو پہلے' اذان اور اقامت کے ساتھ مغرب کے تین فرض پڑھیں، مغرب کی سنتیں نہ پڑھیں بلکہ فوراً عشاء کے فرض ادا کریں، مسافر ہوں تو دو رکعت اور مقیم ہوں تو چار رکعت فرض ادا کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد سنتیں پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں مگر مغرب اور عشاء کے فرضوں کے درمیان سنت یا نفل نہ پڑھیں۔

﴿وضاحت﴾ مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں، خواہ جماعت سے پڑھیں یا تنہا دونوں کو عشاء کے وقت میں ہی ادا کریں۔

(۲) اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کریں، تلبیہ پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، توبہ واستغفار کریں اور کثرت سے دعائیں مانگیں کیونکہ یہ رات بہت مبارک رات ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (سورہ البقرۃ، آیت ۱۹۸) (جب تم عرفات سے واپس ہوکر مزدلفہ آؤ تو یہاں مشعرِ حرام کے پاس اللہ کے ذکر میں مشغول رہو)۔ البتہ رات میں کچھ سو بھی ضرور لیں کیونکہ حدیث سے ثابت ہے۔

(۳) صبح سویرے فجر کی سنت اور فرض ادا کریں، فجر کی نماز کے بعد کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر رو رو کر دعائیں مانگیں۔ یہی مزدلفہ کا وقوف ہے جو واجب ہے۔

﴿وضاحت﴾

- رات مزدلفہ میں گزار کر صبح کی نماز پڑھنا اور اسکے بعد وقوف کرنا واجب ہے۔ مگر خواتین، بیمار اور کمزور لوگ آدھی رات مزدلفہ میں گزارنے کے بعد منیٰ جاسکتے ہیں، ان پر کوئی دم واجب نہ ہوگا۔
- مزدلفہ کے تمام میدان میں جہاں چاہیں وقوف کرسکتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے مشعرِ حرام کے قریب وقوف کیا ہے (جہاں آجکل مسجد ہے) جبکہ مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔
- اگر کوئی شخص مزدلفہ میں صبح صادق کے قریب پہونچا اور نمازِ فجر مزدلفہ میں ادا کرلی تو اس کا وقوف درست ہوگا، اس پر کوئی دم وغیرہ لازم نہیں۔ لیکن قصداً اتنی تاخیر سے مزدلفہ پہونچنا مکروہ ہے۔
- اگر کوئی شخص کسی عذر کے بغیر فجر کی نماز سے قبل مزدلفہ سے منیٰ چلا جائے تو اس پر دم واجب ہوجاتا ہے۔

حج کا تیسرا دن: ۱۰ ذی الحجہ

وُقوفِ مزدلفہ: مزدلفہ میں، آج کے دن فجر کی نماز اوّل وقت میں ادا کر کے وقوف کریں یعنی کھڑے ہو کر خوب دعائیں کریں۔

مزدلفہ سے منیٰ روانگی: جب سورج نکلنے کا وقت قریب آجائے تو نہایت سکون کے ساتھ تلبیہ (لبیک) پڑھتے ہوئے منیٰ روانہ ہو جائیں، مزدلفہ سے منیٰ تقریباً تین یا چار کیلو میٹر ہے، صبح کے وقت، یہ راستہ پیدل بھی آسانی سے طے کیا جا سکتا ہے۔ جب وادی محسر پر پہونچیں تو اس سے دوڑ کر نکل جائیں۔ (مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان یہ وہ جگہ ہے جہاں مکہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے آنے والے ابرہہ بادشاہ کے لشکر پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا)۔

کنکریاں چننا: مزدلفہ سے منیٰ روانگی کے وقت بڑے چنے کی برابر کنکریاں چن لیں لیکن تمام کنکریوں کا مزدلفہ ہی سے اٹھانا ضروری نہیں بلکہ منیٰ سے بھی اٹھا سکتے ہیں۔

منیٰ پہونچکر یہ کام کریں: منیٰ پہونچنے کے بعد آج کے دن حاجیوں کو بہت سارے کام کرنے ہوتے ہیں جنھیں ترتیب سے لکھا جا رہا ہے۔ آرام کے ساتھ پوری توجہ سے انھیں انجام دیں: (۱) کنکریاں مارنا (۲) قربانی کرنا (۳) بال منڈوانا یا کٹوانا (۴) طوافِ زیارت اور حج کی سعی کرنا۔

کنکریاں مارنا: منیٰ پہونچکر سب سے پہلے بڑے اور آخری جمرہ کو سات کنکریاں ماریں، کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ بڑے جمرے سے تھوڑے فاصلہ پر (یعنی کم از کم پانچ ہاتھ کا فاصلہ، اس سے کم مناسب نہیں) کھڑے ہوں اور سات دفعہ میں داہنے ہاتھ سے سات کنکریاں ماریں، ہر مرتبہ بسم اللہ، اللہ اکبر کہیں۔

﴿وضاحت﴾

- ایک دفعہ میں ساتوں کنکریاں مارنے پر ایک ہی شمار ہوگی، لہذا چھ کنکریاں اور ماریں ورنہ دم لازم ہوگا۔
- کنکری کا جمرہ پر لگنا ضروری نہیں بلکہ حوض میں گر جائے تب بھی کافی ہے کیونکہ اصل حوض میں ہی گرنا ہے۔
- تلبیہ جو اب تک برابر پڑھ رہے تھے، بڑے جمرہ کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی بند کردیں۔
- کنکریاں چنے کے برابر یا اس سے کچھ بڑی ہونی چاہئیں۔ زیادہ بڑی کنکریاں مارنا مکروہ ہے۔
- پہلے دن صرف بڑے جمرہ (جو مکہ کی طرف ہے) کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔
- کنکریاں مارتے وقت اگر مکہ مکرمہ آپ کے بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت: آج ۱۰ ذی الحجہ کو کنکری مارنے کا مسنون وقت؛ طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے اور مغرب تک بغیر کراہت کے کنکریاں ماری جاسکتی ہیں اور غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک (کراہت کے ساتھ) بھی کنکریاں ماری جاسکتی ہیں مگر عورتوں اور کمزور لوگوں کو رات میں بھی کنکریاں مارنا مکروہ نہیں۔

﴿وضاحت﴾ عورتیں اور کمزور لوگ ازدحام کے اوقات میں کنکریاں نہ ماریں بلکہ زوال کے بعد بھیڑ کم ہونے پر یا رات کو کنکریاں ماریں، کیونکہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا مناسب نہیں، نیز اللہ کی عطا کردہ سہولت اور رخصت پر بھی خوش دلی سے عمل کرنا چاہئے۔ (آج کے دن زوال سے پہلے تک زیادہ ازدحام رہتا ہے)۔

تنبیہ: آج کل بعض خواتین خود جا کر کنکریاں نہیں مارتیں بلکہ انکے محرم ان کی طرف سے بھی کنکریاں مار دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ بغیر عذرِ شرعی کے کسی دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں ہے، اس سے دم واجب ہوگا۔ ہاں وہ لوگ جو جمرات تک پیدل چل کر جانے کی طاقت نہیں رکھتے یا بہت مریض یا کمزور ہیں تو ایسے لوگوں کی جانب سے کنکریاں ماری جاسکتی ہیں۔

دوسرے کی طرف سے رمی کرنے کا طریقہ: دسویں تاریخ کو دوسرے کی طرف سے (رمی) کنکریاں مارنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے اپنی سات کنکریاں ماریں، پھر دوسرے کی طرف سے سات کنکریاں ماریں۔

قربانی: اب آپ کو شکریۂ حج کی قربانی کرنی ہے جو آج ہی یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا ضروری نہیں بلکہ ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک جس وقت چاہیں کر سکتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾

- حج کی قربانی کے احکام عیدالاضحیٰ کی قربانی کی طرح ہیں، جو جانور وہاں جائز ہے یہاں بھی جائز ہے اور جس طرح وہاں اونٹ، گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں حج کی قربانی میں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔
- قربان گاہ ہی میں قربانی کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ منیٰ یا مکہ میں کسی بھی جگہ قربانی کر سکتے ہیں البتہ حدودِ حرم کے اندر کریں۔ یاد رکھیں کہ جدہ حدودِ حرم کے باہر ہے، لہذا جدہ میں کی جانے والی قربانی معتبر نہیں ہے۔
- حجِ تمتع اور حجِ قران میں شکریۂ حج کی قربانی کرنا واجب ہے۔ حجِ افراد میں مستحب ہے۔
- اپنی حج کی قربانی سے گوشت کھانا مسنون ہے گو تھوڑا سا ہو۔
- حاجیوں کے لئے عید کی نماز نہیں ہے۔
- جن حضرات کے لئے قربان گاہ جا کر قربانی کرنا دشوار ہو تو وہ سعودی حکومت کی سرپرستی میں کی جانے والی قربانیوں میں کوپن خرید کر شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ کوپن آسانی سے ہر جگہ مل جاتے ہیں، مگر ان سے قربانی کا وقت معلوم کرلیں تاکہ اس وقت کے بعد ہی بال منڈوائیں یا کٹوائیں۔
- جو حضرات اس وقت مسافر ہیں یعنی پندرہ دن سے کم مدت مکہ میں رہکر منیٰ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں تو ان پر بقر عید کی قربانی واجب نہیں اور جو حضرات اس وقت مقیم ہیں یعنی مکہ میں پندرہ یا اس سے زیادہ دن رہکر منیٰ کے لئے روانہ ہوئے ہیں اور صاحبِ نصاب بھی ہیں، ان پر عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہے البتہ انھیں اختیار ہے کہ وہ قربانی منیٰ ہی میں کریں یا اپنے وطن میں کرادیں۔ یہ قربانی حج والی قربانی سے علیحدہ ہے۔

شکریۂ حج کی قربانی کا بدل: اگر کسی وجہ سے قربانی نہیں کر سکتے تو کل دس روزے رکھیں: تین روزے مکہ ہی میں ۱۰ ذی الحجہ سے پہلے پہلے اور سات روزے گھر واپس آکر رکھیں۔ اگر ۹ ذی الحجہ سے پہلے ہی تین روزے رکھلیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ حاجی کے لئے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا افضل ہے تاکہ دعاؤں میں خوب نشاط باقی رہے۔ البتہ ان حضرات کے لئے جو حج نہ کر رہے ہوں عرفہ کے دن روزہ رکھنا افضل ہے

کیونکہ احادیث میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں۔
(۱۰ سے ۱۳ ذی الحجہ تک روزہ رکھنا ہر شخص کے لئے حرام ہے، خواہ حج کر رہا ہو یا نہیں)۔

بال منڈوانا یا کٹوانا: قربانی سے فارغ ہو کر تمام سر کے بال منڈوا دیں یا کٹوا دیں البتہ سر منڈوانا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حلق کرانے والوں یعنی بال منڈوانے والوں کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا تین مرتبہ فرمائی ہے اور بال چھوٹے کرانے والوں کے لئے صرف ایک بار۔ عورتیں اپنی چوٹی کا سرا پکڑ کر ایک پورے کے برابر خود بال کاٹ لیں یا کسی محرم سے کٹوا دیں۔

﴿وضاحت﴾

۔ سر کے بال کٹوانا منی ہی میں ضروری نہیں بلکہ حدودِ حرم کے اندر اندر کسی بھی جگہ کٹوا سکتے ہیں۔
۔ جب بال کٹوانے کا وقت آجائے یعنی قربانی وغیرہ سے فارغ ہو جائیں تو احرام کی حالت میں ایک دوسرے کے بال کاٹنا جائز ہے۔
۔ قربانی کی طرح بال کٹوانے یا منڈوانے کو ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک مؤخر کر سکتے ہیں البتہ پہلے ہی دن فارغ ہو جائیں تو بہتر ہے۔
۔ قربانی اور بال منڈوانے سے پہلے نہ احرام کھولیں اور نہ ہی ناخن وغیرہ کاٹیں ورنہ دم لازم ہو جائیگا۔

تنبیہ: رمی (کنکریاں مارنا)، قربانی اور بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد اب آپ کے لئے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں، غسل کر کے کپڑے پہن لیں، خوشبو بھی لگا لیں، البتہ میاں بیوی والے خاص تعلقات طوافِ زیارت کرنے تک حلال نہ ہوں گے۔

اہم ہدایت: بڑے جمرہ کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، پھر سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔ یہ تینوں عمل واجب ہیں اور جس ترتیب سے انکو لکھا گیا ہے اسی ترتیب سے ادا کرنا امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق واجب ہے، لیکن امام ابوحنیفہؒ کے دونوں مشہور شاگرد اور

اکثر فقہاء کے یہاں مسنون ہے، جس کی خلاف ورزی سے دم واجب نہیں۔ لہذا حجاجِ کرام کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو ترتیب کی رعایت کو ملحوظ رکھیں تاہم ازدحام، موسم کی شدت اور قربان گاہ کی دوری وغیرہ کی وجہ سے اگر یہ تینوں مناسک ترتیب کے خلاف ادا ہوں تو دم واجب نہ ہوگا۔ (حج و عمرہ ۔ مرتب: قاضی مجاہد الاسلام صاحب)۔

طوافِ زیارت: طوافِ زیارت (حج کا طواف) ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک دن رات میں کسی بھی وقت، اوپر ذکر کئے گئے تینوں اعمال سے فراغت کے بعد کرنا زیادہ بہتر ہے، البتہ ان تینوں اعمال یا بعض سے پہلے بھی کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اوپر ذکر کئے گئے تینوں اعمال (کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، سر کے بال کٹوانا) سے فراغت کے بعد طوافِ زیارت عام لباس میں ہوگا ورنہ احرام کی حالت میں۔

عمرہ کے طواف کا طریقہ تفصیل سے لکھا جاچکا ہے اسی کے مطابق طوافِ زیارت (حج کا طواف) کریں۔ دو رکعت نماز پڑھیں۔ اگر ہوسکے تو زمزم کا پانی پیکر دعا مانگیں پھر حجرِ اسود کا استلام کر کے یا صرف اسکی طرف اشارہ کر کے صفا پر جائیں اور پہلے لکھے ہوئے طریقہ کے مطابق حج کی سعی کریں۔ ہر مرتبہ صفا مروہ پر کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں، خاص طور پر پہلی مرتبہ صفا پر خوب دل لگا کر دعائیں کریں۔

﴿وضاحت﴾

۔ جب آپ طوافِ زیارت کرنے کیلئے مکہ جائیں تو طوافِ زیارت کرنے سے پہلے یا بعد میں مکہ میں اپنی قیام گاہ میں جانا چاہیں (کوئی چیز رکھنی ہو یا لینی ہو) تو جانے میں کوئی حرج نہیں البتہ رات منی ہی میں گزاریں۔

۔ اگر طوافِ زیارت ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب کے بعد کریں گے تو طواف ادا ہوجائیگا لیکن دم واجب ہوگا۔

۔ اگر کسی عورت کو ان ایام میں (یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) ماہواری آتی رہی تو وہ پاک ہوکر ہی طوافِ زیارت کرے، اس پر کوئی دم لازم نہیں۔

۔ طوافِ زیارت کسی بھی حال میں معاف نہیں ہوتا ہے، اور نہ ہی اسکا کوئی دوسرا بدل ہے، نیز جب تک اسکو ادا نہ کیا جائیگا، میاں بیوی والے خاص تعلقات حرام رہیں گے۔

۔ حج کی سعی کا مسنون وقت ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے مگر اس کے بعد بھی کراہیت کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں، اس تاخیر پر کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔

۔ اگر حج کی سعی کسی نفلی طواف کیساتھ منی آنے سے پہلے ہی کر چکے ہیں تو اب دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

منی کو واپسی: طوافِ زیارت اور حج کی سعی سے فارغ ہو کر منی واپس آجائیں۔

﴿وضاحت﴾ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کی راتیں منی ہی میں گزاریں، منی کے علاوہ کسی دوسری جگہ رات کا اکثر حصہ گزارنا مکروہ ہے۔ بعض علماء کی رائے کے مطابق ان راتوں کو منی ہی میں رہنا واجب ہے جسکے ترک کرنے پر دم لازم ہوگا، لہذا کسی عذرِ شرعی کے بغیر ان راتوں کو منی کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہ گزاریں۔ اگر آپ کو منی کے بجائے مزدلفہ میں خیمہ ملا ہے، تو قیامِ منی کے دنوں میں مزدلفہ ہی میں اپنے خیموں میں قیام کر سکتے ہیں، اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں۔

وقت کا صحیح استعمال: منی کے قیام کو غنیمت سمجھ کر فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں بلکہ نمازوں کے اہتمام کے ساتھ ذکر، قرآن کی تلاوت، دعا، استغفار اور دیگر نیک کاموں میں خود بھی مشغول رہیں اور دوسروں کے پاس بھی جا جا کر ان کو اللہ کی طرف بلائیں اور انھیں آخرت کی فکر دلائیں، نیز راتوں کو اللہ کے سامنے اُمت کے لئے گڑگڑائیں اور روئیں کہ آج امتِ مسلمہ کا بڑا طبقہ نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کو چھوڑ کر غیروں کے طریقہ پر زندگی گزارنے میں اپنی کامیابی سمجھ رہا ہے، یہاں تک کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا اور اہم حکم (نماز) اس کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

یہی وہ میدان ہے جہاں رسولِ اکرم ﷺ اللہ کے پیغام کو لیکر لوگوں میں پھرا کرتے تھے اور ان کو دینِ اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ لہذا ان اوقات کو بس یوں ہی نہ گزار دیں بلکہ خود بھی اچھے اعمال کریں اور دوسروں کو بھی دعوت دیتے رہیں۔

حج کا چوتھا اور پانچواں دن: ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ

کنکریاں مارنا: دونوں دن منیٰ میں ٹھہر کر تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

کنکریاں مارنے کا وقت: دونوں دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کا مسنون وقت زوال سے غروبِ آفتاب تک ہے، رات میں کراہیت کے ساتھ کنکریاں ماری جاسکتی ہیں، لیکن عورتیں اور معذور لوگ رات میں بھی بلا کراہیت کنکریاں مار سکتے ہیں۔

کنکری مارنے کا طریقہ: سب سے پہلے چھوٹے جمرہ (جو مسجدِ خیف کی طرف ہے) پر سات کنکریاں سات دفعہ میں بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ماریں۔ اسکے بعد تھوڑا آگے بڑھ کر دائیں یا بائیں جانب ہو جائیں اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں۔ اس کے بعد بیچ والے جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور بائیں یا دائیں جانب ہو کر خوب دعائیں کریں۔ پھر آخر میں تیسرے اور بڑے جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور بغیر دعا کے اپنے خیموں میں چلے جائیں۔ (ہر کنکری کے ساتھ بسم اللہ اللہ اکبر کہنا نہ بھولیں)۔

﴿وضاحت﴾

- ان دونوں دِنوں میں زوال سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے۔ زوال سے پہلے مارنے کی صورت میں دوبارہ زوال کے بعد کنکریاں مارنی ہونگی ورنہ دم لازم ہوگا۔
- گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کو تینوں جمرات پر رمی (کنکریاں مارنا) ترتیب وار کرنا مسنون ہے، لہذا اگر ترتیب کے خلاف کنکریاں ماریں تو کوئی دم واجب نہیں البتہ بہتر یہی ہے کہ دوبارہ ترتیب کے ساتھ کنکریاں ماریں یعنی پہلے چھوٹے جمرہ پر، پھر درمیان والے جمرہ پر اور سب سے آخر میں بڑے جمرہ پر کنکریاں ماریں۔
- اگر قربانی یا طوافِ زیارت ۱۰ ذی الحجہ کو نہیں کر سکے تو ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ضرور کرلیں۔

مکہ مکرمہ کو واپسی: ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنے کے بعد مکہ اپنی رہائش گاہ جاسکتے ہیں لیکن سورج غروب ہونے سے پہلے مکہ کے لئے روانہ ہو جائیں

حج کا چھٹا دن: ۱۳ ذی الحجہ

اگر آپ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ اپنی رہائش گاہ چلے گئے تو آج کے دن منی میں قیام کرنا اور کنکریاں مارنا ضروری نہیں، لیکن اگر آپ ۱۳ ذی الحجہ کو کنکریاں مار کر ہی واپس ہونا چاہتے ہیں جیسا کہ افضل و بہتر ہے تو ۱۲ ذی الحجہ کے بعد آنے والی رات کو منی میں قیام کریں اور ۱۳ ذی الحجہ کو تینوں جمرات (شیطان) پر زوال کے بعد ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کی طرح سات سات کنکریاں ماریں پھر مکہ اپنی رہائش گاہ چلے جائیں۔

﴿وضاحت﴾

۔ اگر بارہویں کو مکہ مکرمہ اپنی رہائش گاہ جانے کا ارادہ ہے تو سورج غروب ہونے سے پہلے منی سے روانہ ہو جائیں۔ غروبِ آفتاب کے بعد تیرہویں کی کنکریاں مارے بغیر جانا مکروہ ہے، گو تیرہویں کی کنکریاں مارنا امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق واجب نہ ہوگی۔ لیکن اگر تیرہویں کی صبح صادق منی میں ہوگئی تو تیرہویں کی رمی (کنکریاں مارنا) ضروری ہو جائے گی، اب اگر کنکریاں مارے بغیر جائیں گے تو دم لازم ہوگا۔ دیگر علماء کی رائے کے مطابق اگر ۱۲ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب منی میں ہوگیا تو ۱۳ ذی الحجہ کی کنکریاں مارنا واجب ہوگیا۔

۔ اگر کوئی شخص ۱۲ ذی الحجہ کو مکہ جانے کے لئے بالکل مستعد ہے مگر ازدحام کی وجہ سے کچھ تاخیر ہوگئی اور سورج غروب ہوگیا تو وہ بغیر کسی کراہیت کے مکہ جا سکتا ہے، اسکے لئے ۱۳ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنا ضروری نہیں ہے۔

۔ تیرہویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے بھی کنکریاں ماری جا سکتی ہیں، مگر بہتر یہی ہے کہ تیرہویں ذی الحجہ کو بھی زوال کے بعد کنکریاں ماریں۔ تیرہویں ذی الحجہ کو صرف سورج کے غروب ہونے تک کنکریاں مار سکتے ہیں۔

۔ کنکریاں مارنے کے وقت کسی بھی طرح کی کوئی پریشانی آئے تو اس پر صبر کریں، لڑائی جھگڑا ہرگز نہ کریں۔

دوسرے کی طرف سے کنکریاں مارنا: گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کو دوسرے کی طرف سے کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تینوں جمرات پر خود کنکریاں ماریں، اس کے بعد دوسرے کی طرف سے کنکریاں ماریں۔ لیکن اگر آپ نے ہر ایک جمرہ پر اپنی سات کنکریاں مارنے کے بعد دوسرے کی طرف سے کنکریاں ماریں تو یہ بھی جائز ہے۔

حج پورا ہوا: الحمدللہ آپ کا حج پورا ہوگیا۔ منی سے واپسی کے بعد جتنے دن مکہ مکرمہ میں قیام ہو اسکو غنیمت سمجھیں۔ بازاروں میں گھومنے کے بجائے جتنا ہو سکے نفلی طواف کرتے رہیں، نفلی عمرے کریں، پانچوں وقت کی نماز مسجد حرام میں پڑھیں کیونکہ مسجد حرام کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ (یعنی مسجد حرام کی ایک نماز پچپن سال چھ ماہ بیس دن کی نمازوں کے برابر ہوئی)۔ نیز دعا و ذکر، تلاوت قرآن اور دیگر نیک کاموں میں خوب وقت لگائیں کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ پھر ایسا موقع ملے یا نہیں۔

حج سے واپسی اور طوافِ وداع: جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو تو رخصتی وآخری طواف کریں۔ طواف کا طریقہ وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا۔ واپسی پر خوب رو رو کر دعائیں مانگیں خاصکر اس پاک سرزمین میں بار بار آنے، گناہوں کی مغفرت، دونوں جہاں کی کامیابی اور حج کے مقبول ومبرور ہونے کی دعائیں کریں۔

﴿وضاحت﴾

۔ طوافِ وداع صرف میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے، جس کے ترک کرنے پر دم لازم ہوگا۔

۔ اگر طوافِ زیارت کے بعد کسی نے کوئی نفلی طواف کیا اور وداع (رخصتی) کا طواف کئے بغیر ہی وہ مکہ سے روانہ ہوگیا تو یہ نفلی طواف' طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے البتہ بہتر ہے کہ روانگی کے خاص دن اور رخصت کی نیت سے یہ آخری طواف کیا جائے۔

۔ طوافِ وداع کے بعد اگر کچھ وقت مکہ میں رکنا پڑجائے تو دوبارہ طوافِ وداع کرنا واجب نہیں ہے۔

۔ مکہ سے روانگی کے وقت اگر کسی عورت کو ماہواری آنے لگے تو طوافِ وداع اس پر واجب نہیں ہے۔

۔ جو حضرات صرف عمرہ کرنے کے لئے آتے ہیں ان کے لئے طوافِ وداع نہیں ہے۔

۔ طوافِ قدوم یا طوافِ زیارت یا طوافِ وداع کے لئے اس طرح خاص طور پر نیت کرنا شرط نہیں کہ فلاں طواف کرتا ہوں بلکہ ہر طواف کے وقت میں مطلق طواف کی نیت کافی ہے۔

۔ اگر آپ حج سے پہلے ہی مدینہ منورہ جارہے ہیں تو مدینہ جانے کے لئے طوافِ وداع ضروری نہیں ہے۔

حجِ قِران اور حجِ افراد

چونکہ حجاجِ کرام کے لئے حج کی تین قسموں میں سے سب سے زیادہ مناسب حجِ تمتع رہتا ہے اسلئے اسکو تفصیل سے بیان کیا۔ اب حج قران اور حج افراد کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا جا رہا ہے:

حجِ قِران: حج کے مہینوں میں کسی بھی وقت، میقات پر یا میقات سے پہلے غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہن لیں (یعنی مرد حضرات سفید تہہ بند باندھ لیں اور سفید چادر اوڑھ لیں، خواتین عام لباس ہی پہن لیں، بس چہرے سے نقاب ہٹا لیں) اور احرام کی چادر یا ٹوپی سے سر ڈھانکر دو رکعت نماز پڑھ لیں، پھر سر کھول کر حج اور عمرہ دونوں کو ایک ہی احرام سے ادا کرنے کی نیت کریں، اور تین بار تلبیہ (لبیک..) پڑھیں۔

تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کے لئے کچھ چیزیں حرام ہو گئیں جو صفحہ ۴۷ پر مذکور ہیں۔ مسجد حرام پہونچنے تک تلبیہ کہتے رہیں۔

مکہ مکرمہ پہونچکر سامان وغیرہ اپنی رہائش گاہ پر رکھکر اگر آرام کی ضرورت ہو تو تھوڑا آرام فرمالیں ورنہ غسل یا وضو کر کے مسجد حرام کی طرف تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہو جائیں۔ مسجد حرام پہونچکر، مسجد میں داخل ہونے والی دعا پڑھتے ہوئے دایاں قدم رکھکر مسجد میں داخل ہو جائیں۔ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑنے پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر کے کوئی بھی دعا مانگیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

مسجد حرام میں داخل ہو کر کعبہ شریف کا (سات چکر) طواف کریں۔ طواف سے فراغت کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس یا مسجد حرام میں کسی بھی جگہ طواف کی دو

رکعت (واجب) ادا کریں۔ پھر قبلہ رو ہوکر بسم اللہ پڑھکر تین سانس میں خوب ڈٹ کر زمزم کا پانی پئیں۔ زمزم کا پانی پیکر ایک بار پھر حجرِ اسود کے سامنے آکر بوسہ لیں یا صرف دونوں ہاتھوں سے اشارہ کریں اور وہیں سے صفا کی طرف چلے جائیں۔ صفا پہاڑی پر تھوڑا سا چڑھکر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں، پھر صفا مروہ کی سعی (سات چکر) کریں، سعی کی ابتدا صفا سے، اور انتہاء مروہ پر کریں۔ (طواف اور سعی کے دوران چلتے چلتے آواز بلند کئے بغیر دعائیں کرتے رہیں)۔ یہ طواف اور سعی عمرہ کی ہے۔ طواف اور سعی کا تفصیلی بیان ۵۰ صفحہ پر مذکور ہے۔

طواف اور سعی یعنی عمرہ سے فراغت کے بعد احرام ہی کی حالت میں رہیں، نہ بال کٹوائیں اور نہ ہی احرام کھولیں۔ اس کے بعد احرام ہی کی حالت میں طوافِ قدوم (سنت) ادا کرلیں۔

۸ ذی الحجہ تک احرام ہی کی حالت میں رہیں، ممنوعاتِ احرام سے بچتے رہیں۔ نفلی طواف کرتے رہیں البتہ عمرے نہ کریں۔ پھر ۸ ذی الحجہ کو احرام ہی کی حالت میں منیٰ چلے جائیں۔ منیٰ جاکر سارے افعال اسی ترتیب سے کریں جو حجِ تمتع کے بیان میں تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں (صفحہ ۶۰ سے صفحہ ۷۴ تک ملاحظہ فرمائیں)۔ یاد رکھیں کہ حج قران میں بھی حج تمتع کی طرح قربانی کرنا واجب ہے۔

﴿وضاحت﴾ طوافِ قدوم کے بعد اگر حج کی سعی بھی کرنے کا ارادہ ہے تو طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل کریں۔ پھر طوافِ قدوم سے فارغ ہوکر حج کی سعی کرلیں۔ اگر حج کی سعی، منیٰ جانے سے پہلے ہی طوافِ قدوم یا کسی نفلی طواف کے ساتھ کر چکے ہیں تو پھر طوافِ زیارت کے ساتھ نہ کریں۔

حجِ افراد:

حج کے مہینوں میں (یعنی شوال کی پہلی تاریخ سے لیکر دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت، دن یا رات میں) میقات پر یا میقات سے پہلے غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر احرام کے کپڑے پہن لیں (یعنی مرد حضرات سفید تہہ بند باندھ لیں اور سفید چادر اوڑھ لیں، خواتین عام لباس ہی پہن لیں، بس چہرے سے نقاب ہٹالیں) اور دو رکعت نماز پڑھ لیں (پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے)، پھر صرف حج کی نیت کریں، اور تین بار تلبیہ (لبیک اللھم لبیک....) پڑھیں۔ تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کے لئے کچھ چیزیں حرام ہوگئیں جو صفحہ ۴۷ پر مذکور ہیں۔ مسجد حرام پہونچنے تک تلبیہ کہتے رہیں۔

مکہ مکرمہ پہونچکر سامان وغیرہ اپنی رہائش گاہ پر رکھکر اگر آرام کی ضرورت ہو تو تھوڑا آرام فرمالیں ورنہ غسل یا وضو کرکے مسجد حرام کی طرف تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوجائیں۔ مسجد حرام پہونچکر، مسجد میں داخل ہونے والی دعا پڑھتے ہوئے دایاں قدم رکھکر مسجد حرام میں داخل ہوجائیں۔ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑنے پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرکے کوئی بھی دعا مانگیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

مسجدِ حرام پہونچکر طواف کریں (طوافِ قدوم جو سنت ہے)، پھر ۸ ذی الحجہ تک احرام ہی کی حالت میں رہیں، ممنوعاتِ احرام سے بچتے رہیں، نفلی طواف کرتے رہیں البتہ عمرے نہ کریں۔ نیز کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

پھر ۸ ذی الحجہ کو احرام ہی کی حالت میں منیٰ جاکر وہ سارے اعمال کریں جو حج تمتع کے بیان میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی ۸ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کریں،

پھر ۹ ذی الحجہ کی صبح، ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر عرفات روانہ ہوجائیں۔ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں، نیز سورج کے غروب ہونے تک دعاؤں میں مشغول رہیں، دنیاوی باتوں میں نہ لگیں کیونکہ یہی حج کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر، تلبیہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہوجائیں، مزدلفہ پہونچکر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کریں، رات مزدلفہ میں گزار کر فجر کی نماز اوّل وقت میں ادا کریں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہوکر خوب دعائیں کریں، یہی مزدلفہ کا وقوف ہے جو واجب ہے۔ پھر منیٰ آکر سب سے پہلے، بڑے جمرے پر سات کنکریاں سات دفعہ میں ماریں، اور اگر قربانی کرنا چاہیں تو قربانی کریں (حج افراد میں قربانی کرنا مستحب ہے واجب نہیں) پھر سر کے بال منڈوائیں یا کٹوادیں۔ سر کے بال کٹوا کر احرام اتاردیں اور مکہ جاکر طواف زیارت کریں اور منیٰ واپس آجائیں۔ ۱۱اور ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرکے زوال کے بعد تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں ماریں۔ ۱۲ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ واپس جاسکتے ہیں مگر سورج کے غروب ہونے سے پہلے روانہ ہوجائیں ورنہ ۱۳ ذی الحجہ کو بھی کنکریاں ماریں۔ اپنے وطن واپسی کے وقت طواف وداع کریں جو میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے۔

﴿وضاحت﴾

۔ اگر حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے ہی کرنا چاہتے ہیں تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کریں، اسکے بعد حج کی سعی کرلیں۔ کسی نفلی طواف کے بعد بھی حج کی سعی، منیٰ جانے سے پہلے کرسکتے ہیں، لیکن حج افراد کرنے والے کے لئے حج کی سعی طواف زیارت کے بعد ہی کرنا افضل و بہتر ہے۔

۔ اگر حجِ افراد کا ارادہ ہے تو حج کے ساتھ عمرہ کی نیت نہ کریں کیونکہ حجِ افراد میں عمرہ نہیں کرسکتے۔ البتہ حج سے فارغ ہوکر نفلی عمرے کرسکتے ہیں۔

حج سے متعلق، خواتین کے خصوصی مسائل

۱) عورت اگر خود مالدار ہے تو اس پر حج فرض ہے ورنہ نہیں۔

۲) عورت بغیر مَحرم یا شوہر کے حج کا سفر یا کوئی دوسرا سفر نہیں کرسکتی ہے، اگر کوئی عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کرے تو اسکا حج تو صحیح ہوگا لیکن ایسا کرنا بڑا گناہ ہے۔ مَحرم وہ شخص ہے جس کے ساتھ اس کا نکاح حرام ہو جیسے باپ، بیٹا، بھائی، حقیقی ماموں اور حقیقی چچا وغیرہ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی مرد کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا نام فلاں جہاد کی شرکت کے سلسلہ میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے کے لئے نکلی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (بخاری و مسلم)

۳) عورتوں کے لئے بھی احرام سے پہلے ہر طرح کی پاکیزگی حاصل کرنا اور غسل کرنا مسنون ہے، خواہ ناپاکی کی حالت میں ہوں۔

۴) عورتوں کے احرام کے لئے کوئی خاص لباس نہیں ہے، بس عام لباس پہن کر ہی دو رکعت نماز پڑھیں اور نیت کر کے آہستہ سے تلبیہ پڑھیں۔

۵) احرام باندھنے کے وقت ماہواری آرہی ہو تو احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کریں یا صرف وضو کریں (البتہ غسل کرنا افضل ہے) نماز نہ پڑھیں بلکہ چہرے سے کپڑا ہٹا کر نیت کرلیں اور تین بار آہستہ سے تلبیہ پڑھیں۔

۶) عورتیں احرام میں عام سلے ہوئے کپڑے پہنیں، ان کے احرام کے لئے کوئی خاص رنگ مخصوص نہیں، بس زیادہ چمکیلے کپڑے نہ پہنیں نیز کپڑوں کو تبدیل بھی کرسکتی ہیں۔

۷) عورتیں اس پورے سفر کے دوران پردہ کا اہتمام کریں۔ یہ جو مشہور ہے کہ حج وعمرہ میں پردہ نہیں، غلط ہے اور جاہلانہ بات ہے۔ حکم صرف یہ ہے کہ عورت احرام کی حالت میں چہرہ پر کپڑا نہ لگنے دے۔ اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ وہ نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم حالتِ احرام میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھے، گزرنے والے جب اپنی سواریوں پر گزرتے تھے تو ہم اپنی چادر کو اپنے سر سے آگے بڑھا کر چہرہ پر لٹکا لیتے تھے، جب وہ آگے بڑھ جاتے تو چہرہ کھول دیتے تھے۔ (مشکوۃ)۔

۸) عورتوں کا سر پر سفید رومال باندھنے کو احرام سمجھنا بالکل غلط ہے، صرف بالوں کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھنے کے لئے سر پر رومال باندھ لیں تو کوئی حرج نہیں لیکن پیشانی کے اوپر سر پر باندھیں اور اسکو احرام کا جز نہ سمجھیں، نیز وضو کے وقت رومال کھولکر کم از کم چوتھائی سر پر مسح کرنا فرض ہے اور پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے، لہذا وضو کے وقت خاص طور پر یہ سفید رومال سر سے کھولکر سر پر ضرور مسح کریں۔

۹) اگر کوئی عورت ایسے وقت میں مکہ پہونچی کہ اسکو ماہواری آرہی ہے تو وہ پاک ہونے تک انتظار کرے، پاک ہونے کے بعد ہی مسجدِ حرام جائے۔ اگر ۸ ذی الحجہ تک بھی پاک نہ ہوسکی تو احرام ہی کی حالت میں طواف وغیرہ کئے بغیر منی جا کر حج کے سارے اعمال کرے۔

۱۰) اگر کسی عورت نے حج قران یا حج تمتع کا احرام باندھا مگر شرعی عذر کی وجہ سے ۸ ذی الحجہ تک عمرہ نہ کرسکی اور ۸ ذی الحجہ کو احرام ہی کی حالت میں منی جا کر حاجیوں کی طرح سارے اعمال ادا کرلئے تو حج صحیح ہوجائیگا، لیکن دم اور عمرہ کی قضا واجب ہونے یا نہ ہونے میں علماء کی رائیں مختلف ہیں۔ مگر احتیاط یہی ہے کہ حج سے فراغت کے بعد عمرہ کی قضا کرلے اور بطور دم ایک قربانی بھی دیدے، اگرچہ یہ قربانی زندگی میں کسی بھی وقت دیجاسکتی ہے۔

۱۱) ماہواری کی حالت میں صرف طواف کرنے کی اجازت نہیں ہے باقی سارے اعمال ادا کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (حجۃ الوداع والے سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے چلے۔ ہماری زبانوں پر بس حج ہی کا ذکر تھا یہاں تک کہ جب (مکہ کے بالکل قریب) مقامِ سرف پر پہونچے (جہاں سے مکہ صرف ایک منزل رہ جاتا ہے) تو میرے وہ دن شروع ہو گئے جو عورتوں کو ہر مہینے آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ (خیمہ میں) تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ میں بیٹھی رو رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تمہارے ماہواری کے ایام شروع ہو گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ہاں یہی بات ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (رونے کی کیا بات ہے) یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں (یعنی سب عورتوں) کے ساتھ لازم کر دی ہے۔ تم وہ سارے اعمال کرتی رہو جو حاجیوں کو کرنے ہیں سوائے اسکے کہ خانہ کعبہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ اس سے پاک وصاف نہ ہو جاؤ۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم)

۱۲) ماہواری کی حالت میں نماز پڑھنا، قرآن کو چھونا یا اسکی تلاوت کرنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا بالکل ناجائز ہے، البتہ صفا ومروہ کی سعی کرنا جائز ہے۔

۱۳) عورتیں ماہواری کی حالت میں ذکر واذکار جاری رکھ سکتی ہیں بلکہ ان کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھیں، نیز دعائیں بھی کرتی رہیں۔

۱۴) اگر کسی عورت کو طواف کے دوران حیض آجائے تو فوراً طواف کو بند کر دے اور مسجد سے باہر چلی جائے۔

۱۵) خواتین طواف میں رمل (اکڑ کر چلنا) نہ کریں، یہ صرف مردوں کے لئے ہے۔

۱۶) ہجوم ہونے کی صورت میں خواتین حجر اسود کا بوسہ لینے کی کوشش نہ کریں، بس دور سے

اشارہ کرنے پر اکتفا کریں۔ اسی طرح ہجوم ہونے کی صورت میں رکن یمانی کو بھی نہ چھوئیں۔ صحیح بخاری (کتاب الحج) کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ لوگوں سے بچ بچ کر طواف کر رہی تھیں کہ ایک عورت نے کہا کہ چلئے ام المؤمنین بوسہ لے لیں تو حضرت عائشہ ؓ نے انکار فرمادیا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک خاتون حضرت عائشہؓ کے ہمراہ طواف کر رہی تھیں، حجر اسود کے پاس پہونچکر کہنے لگیں: اماں عائشہؓ! کیا آپ بوسہ نہیں لیں گی؟ آپ نے فرمایا: عورتوں کیلئے کوئی ضروری نہیں، چلو آگے بڑھو۔ (اخبار مکہ للفاکہی)

۱۷) مقام ابراہیم میں مردوں کا ہجوم ہو تو خواتین وہاں طواف کی دو رکعت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ مسجد حرام میں کسی بھی جگہ پڑھ لیں۔

۱۸) خواتین سعی میں سبز ستونوں (جہاں ہری ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان مردوں کی طرح دوڑ کر نہ چلیں۔

۱۹) طواف اور سعی کے دوران مردوں سے حتی الامکان دور رہیں اور اگر مسجد حرام میں نماز پڑھنی ہو تو اپنے ہی مخصوص حصہ میں ادا کریں، مردوں کے ساتھ صفوں میں کھڑی نہ ہوں۔

۲۰) ایامِ حج کے قریب جب ہجوم بہت زیادہ ہوجاتا ہے، خواتین ایسے وقت میں طواف کریں کہ جماعت کھڑی ہونے سے کافی پہلے طواف سے فارغ ہوجائیں۔

۲۱) عورتیں بھی اپنے والدین اور متعلقین کی طرف سے نفلی عمرے کرسکتی ہیں۔

۲۲) تلبیہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔

۲۳) منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے قیام کے دوران ہر نماز کو اپنے قیام گاہ ہی میں پڑھیں۔

۲۴) حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عرفات کا پورا میدان وقوف کی جگہ ہے اسلئے اپنے ہی خیموں میں رہیں اور کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہوکر خوب دعائیں مانگیں۔ تھکنے پر بیٹھ کر بھی اپنے

آپ کو دعاؤں اور ذکر وتلاوت میں مشغول رکھیں۔ دنیاوی باتیں ہرگز نہ کریں۔

۲۵) مزدلفہ پہونچکر عشاء ہی کے وقت مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملا کر ادا کریں خواہ جماعت کے ساتھ پڑھیں یا علیحدہ۔

۲۶) ہجوم کے اوقات میں کنکریاں مارنے ہرگز نہ جائیں (عورتیں رات میں بھی بغیر کراہت کے کنکریاں مارسکتی ہیں)۔

۲۷) معمولی معمولی عذر کی وجہ سے دوسروں سے رمی (کنکریاں مارنا) نہ کرائیں بلکہ ہجوم کے بعد خود کنکریاں ماریں۔ بلا شرعی عذر کے دوسرے سے رمی کرانے پر دم لازم ہوگا۔ محض بھیڑ کے خوف سے عورت کنکریاں مارنے کے لئے دوسرے کو نائب نہیں مقرر کرسکتی ہے۔

۲۸) طوافِ زیارت ایامِ حیض میں ہرگز نہ کریں، ورنہ ایک بدنہ یعنی پورا اونٹ یا پوری گائے (حدودِ حرم کے اندر) ذبح کرنا واجب ہوگا۔

۲۹) ماہواری کی حالت میں اگر طوافِ زیارت کیا، مگر پھر پاک ہوکر دوبارہ کرلیا تو بدنہ یعنی پورے اونٹ یا پوری گائے کی قربانی واجب نہیں۔

۳۰) طوافِ زیارت (حج کا طواف) کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔ ان ایام میں اگر کسی عورت کو ماہواری آتی رہی تو وہ طوافِ زیارت نہ کرے بلکہ پاک ہونے کے بعد ہی کرے (اس تاخیر کی وجہ سے کوئی دم واجب نہیں)۔ البتہ طوافِ زیارت کئے بغیر کوئی عورت اپنے وطن واپس نہیں جاسکتی ہے، اگر واپس چلی گئی تو عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور شوہر کے ساتھ صحبت کرنا اور بوس وکنار حرام رہے گا یہاں تک کہ دوبارہ حاضر ہوکر طوافِ زیارت کرے۔ لہذا طوافِ زیارت کئے بغیر کوئی عورت گھر واپس نہ جائے

اہم ہدایت: اگر طوافِ زیارت سے قبل کسی عورت کو ماہواری آجائے اور اسکے طے شدہ

پروگرام کے مطابق اسکی گنجائش نہ ہو کہ وہ پاک ہوکر طوافِ زیارت کر سکے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر طرح کی کوشش کرے کہ اسکے سفر کی تاریخ آگے بڑھ سکے تاکہ وہ پاک ہوکر طوافِ زیارت (حج کا طواف) ادا کرنے کے بعد اپنے گھر واپس جاسکے (عموماً معلم حضرات ایسے موقع پر تاریخ بڑھادیتے ہیں)، لیکن اگر ایسی ساری ہی کوششیں ناکام ہوجائیں اور پاک ہونے سے پہلے اسکا سفر ضروری ہوجائے تو ایسی صورت میں ناپاکی کی حالت میں وہ طوافِ زیارت کرسکتی ہے۔ یہ طوافِ زیارت شرعاً معتبر ہوگا اور وہ پورے طور پر حلال ہوجائیگی لیکن اس پر ایک بدنہ (یعنی پورا اونٹ یا پوری گائے) کی قربانی بطورِ دم حدودِ حرم میں لازم ہوگی (یہ دم اسی وقت دینا ضروری نہیں بلکہ زندگی میں جب چاہے دیدے)۔
(حج وعمرہ ۔مرتب: قاضی مجاہدالاسلام صاحب)۔

۳۱) طوافِ زیارت اور حج کی سعی کرنے تک شوہر کے ساتھ جنسی خاص تعلقات سے بالکل دور رہیں۔ (صفحہ ۹۳ پر تفصیل دیکھیں)۔

۳۲) اگر کوئی خاتون اپنی عادت یا آثار وعلامت سے جانتی ہے کہ عنقریب حیض شروع ہونے والا ہے اور حیض آنے میں اتنا وقت ہے کہ وہ مکہ جاکر پورا طوافِ زیارت یا اس کے کم از کم چار پھیرے (طوافِ زیارت کے وقت میں) کرسکتی ہے تو فوراً کرلے، تاخیر نہ کرے۔ اور اگر اتنا وقت بھی نہیں کہ چار چکر کرسکے تو پھر پاک ہونے تک انتظار کرے۔ طوافِ زیارت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے لیکر ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک رمی (کنکریاں مارنا)، قربانی اور بال کٹوانے سے پہلے یا بعد میں کسی بھی وقت، کیا جاسکتا ہے۔

۳۳) اگر کوئی خاتون ۱۲ ذی الحجہ کو حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ غروبِ آفتاب میں اتنی دیر ہے کہ غسل کرکے مسجد حرام جاکر پورا طوافِ زیارت یا اسکے کم از کم چار پھیرے کرسکتی

ہے تو فوراً ایسا کر لے ورنہ دم لازم آجائیگا۔ اور اگر اتنا وقت بھی نہ ہو تو پھر تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ پاک وصاف ہوکر طواف زیارت سے جتنی جلدی فارغ ہو جائے بہتر ہے۔

۳۴) مکہ سے روانگی کے وقت اگر کسی عورت کو ماہواری آنے لگے تو طواف وداع اس پر واجب نہیں۔ طواف وداع کئے بغیر وہ اپنے وطن جاسکتی ہے۔

۳۵) جو مسائل ماہواری کے بیان کئے گئے ہیں وہی بچہ کی پیدائش کے بعد آنے والے خون کے ہیں، یعنی اس حالت میں بھی خواتین طواف نہیں کرسکتی ہیں، البتہ طواف کے علاوہ سارے اعمال حاجیوں کی طرح ادا کریں۔

۳۶) اگر کسی عورت کو بیماری کا خون آرہا ہے، تو وہ نماز بھی ادا کرے گی اور طواف بھی کرسکتی ہے، اسکی صورت یہ ہے ایک نماز کے وقت میں وضو کرے اور پھر اس وضو سے اس نماز کے وقت میں جتنے چاہے طواف کرے اور جتنی چاہے نمازیں پڑھے۔ دوسری نماز کا وقت داخل ہونے پر دوبارہ وضو کرے۔ اگر طواف مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری نماز کا وقت داخل ہوجائے تو وضو کر کے طواف کو مکمل کرے۔ تفصیلات علماء سے معلوم کریں۔

۳۷) بعض خواتین کو حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت یا ان کو ادا کرنے کے دوران ماہواری آجاتی ہے جس کی وجہ سے حج وعمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اور بعض مرتبہ قیام کی مدت ختم ہونے یا مختصر ہونے کی وجہ سے سخت دشواری لاحق ہوجاتی ہے۔ اس لئے جن خواتین کو حج یا عمرہ ادا کرنے کے دوران ماہواری آنے کا اندیشہ ہو، ان کے لئے یہ مشورہ ہے کہ وہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے اپنے مزاج وصحت کے مطابق عارضی طور پر ماہواری روکنے والی دوا تجویز کرالیں اور استعمال کریں تاکہ حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے۔ شرعی لحاظ سے ایسی دوائیں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

(۳۸) حرمین میں تقریباً ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے، خواتین بھی اسمیں شریک ہوسکتی ہیں.

بچے کا حج

۔ اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہے تو خود غسل کرکے احرام باندھے اور مثل بالغ کے سب افعال کرے اور اگر ناسمجھ اور چھوٹا بچہ ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے احرام باندھے یعنی سلے ہوئے کپڑے اتار کر اسکو ایک چادر میں لپیٹ دے اور نیت کرے کہ میں اس بچہ کو مُحرِم بناتا ہوں۔ (حسبِ ضرورت بچے کو حالتِ احرام میں نیکر وغیرہ پہنادیں)۔

۔ جو بچہ تلبیہ خود پڑھ سکتا ہے خود پڑھے ورنہ ولی اپنی طرف سے پڑھنے کے بعد اسکی طرف سے پڑھ دے۔

۔ سمجھدار بچہ کو بغیر وضو کے طواف نہ کرائیں۔

۔ سمجھدار بچہ خود طواف اور سعی کرے۔ ناسمجھ کو ولی گود میں لیکر طواف اور سعی کرائے۔
ضرورت پڑنے پر سمجھدار بچہ کو بھی گود میں لیکر طواف کر سکتے ہیں۔

(بچہ کو گود میں لیکر طواف اور سعی کرنے میں دونوں کا طواف اور دونوں کی سعی ادا ہوجائیگی)۔

۔ بچہ جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے اور اگر خود نہ کر سکے تو اس کا ولی کردے۔ البتہ طواف کی نماز بچہ خود پڑھے اِلّا یہ کہ بہت ہی چھوٹا بچہ ہو۔

۔ ولی کو چاہئے کہ بچے کو ممنوعاتِ احرام سے بچائے لیکن اگر کوئی فعلِ ممنوع بچہ کرلے تو اسکی جزا (یعنی دم وغیرہ) واجب نہ ہوگی، نہ بچہ پر اور نہ اس کے ولی پر۔

۔ بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا، اگر تمام افعال چھوڑ دے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر کوئی جزا یا قضا واجب نہیں۔ نیز بچہ پر قربانی واجب نہیں، چاہے تمتع یا قران کا احرام ہی کیوں نہ باندھا ہو۔

۔ بچوں کو حج کروانے میں والدین کو بھی ثواب ملتا ہے۔ بچہ کے ساتھ حج کا کوئی عمل ازدحام کے وقت میں ادا نہ کریں۔ بچہ پر حج فرض نہیں ہوتا ہے اس لئے یہ حج' نفلی حج ہوگا۔

حجِ بدل کا مختصر بیان

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (حجِ بدل میں) ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں، ایک مرحوم (جسکی طرف سے حجِ بدل کیا جارہا ہے)، دوسرا حج کرنے والا اور تیسرا وہ شخص جو حج کو بھیج رہا ہو۔ (الترغیب والترھیب)۔

جس شخص پر حج فرض ہوگیا اور ادا کرنے کا وقت بھی ملا لیکن ادا نہیں کیا اور بعد میں شدید بیماری یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کروانا فرض ہے خواہ اپنی زندگی میں کرائے یا مرنے کے بعد حج کرانے کی وصیت کر جائے۔

حجِ بدل کے شرائط: حجِ فرض دوسرے سے کرانے کے لئے بہت سی شرطیں ہیں جن میں سے بعض اہم شرطیں یہ ہیں:

۱) جو شخص اپنا حجِ فرض کرائے اس پر حج کا فرض ہونا۔

۲) حج، فرض ہونے کے بعد خود حج کرنے سے تنگدست ہوجانے یا کسی مرض کی وجہ سے عاجز ہونا۔

۳) مصارفِ سفر میں حج کروانے والے کا روپیہ صرف ہونا۔

۴) احرام کے وقت حج کرنے والے کا حج کروانے والے کی جانب سے نیت کرنا۔ (زبان سے یہ کہنا کہ فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں افضل ہے، ضروری نہیں، دل سے نیت کرنا کافی ہے)۔

۵) صرف حج کروانے والے کی جانب سے حج کا احرام باندھنا یعنی اپنی یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے ساتھ میں دوسرا احرام نہ باندھنا۔

۶) حجِ بدل کرنے والا پہلے اپنا حج ادا کر چکا ہو۔

۷) حج کروانے اور کرنے والے کا مسلمان ہونا اور عاقل ہونا۔

۸) حج کرنے والے کو اتنی تمیز ہونا کہ حج کے افعال کو سمجھتا ہو۔

نفلی حج بدل: نفلی حج اور نفلی عمرہ دوسرے سے بہر صورت کرانا جائز ہے یعنی کرانے والا چاہے خود قادر ہو یا نہ ہو۔

اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی زندہ یا مردہ عزیز و اقارب کی طرف سے حج بدل (نفلی) کرنا چاہتا ہے جس سے ثواب پہونچانا مقصود ہو، اور جسکی طرف سے حج کر رہا ہے اسپر حج فرض نہیں ہے تو اسطرح حج ادا کرنا صحیح ہے اور اسمیں کسی طرح کی کوئی شرط نہیں۔

نوٹ: حج بدل کرنے والے کے لئے حجِ افراد ہی بہتر ہے، اگرچہ حجِ قران بھی جائز ہے اور حج کروانے والے کی اجازت سے حجِ تمتع بھی کرسکتا ہے۔

چونکہ حجِ افراد اور حج قران کے مقابلہ میں حجِ تمتع میں آسانی زیادہ ہوتی ہے اور اکثر حجاجِ کرام تمتع ہی کرتے ہیں، لہذا حجِ بدل کروانے والے کو چاہئے کہ حج بدل کرنے والے کو حجِ تمتع کرنے کی اجازت دیدے۔

اگر حج کروانے والے کی جانب سے کوئی صراحت نہ ہو کہ حجِ بدل کرنے والا کونسا حج کرے تو چونکہ ہندوستان اور پاکستان کے لوگ عموماً حجِ تمتع ہی کرتے ہیں اور یہ چیزیں ان کے عرف وعادت میں داخل ہو چکی ہے اس لئے حجِ بدل کرنے والا حجِ تمتع بھی کرسکتا ہے۔ حجِ قران اور حجِ تمتع دونوں صورتوں میں قربانی کی قیمت حج بدل

کروانے والے کے ذمہ ہوگی۔

حج بدل کے متعلق چند ضروری مسائل:

۔ جس شخص پر حج فرض ہو چکا ہے اور ادا کرنے کا وقت بھی ملا لیکن ادا نہیں کیا، اس پر حجِ بدل کرانے کی وصیت کرنا واجب ہے، اگر بلا وصیت کرے مر جائیگا تو گنہگار ہوگا۔

۔ صاحبِ استطاعت شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اسکی طرف سے حج ادا کریں تو فوت ہونے والے شخص کا فرض ادا ہو جائیگا (انشاء اللہ) خواہ مرنے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

۔ حج کی نذر ماننے والا شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اسکی طرف سے حج ادا کریں تو مرنے والے کی نذر پوری ہو جائیگی (انشاء اللہ) خواہ مرنے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

۔ اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی دوسرے زندہ یا متوفی شخص کی طرف سے نفلی حج ادا کرے تو اس کا اجر و ثواب کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا دونوں کو ملے گا (انشاء اللہ)۔

۔ عورت، مرد کی طرف سے بھی حج بدل کر سکتی ہے مگر محرم یا شوہر ساتھ ہو۔ اسی طرح مرد، عورت کی طرف سے بھی حجِ بدل کر سکتا ہے۔

۔ حجِ بدل کرنے والا حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنی طرف سے عمرہ کرے تو جائز ہے اس سے حج کروانے والے کے حج میں کچھ نقص نہیں آتا۔ اسی طرح اگر حجِ بدل کرنے والا حجِ تمتع کر رہا ہے اور عمرہ سے فراغت کے بعد حج کا احرام باندھنے سے پہلے اپنی طرف سے یا کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ کرے تو جائز ہے۔

جنایت کا بیان

ہر اس فعل کا ارتکاب جنایت ہے جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو۔

احرام کی جنایت یہ ہیں:

(۱) خوشبو استعمال کرنا (۲) مرد کا سلا ہوا کپڑا پہننا (۲) مرد کو سر یا چہرہ ڈھانکنا، اور عورت کو صرف چہرہ ڈھانکنا (۴) جسم سے بال دور کرنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) میاں بیوی کا صحبت کرنا یا بوسہ وغیرہ لینا (۷) خشکی کے جانور کا شکار کرنا (۸) واجباتِ حج میں سے کسی کو ترک کرنا۔

حرم کی جنایات دو ہیں:

(۱) حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہونچانا

(۲) حرم کا خود اگا ہوا درخت یا گھاس کاٹنا۔

ان جنایات کا ترتیب وار مع ان کی جزا کے مختصر طور پر ذکر کیا جارہا ہے۔

خوشبو استعمال کرنا:

۔ اگر کسی مرد یا عورت نے بدن کے کسی ایک بڑے عضو جیسے سر، چہرہ، ہاتھ وغیرہ پر خوشبو لگائی تو دم واجب ہو جائیگا اگر چہ لگاتے ہی دور کر دی جائے۔

۔ اگر بدن کے پورے بڑے عضو پر نہ لگائی بلکہ کسی چھوٹے عضو پر لگائی جیسے ناک، کان، انگلی وغیرہ تو صدقہ واجب ہوگا لیکن لگاتے ہی دور کر دے ورنہ دم لازم ہو جائیگا۔

۔ اگر احرام پر یا کپڑوں پر ایک بالشت سے زیادہ خوشبو لگائی اور ایک دن یا ایک رات یا آدھے دن اور آدھی رات پہنا رہا تو دم واجب ہوگیا۔ اور اگر ایک بالشت سے کم میں خوشبو لگائی یا پورا ایک دن یا ایک رات نہ پہنا رہا تو صدقہ واجب ہوگا۔

﴿وضاحت﴾ اگر بدن یا کپڑے پر خوشبو لگ جائے تو کسی غیر مُحرم شخص سے دھلوائیں، خود نہ دھوئیں۔ یا خود پانی بہادیں اور اس کو ہاتھ نہ لگائیں تاکہ دھوتے ہوئے خوشبو کا استعمال نہ ہو۔

سلے ہوئے کپڑے پہننا:

۔ اگر مرد نے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہنا جس طرح سے اسکو عام طریقہ سے پہنا جاتا ہے اور ایک دن یا ایک رات یا آدھے دن اور آدھی رات پہنا رہا، یا ایک روز سے زیادہ پہنا رہا تو دم واجب ہو گیا۔ اس سے کم مدت میں اگر ایک گھنٹہ پہنا رہا تو نصف صاع صدقہ کرے، اور ایک گھنٹہ سے کم میں ایک مٹھی گیہوں کسی غریب کو دیدے۔

﴿وضاحت﴾

۔ احرام کی حالت میں کرتہ، پائجامہ، پینٹ، بنیان اور چڈی وغیرہ سب مرد کے لئے پہننا منع ہے۔

۔ لحاف، کمبل، چادر کو احرام کی حالت میں استعمال کرنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔ بس مرد سر اور چہرے کو کھلا رکھیں۔ اور عورتیں صرف چہرے کو کھلا رکھیں۔

سر یا چہرے کا ڈھانکنا:

۔ اگر کسی مرد نے ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ سر یا چہرہ یا ان کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے سے ڈھانکا، چاہے جاگتے ہوئے یا سوتے ہوئے تو دم واجب ہو گیا۔ اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکا، یا چوتھائی حصہ سے کم ڈھانکا تو صدقہ واجب (۲ کیلو گیہوں یا اسکی قیمت)۔

۔ اگر کسی عورت نے پورا یا چوتھائی چہرہ ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ کسی کپڑے سے ڈھانکا چاہے جاگتے ہوئے یا سوتے ہوئے تو دم واجب ہو گیا۔ اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکا، یا چوتھائی چہرہ سے کم ڈھانکا تو صدقہ واجب (۲ کیلو گیہوں یا اسکی قیمت)۔

بال دور کرنا:

۔ اگر کسی مرد نے چوتھائی سر یا اس سے زیادہ کے بال، احرام کھولنے کے وقت سے پہلے دور کئے تو دم واجب اور اس سے کم میں صدقہ واجب ہوگا۔

۔ اگر کسی عورت نے حلال ہونے کے وقت سے پہلے سر کے ایک انگل کے برابر بال کتروائے تو دم واجب ہو جائیگا۔

﴿وضاحت﴾ اگر وضو کرتے وقت یا کسی اور وجہ سے سر یا داڑھی کے چند بال خود گر گئے تو کوئی حرج نہیں، البتہ اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کردے، تین بال سے زیادہ اکھاڑنے پر آدھا صاع صدقہ واجب ہوگا۔

ناخن کاٹنا:

۔ اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن ایک مجلس میں بال کٹوانے سے پہلے کاٹے تو ایک دم لازم ہوگیا۔

۔ اگر پانچ ناخن سے کم کاٹے یا پانچ ناخن متفرق کاٹے مثلاً دو ایک ہاتھ کے اور تین دوسرے کے تو ہر ناخن کے بدلہ میں پورا صدقہ (نصف صاع) واجب ہوگا۔

﴿وضاحت﴾ ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

جوتے پہننا:

۔ مرد کو موزے یا بوٹ جوتا پہننا احرام کی حالت میں منع ہے۔ اگر ہوائی چپل نہ ہوں تو ان کو بیچ قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کے نیچے سے کاٹ کر پہننا جائز ہے۔ ایسا کرنے سے کوئی جزاء واجب نہ ہوگی۔ اگر بلا کاٹے ایسا جوتا یا موزہ پہنا جو بیچ قدم کی ہڈی تک کو ڈھانک لے تو ایک دن یا ایک رات پہننے سے دم واجب ہوگا اور اس سے کم میں صدقہ واجب ہوگا۔

تنبیہات:

۱) ممنوعاتِ احرام اگرچہ عذر کی وجہ سے کئے جائیں تب بھی جزا واجب ہوتی ہے۔

۲) اگر کسی عذر کے بغیر جنایت کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوا تو دم ہی دینا ہوگا۔

۳) جس جگہ مطلق دم بولا جائے تو اس سے ایک بکری یا بھیڑ یا دنبہ یا گائے، اونٹ کا ساتواں حصہ مراد ہوتا ہے۔

۴) جس جگہ مطلق صدقہ بولا جائے تو اس سے نصف صاع گیہوں (دو کیلو) یا اسکی قیمت مراد ہوتی ہے اور جس جگہ صدقہ کی مقدار متعین کردی جائے تو اس سے مراد خاص وہی مقدار ہوتی

ہے۔

۵) جنایت کی جزا فوراً ادا کرنی واجب نہیں بلکہ زندگی میں کسی بھی وقت ادا کر سکتے ہیں۔

۶) جنایت کا دم حدودِ حرم میں ذبح کرنا واجب ہے اور صدقہ حدودِ حرم کے باہر دنیا کے کسی بھی جگہ کے فقیروں کو دے سکتے ہیں۔

۷) دمِ جنایت سے جنایت والا خود نہیں کھا سکتا اور جو صاحبِ نصاب ہو اس کو بھی اس میں سے کھانا جائز نہیں ہے۔

۸) بچہ کے کسی بھی عمل پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں۔

عذر کی وجہ سے جنایت کرنا: اگر کسی عذر (مثلاً بیماری) کی وجہ سے جنایت کی (مثلاً خوشبو لگائی، مرد نے کپڑے پہنے یا سر اور چہرے کو ڈھانکا یا عورت نے صرف چہرے کو ڈھانکا وغیرہ) اور دم واجب ہوا تو اختیار ہے کہ دم دیں یا تین صاع گیہوں چھ مسکینوں کو دیں یا تین روزے رکھیں۔ اور اگر صدقہ واجب ہوا تو روزے رکھنے اور صدقہ دینے میں اختیار ہے۔

صحبت وغیرہ کرنا: حج کا احرام ہو یا عمرہ کا جب تک اصولِ شریعت کے مطابق وہ ختم نہ ہو جائے اس وقت تک میاں بیوی والے خاص تعلقات حرام ہیں۔

۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد سے عرفات کے وقوف سے پہلے اگر میاں بیوی صحبت کر لیں تو دونوں کا حج فاسد ہو جائیگا اور دونوں پر ایک ایک دم واجب ہوگا، باقی سارے اعمال حاجیوں کی طرح کرتے رہیں گے البتہ آئندہ سال حج کی قضا واجب ہوگی۔

۔ اگر وقوفِ عرفات کے بعد بال کٹوانے اور طوافِ زیارت کرنے سے پہلے صحبت کی تو حج صحیح ہو گیا، لیکن دونوں پر ایک ایک بدنہ (یعنی پورا اونٹ یا پوری گائے) کی قربانی حدودِ حرم کے اندر واجب ہوگی، البتہ زندگی میں کسی بھی وقت یہ قربانی دی جا سکتی ہے۔

۔ اگر وقوفِ عرفات اور بال کٹوانے کے بعد لیکن طوافِ زیارت کرنے سے پہلے میاں بیوی

نے صحبت کی تو حج صحیح ہوگا لیکن ایک دم (یعنی بکرہ یا دنبہ وغیرہ) واجب ہوگا جسکو حدودِ حرم کے اندر کرنا ضروری ہے البتہ زندگی میں کسی بھی وقت دم دے سکتے ہیں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بیوی کا شہوت کے ساتھ بوسہ لینے پر بھی دم واجب ہو جاتا ہے۔

﴿وضاحت﴾ اس زمانہ میں جانور کے شکار کرنے کی نوبت نہیں آتی اس لئے اسکے مسائل کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

جنایاتِ طواف:

(۱) طوافِ عمرہ بے وضو کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا، لیکن اگر وضو کر کے دوبارہ طواف کرلیا تو کوئی جزا نہیں۔

(۲) اگر ناپاکی (یعنی جنابت کی حالت، یا عورت کی حیض ونفاس کی حالت) میں طوافِ عمرہ کیا تو دم لازم ہوگیا، لیکن پاک اور باوضو ہو کر دوبارہ کرلیا تو کچھ لازم نہیں ہوگا۔

(۳) طوافِ قدوم ناپاکی میں کیا تو دم واجب ہوگا، لیکن پاک اور باوضو ہو کر دوبارہ کرنے سے قربانی ساقط ہو جائیگی۔

(۴) طوافِ قدوم (سنت) کے ترک کرنے پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں۔

(۵) اگر طوافِ زیارت بے وضو کیا تو دم واجب ہوگیا، لیکن اگر وضو کر کے دوبارہ کرلیا تو کچھ جزا نہیں ہوگی۔

(۶) اگر طوافِ زیارت کے تین چکر یا اس سے کم بے وضو کیئے تو ہر چکر کے بدلے نصف صاع گیہوں صدقہ دینا ہوگا، لیکن وضو کر کے دوہرانے پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(۷) اگر طوافِ زیارت ناپاکی میں کیا (یعنی جنابت کی حالت یا عورت کو حیض یا نفاس کی حالت) تو (بدنہ) یعنی پورے اونٹ یا پوری گائے کی قربانی واجب ہوگی، لیکن اگر پاک اور باوضو ہو کر طوافِ زیارت دوبارہ کرلیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

(۸) اگر طواف زیارت ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب کے بعد کیا تو ایک دم واجب ہوگیا، البتہ اگر کوئی عورت ناپاکی کی وجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک طواف زیارت نہ کرسکی تو اسپر کوئی دم واجب نہیں.

(۹) اگر کسی نے طواف زیارت چھوڑ دیا اور گھر چلا گیا تو جب تک وہ دوبارہ یہ طواف نہ کرلے اسکی بیوی رشوہر حلال نہیں ہوگی رہوگا۔

(۱۰) طواف وداع میقات سے باہر سے آنے والوں پر واجب ہے، اسکے ترک کرنے پر دم لازم ہوگا۔ البتہ اگر عورت کو شرعی عذر ہے تو اس کے لئے یہ طواف معاف ہے۔

جنایاتِ سعی:

(۱) اگر سعی صفا کے بجائے مروہ سے شروع کی تو پہلا چکر شمار نہ ہوگا اور اسکے بدلے نصف صاع (دوکیلو) گیہوں صدقہ لازم ہوگا۔

(۲) اگر کوئی شخص سعی کو ترک کردے یا اس کے اکثر چکر کو چھوڑ دے تو ایک دم لازم ہوگا۔

(۳) اگر سعی کے ایک یا دو یا تین چکر ترک کردئے تو سعی ادا ہوجائیگی مگر چھوٹے ہوئے ہر چکر کے بدلے نصف صاع گیہوں صدقہ کرے۔

جنایاتِ رمی:

۔ اگر تمام دنوں کی رمی (کنکریاں مارنا) بالکل ترک کردیں یا ایک دن کی ساری یا اکثر کنکریاں ترک کردیں تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر ایک دن کی رمی سے تھوڑی کنکریاں مثلاً پہلے دن کی تین اور باقی دن کی دس کنکریاں چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے بدلہ میں صدقہ واجب۔

۔ بلا عذرِ شرعی کسی دوسرے سے کنکریاں مروانے پر دم لازم ہوگا۔ ازدحام' عذرِ شرعی نہیں ہے۔

۔ اگر کنکریاں مارنے میں بے ترتیبی ہوئی یعنی پہلے' چھوٹے جمرہ کے بجائے بیچ والے یا آخر

والے جمرہ پر کنکریاں ماریں تو کوئی جزا لازم نہیں ہوگی، البتہ یہ خلافِ سنت ہے۔

جنایات قربانی:

۔ ۱۲ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک اگر حجِ تمتع یا حجِ قران کرنے والے نے شکریہ حج کی قربانی نہیں کی تو ایک دم لازم ہو جائیگا۔

۔ شکریہ حج کی قربانی حدودِ حرم کے اندر ہی کرنا ضروری ہے، ورنہ دم لازم ہوگا۔

جنایات حلق یا قصر:

۔ ۱۲ ذی الحجہ کے غروب تک اگر سر کے بال نہیں منڈوائے یا کٹوائے تو ایک دم لازم ہو جائیگا۔

۔ اگر سر کے بال حدودِ حرم کے باہر منڈوائے یا کٹوائے تو ایک دم لازم ہو جائیگا۔

جنایات حرم:

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلائی جاتی ہے، اس مقدس سرزمین (حرم) کی عظمت کے لحاظ سے حرم میں بعض امور کا لحاظ رکھنا اور انکے کرنے سے خود کو روکنا نہایت ضروری ہے۔ اس سرزمین کی حدود صفحہ ۴۳ پر مذکور ہیں۔

۔ حدودِ حرم کے اندر خود اُگی ہوئی گھاس یا درخت کو کاٹنے پر اسکی قیمت ادا کرنی ہوگی، البتہ کسی بھی جگہ کے غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیں۔

۔ حدودِ حرم میں شکار کرنے سے جزا لازم ہوگی، چاہے دانستہ کیا جائے یا بھول کر۔

۔ حرم کے خود اُگے ہوئے درختوں سے مسواک بنانا بھی جائز نہیں ہے۔

حجاجِ کرام کی بعض غلطیاں

(۱) حج کے اخراجات میں حرام مال کا استعمال کرنا۔

(۲) حج کے سفر سے قبل حج کے مسائل کو دریافت نہ کرنا۔

(۳) اپنی طرف سے حج کئے بغیر دوسرے کی جانب سے حج کرنا۔

(۴) سفرِ حج کے دوران نمازوں کا اہتمام نہ کرنا۔ (یاد رکھیں کہ اگر غفلت کی وجہ سے ایک وقت کی نماز بھی فوت ہوگئی تو خانہ کعبہ کی سونفلوں سے بھی اس کی تلافی نہیں ہوسکتی ہے۔ نیز جو لوگ نماز کا اہتمام نہیں کرتے وہ حج کی برکات سے محروم رہتے ہیں اور ان کا حج مقبول نہیں ہوتا ہے)

(۵) حج کے اس عظیم سفر کے دوران لڑنا، جھگڑنا حتی کہ کسی پر غصہ ہونا بھی غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حج کے چند مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج کو لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل میلاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے) سورہ البقرہ ۱۹۷۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور شہوانی باتوں اور فسق وفجور سے بچا، وہ گناہوں سے اسطرح پاک ہوجاتا ہے جیسے اس دن پاک تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا تھا۔ (بخاری ومسلم)۔

(۶) بڑی غلطیوں میں سے ایک بغیر احرام کے میقات سے آگے بڑھ جانا ہے، لہذا ہوائی جہاز پر سوار ہونے والے حضرات ایرپورٹ پر ہی احرام باندھ لیں یا احرام لیکر ہوائی جہاز میں سوار ہوجائیں اور میقات سے پہلے پہلے باندھ لیں۔

(۷) احرام کے لئے سفید ہی رنگ کو ضروری سمجھنا غلط ہے، بلکہ دوسرے کسی رنگ کا بھی احرام باندھا جاسکتا ہے۔ اگرچہ مردوں کے لئے افضل اور بہتر یہی ہے کہ احرام سفید رنگ کا ہو۔

(۸) بعض حضرات شروع ہی سے اضطباع (یعنی داہنی بغل کے نیچے سے احرام کی چادر

نکالکر بائیں کندھے پر ڈالنا) کرتے ہیں، یہ غلط ہے بلکہ صرف طواف کے دوران اضطباع کرنا سنت ہے۔ نماز کے دوران اضطباع کرنا مکروہ ہے، لہٰذا دونوں بازوؤں ڈھانکر ہی نماز پڑھیں۔

(۹) بعض حجاجِ کرام حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے دیگر حضرات کو تکلیف دیتے ہیں حالانکہ بوسہ لینا صرف سنت ہے جبکہ دوسروں کو تکلیف پہونچانا حرام ہے، رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خاص طور سے تاکید فرمائی تھی کہ دیکھو تم قوی آدمی ہو حجرِ اسود کے استلام کے وقت لوگوں سے مزاحمت نہ کرنا، اگر جگہ ہو تو بوسہ لینا ورنہ صرف استقبال کر کے تکبیر و تہلیل کہہ لینا۔

(۱۰) حجر اسود کا استلام کرنے کے وقت کے علاوہ طواف کرتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف چہرا یا پشت کرنا منع ہے، لہٰذا طواف کے وقت آپ کا چہرہ سامنے ہو اور کعبہ آپکے بائیں جانب ہو۔

(۱۱) بعض حضرات حجر اسود کے علاوہ خانہ کعبہ کے دیگر حصہ کو بھی بوسہ دیتے ہیں اور چھوتے ہیں، جو بالکل غلط ہے بلکہ بوسہ صرف حجر اسود یا خانہ کعبہ کے دروازے کا لیا جاتا ہے۔ رکنِ یمانی اور حجر اسود کے علاوہ کعبہ کے کسی حصہ کو بھی طواف کے دوران نہ چھوئیں، البتہ طواف اور نماز سے فراغت کے بعد ملتزم پر جاکر اس سے چمٹ کر دعائیں مانگنا حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

(۱۲) رکنِ یمانی کا بوسہ لینا یا دور سے اسکی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا غلط ہے، بلکہ طواف کے دوران اس کو صرف ہاتھ لگانے کا حکم ہے وہ بھی اگر سہولت سے کسی کو تکلیف دئے بغیر ممکن ہو۔

(۱۳) بعض حضرات مقامِ ابراہیم کا استلام کرتے ہیں اور اس کو بوسہ دیتے ہیں، علامہ نووی رحمہ اللہ نے ایضاح اور ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے توضیح میں فرمایا ہے کہ مقامِ ابراہیم کا نہ استلام کیا جائے اور نہ اس کا بوسہ لیا جائے، یہ مکروہ ہے۔ (حج گائیڈ)

(۱۴) بعض حضرات طواف کے دوران حجر اسود کے سامنے دیر تک کھڑے رہتے ہیں، ایسا کرنا غلط ہے کیونکہ اس سے طواف کرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے، صرف تھوڑا رک کر اشارہ کریں اور بسم اللہ اللہ اکبر کہکر آگے بڑھ جائیں۔

(۱۵) بعض حجاج کرام طواف کے دوران اگر غلطی سے حجرِ اسود کے سامنے سے اشارہ کئے بغیر گزر جائیں تو وہ حجرِ اسود کے سامنے دوبارہ واپس آنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں جس سے طواف کرنے والوں کو بے حد پریشانی ہوتی ہے، اس لئے اگر کبھی ایسا ہوجائے اور ازدحام زیادہ ہو تو دوبارہ واپس آنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ طواف کے دوران حجرِ اسود کا بوسہ لینا یا اس کی طرف اشارہ کرنا سنت ہے واجب نہیں۔

(۱۶) حجرِ اسود کے سامنے فرش میں بنی کتھئی رنگ کی لائن پر ہی طواف کی دو رکعت ادا کرنا غلط ہے، بلکہ مسجد حرام میں جہاں جگہ مل جائے یہ دو رکعت ادا کرلیں۔

(۱۷) طواف کے دوران رکن یمانی کو چھونے کے بعد (حجرِ اسود کی طرح) ہاتھ کا بوسہ دینا غلط ہے۔

(۱۸) طواف اور سعی کے ہر چکر کے لئے مخصوص دعا کو ضروری سمجھنا غلط ہے، بلکہ جو چاہیں اور جس زبان میں چاہیں دعا کریں۔

(۱۹) طواف اور سعی کے دوران چند حضرات کا آواز کے ساتھ دعا کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے دوسرے طواف اور سعی کرنے والوں کی دعاؤں میں خلل پڑتا ہے۔

(۲۰) بعض حضرات کو جب طواف یا سعی کے چکروں میں شک ہوجاتا ہے تو وہ دوبارہ طواف یا سعی کرتے ہیں، یہ غلط ہے بلکہ کم عدد تسلیم کرکے باقی طواف یا سعی کے چکر پورے کریں۔

(۲۱) بعض ناواقف لوگ صفا اور مروہ پر پہونچکر خانہ کعبہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں، ایسا کرنا غلط ہے بلکہ دعا کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں، ہاتھ سے اشارہ نہ کریں۔

(۲۲) بعض حضرات نفلی سعی کرتے ہیں جبکہ نفلی سعی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

(۲۳) بعض حجاجِ کرام عرفات میں جبلِ رحمت پر چڑھکر دعائیں مانگتے ہیں، حالانکہ پہاڑ پر چڑھنے کی کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ اس کے نیچے یا عرفات کے میدان میں کسی بھی جگہ کھڑے

ہو کر کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں۔

(۲۴) عرفات میں جبلِ رحمت کی طرف رخ کر کے اور کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے دعائیں مانگنا غلط ہے بلکہ دعا کے وقت کعبہ کی طرف رخ کریں خواہ جبلِ رحمت پیچھے ہو یا سامنے۔

(۲۵) بعض جاہل لوگ مقاماتِ مقدسہ میں یادگار یا کسی اور غرض سے فوٹو کھنچواتے ہیں، یہ دو وجہ سے بالکل غلط ہے اول: فوٹو کھنچوانا حرام ہے۔ دوسرے اسمیں ریا اور دکھاوا ہے کیونکہ حاجی افعال حج پر مشتمل اپنے فوٹو بعد میں فخر اور بڑائی سے دوسروں کو دکھاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ قصداً گناہوں کے ارتکاب کے ساتھ حج' مبرور ومقبول نہیں ہوتا ہے۔

(۲۶) عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے راستہ میں صرف مغرب یا مغرب اور عشاء دونوں کا پڑھنا صحیح نہیں ہے، بلکہ مزدلفہ پہونچکر ہی عشاء کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کریں۔

(۲۷) مزدلفہ پہونچکر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے ہی کنکریاں اٹھانا صحیح نہیں ہے، بلکہ مزدلفہ پہونچکر سب سے پہلے عشاء کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کریں۔

(۲۸) بہت سے حجاج کرام مزدلفہ میں ۱۰ ذی الحجہ کی فجر کی نماز پڑھنے میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں اور قبلہ رخ ہونے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے جس سے فجر کی نماز نہیں ہوتی۔ لہذا فجر کی نماز' وقت داخل ہونے کے بعد ہی پڑھیں نیز قبلہ کا رخ' واقف حضرات سے معلوم کریں، واقف حضرات کی عدم موجودگی میں قبلہ کی تعیین کے لئے غور وفکر کریں۔

(۲۹) مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد عرفات کے میدان کی طرح ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر خوب دعائیں مانگی جاتی ہیں، مگر اکثر حجاج کرام اس اہم وقت کے وقوف کو چھوڑ دیتے ہیں۔

(۳۰) بعض حضرات وقت سے پہلے ہی کنکریاں مارنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ رمی کے اوقات سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے۔

(۳۱) بعض لوگ کنکریاں مارتے وقت یہ سمجھتے ہیں کہ اس جگہ شیطان ہے اس لئے کبھی کبھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ اس کو گالی بکتے ہیں اور جوتا وغیرہ بھی مار دیتے ہیں۔ اسکی کوئی حقیقت نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں ماری جاتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اللہ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لے جارہے تھے تو شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انہیں تین مقامات پر بہکانے کی کوشش کی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان تینوں مقامات پر شیطان کو کنکریاں ماری تھیں۔

(۳۲) بعض خواتین صرف بھیڑ کی وجہ سے خود رمی نہیں کرتیں بلکہ ان کے محرم ان کی طرف سے بھی کنکریاں مار دیتے ہیں، اس پر دم واجب ہوگا کیونکہ صرف بھیڑ عذر شرعی نہیں ہے اور بلا عذرِ شرعی کسی دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں ہے۔

(۳۳) بعض حضرات پہلے جمرہ اور بیچ والے جمرہ پر کنکریاں مارنے کے بعد دعائیں نہیں کرتے، یہ سنت کے خلاف ہے لہذا پہلے اور بیچ والے جمرہ پر کنکریاں مار کر ذرا دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر خوب دعائیں کریں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کے خاص اوقات ہیں۔

(۳۴) بعض لوگ ۱۲ ذی الحجہ کی صبح کو منی سے مکہ طوافِ وداع کرنے کے لئے جاتے ہیں اور پھر منی واپس آکر آج کی کنکریاں زوال کے بعد مارتے ہیں اور یہیں سے اپنے شہر کو سفر کر جاتے ہیں۔ یہ غلط ہے، کیونکہ آج کی کنکریاں مارنے کے بعد ہی طوافِ وداع کر سکتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾ بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے عمرہ کیا تو اس پر حج فرض ہو گیا، یہ غلط ہے۔ اگر وہ صاحب استطاعت نہیں ہے یعنی اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ حج ادا کر سکے تو اس پر عمرہ کی ادائیگی کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا ہے اگرچہ وہ عمرہ حج کے مہینوں میں ادا کیا جائے پھر بھی اس وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔

حج میں دعائیں

حج کے دوران چند مقامات ایسے آتے ہیں جہاں قبلہ رخ کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ دعاؤں کے قبول ہونے کے خاص مقامات اور خاص اوقات یہ ہیں:

(۱) سعی کے دوران صفا پہاڑی پر پہونچکر۔

(۲) سعی کے دوران مروہ پہاڑی پر پہونچکر۔

(۳) عرفات کے میدان میں ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک۔

(۴) مزدلفہ میں ۱۰ ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سے طلوعِ آفتاب سے پہلے تک۔

(۵) ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو جمرہ اُولی (پہلا اور چھوٹا جمرہ) پر کنکریاں مارنے کے بعد ذرا دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر۔

(۶) ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو جمرہ ثانیہ (بیچ کا جمرہ) پر کنکریاں مارنے کے بعد ذرا دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر۔

☆ ان مذکورہ مقامات کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس لئے ان مقامات پر بھی دعائیں مانگنے کا اہتمام رکھیں مگر دوسروں کو تکلیف نہ پہونچائیں۔

(۱) خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت (۲) طواف کرتے وقت (۳) ملتزم پر (۴) حطیم میں (۵) حجر اسود کے سامنے (۶) رکنِ یمانی کے پاس (۷) مقامِ ابراہیم کے پاس (۸) زمزم کے کنویں پر (۹) صفا مروہ کے درمیان (۱۰) مسجدِ خیف (منی) میں (۱۱) منی، مزدلفہ اور عرفات میں۔

قرآن وحدیث کی مختصر دعائیں

(سفرِ حج سے پہلے ان دعاؤں کو زبانی یاد کرلیں، اور دعاؤں کے قبول ہونے کے خاص خاص اوقات میں پڑھیں)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً. إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرّاً وَّمُقَاماً

اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھنا کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے، بیشک جہنم بہت ہی بُرا ٹھکانا اور بہت ہی بُری جگہ ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

اے ہمارے رب! ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو گمراہ نہ کر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی حقیقی داتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملات میں اصلاح کی صورت پیدا فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلاً لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور اہل ایمان کے بارے میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کینہ نہ آنے دے. اے ہمارے رب! تو بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔

رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے ہمارے رب! ہمارا نور آخر تک باقی رکھنا اور ہمیں بخش دینا، تو یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ. رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین اور ایمان والوں کو حساب وکتاب کے دن بخش دینا۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَاماً

اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ، رَبَّنَا وَلَاتُحَمِّلْنَا مَا

لاطَاقَةَ لَنَا بِهِ، وَاعْفُ عَنَّا ، وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَاَ ، أَنْتَ مَوْلانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو جائے تو ہم پر گرفت نہ کرنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جو بوجھ اٹھانے کی طاقت ہمارے اندر نہیں وہ ہمارے اوپر نہ رکھ، ہمیں معاف فرما، ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا آقا ہے، کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

رَبَّنَاَ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُنَادِي لِلايْمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا، رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ. رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلى رُسُلِكَ وَلاتُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّكَ لاتُخْلِفُ الْمِيْعَاد.

اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیک لوگوں کے ساتھ کر۔
اے ہمارے پالنے والے! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے، مجھے معاف فرما۔

اللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَاباً يَّسِيْراً

اے اللہ ہم سے آسان حساب لے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَلايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إلا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور تیرے سوا کون ہے جو گناہ بخشے، تو مجھے بھی اپنے ہاں سے خاص بخشش سے نواز اور مجھ پر رحم فرما، بیشک تو معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

الٰہی! میں سوال کرتا ہوں آپ سے درگزر کرنے کا اور سلامتی اور ہر تکلیف سے بچاؤ کا دنیا اور آخرت میں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى

یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ

یا اللہ! ہمارا انجام سب ہی کاموں میں اچھا کیجئے، اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہماری حفاظت فرما۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر جما دے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضی سے اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

اے اللہ! میں تجھ سے موت کے وقت راحت کا اور حساب کے وقت معافی کا سوال کرتا ہوں۔

لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں ظالموں خطا کاروں میں ہوں۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا تَأَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ

اے اللہ! میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر نیز وہ گناہ جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب معاف فرمادے. تیری ذات سب سے پہلی اور سب سے آخر ہے. اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

یا اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ

یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ مانگی۔

اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ إِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَأَسْئَلُکَ أَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَہٗ لِيْ خَیْراً

یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول وفعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول وفعل سے جو اس کے قریب لے جائے۔

یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا، اسے میرے حق میں بہتر بنا دے۔

دعائیں مانگنے کے چند آداب

- سب سے پہلے اللہ کی بڑائی بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا۔
- دعا کے وقت باوضو ہونا (اگر ممکن ہو)۔
- دونوں ہاتھ اٹھانا اور قبلہ رخ ہونا۔
- پوری توجہ کے ساتھ دعا کرنا۔
- رو رو کر دعائیں مانگنا یا کم از کم رونے کی صورت بنانا۔
- ہر دعا کو تین بار مانگنا۔
- آواز کو زیادہ بلند نہ کرنا (خاص طور پر جب تنہا دعا کریں)۔
- اللہ کے علاوہ کسی دوسرے سے نہ مانگنا۔
- کھانے، پینے اور پہننے میں صرف حلال رزق پر اکتفاء کرنا۔

حج کے اثرات

سورۃ بقرہ (آیت ۲۰۷، ۲۰۸) میں حج کے احکام بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ رَؤُوْفٌ بِالْعِبَادِ. يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ، إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

(ترجمہ: کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ اے ایمان والو! پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان والا حج کا جو اثر قبول کرتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حج کی ادائیگی کے بعد اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے میں لگا دیتا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں خواہ اسکا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات سے یا اخلاقیات سے یا معاشرت سے وہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتا بلکہ وہ ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ہی دیکھتا ہے۔

لہذا حاجی کو چاہئے کہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جانے کے بعد گناہوں کی طرف اسکی واپسی نہ ہو بلکہ نیکی کے بعد نیکی ہی کرتا جائے۔ حج کے مقبول ومبرور ہونے کی علامت بھی یہی بتائی جاتی ہے کہ حج سے فراغت کے بعد نیک اعمال کا اہتمام اور پابندی پہلے سے زیادہ ہو جائے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپکے حج کو قبول فرمائے اور آپکو آخرت کی تیاری کرنے والا بنائے

مسجد نبوی کا تاریخی نقشہ

سفرِ
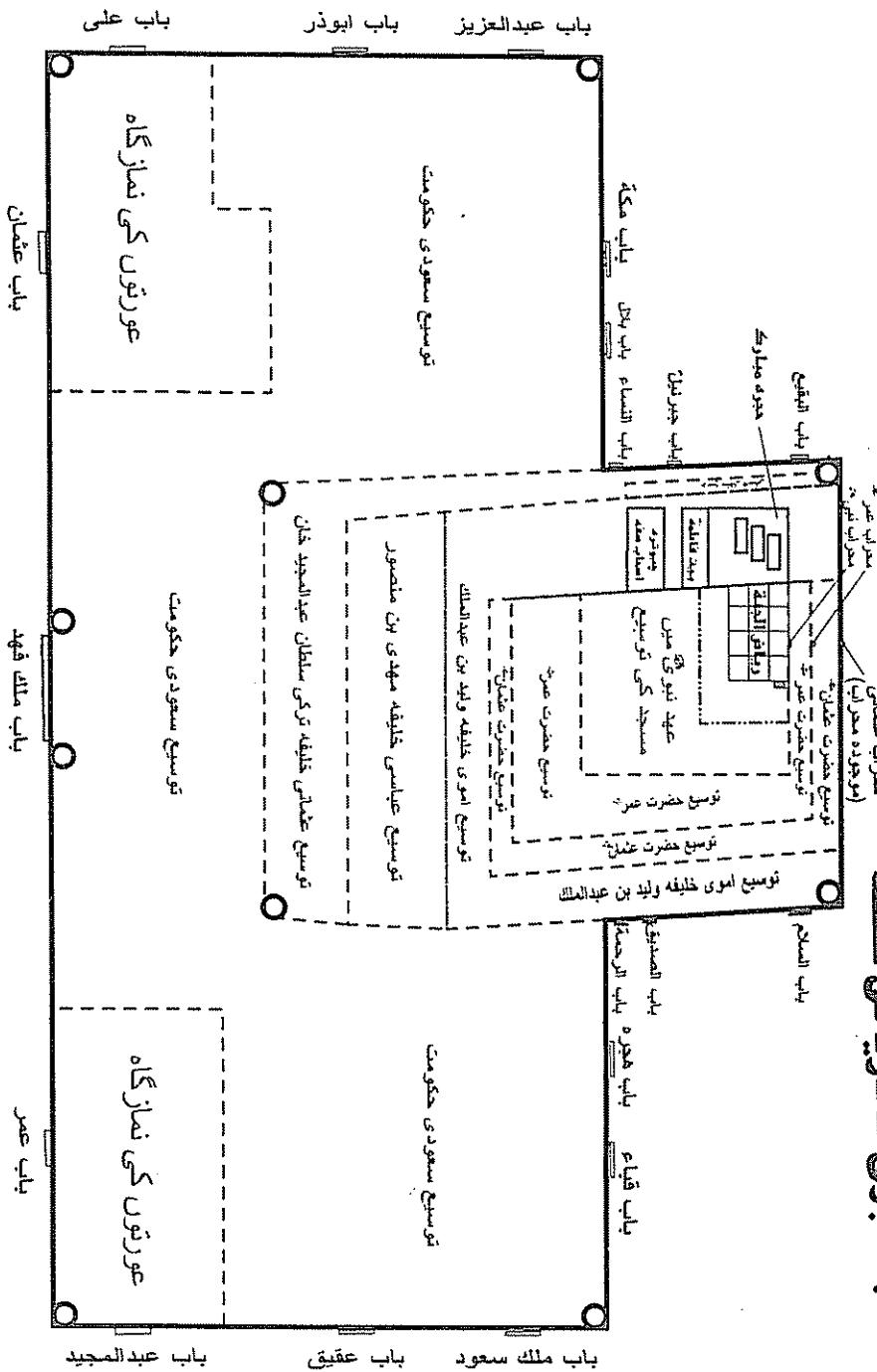
مدینہ منورہ

(زیارت مسجدِ نبوی
وروضہ اقدس جناب رسول اللہ ﷺ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (سورہ الاحزاب ۵۶)

اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ترمذی)

مدینہ طیبہ کے فضائل

مدینہ منورہ کے فضائل ومناقب بے حد وحساب ہیں، اللہ اور اسکے رسول کے نزدیک اسکا بہت بلند مرتبہ ہے۔ مدینہ منورہ کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دار الہجرہ اور مسکن ومدفن ہے۔ اسی پاک ومبارک سرزمین سے دین اسلام دنیا کے کونے کونے تک پھیلا۔ اس شہر کو طیبہ اور طابہ (یعنی پاکیزگی کا مرکز) بھی کہتے ہیں۔ اس میں اعمال کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

۱) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت سے بھی بڑھادے......(بخاری)

۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! مکہ کو تو نے جتنی برکت عطا فرمائی ہے مدینہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما (بخاری)۔

۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مدینہ میں مرسکتا ہے (یعنی یہاں آکر موت تک قیام کرسکتا ہے) اسے ضرور مدینہ میں مرنا چاہئے کیونکہ میں اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جو مدینہ منورہ میں مرے گا (ترمذی)۔

۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے (مدینہ کے قیام کے دوران آنے والی) مشکلات ومصائب پر صبر کیا، قیامت کے روز میں اسکی سفارش کروں گا یا فرمایا میں اسکی گواہی دوں گا (مسلم)۔

۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا جو بھی شخص مدینہ میں سختی وبھوک پر اور وہاں کی تکلیف ومشقت پر صبر کرے گا، میں قیامت کے

دن اسکی شفاعت کروں گا۔(مسلم)۔

۶) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں اسمیں نہ کبھی طاعون پھیل سکتا ہے نہ دجال داخل ہوسکتا ہے(بخاری)۔

۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان (قربِ قیامت) مدینہ میں سمٹ کر اس طرح واپس آجائیگا جس طرح سانپ پھر پھرا کر اپنے بل میں واپس آجاتا ہے(بخاری)۔

۸) حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مدینہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا گھل جائیگا جیسا کہ پانی میں نمک گھل جاتا ہے (یعنی اس کا وجود باقی نہ رہے گا) (بخاری و مسلم)۔

۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا معمول تھا کہ جب کوئی نیا پھل دیکھتے تو اس کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے اور آپ ﷺ جب اس پھل کو دیکھتے تو فرماتے: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، ہمارے شہر میں برکت عطا فرما، ہمارے صاع، ہمارے مد میں (یہ دونوں پیمانے ہیں) برکت عطا فرما۔اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خاص دوست اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندا اور تیرا نبی ہوں، ابراہیم نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا مانگی تھی اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے دعا مانگتا ہوں اسی طرح کی جو ابراہیم نے مکہ کے لئے مانگی تھی بلکہ اس کی مانند اور بھی دعا۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ اپنے خاندان کے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور اس کو وہ پھل عنایت فرماتے تا کہ وہ بچہ خوش ہوجائے۔(مسلم)۔

۱۰) حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ برے لوگوں کو یوں الگ کردیتا ہے جس طرح آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔ (مسلم - باب المدینه تنفی شرارها)

مسجدِ نبوی کی زیارت کے فضائل

۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا سفر اختیار نہ کیا جائے مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصی (بخاری)۔

۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز کا ثواب' دیگر مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سواء مسجد حرام کے (مسلم)۔ ابن ماجہ کی روایت میں پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا ذکر ہے۔

۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں فوت کئے بغیر (مسلسل) چالیس نمازیں ادا کیں، اس کے لئے آگ سے براءت، عذاب سے نجات اور نفاق سے براءت لکھی گئی (ترمذی، طبرانی، مسندِ احمد)۔

﴿وضاحت﴾ بعض علماء نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن دیگر محدثین وعلماء نے صحیح قرار دیا ہے، لہذا مدینہ منورہ کے قیام کے دوران تمام نمازیں مسجدِ نبوی ہی میں پڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ ایک نماز کا ثواب ہزار گنا یا ابن ماجہ کی روایت کے مطابق پچاس ہزار گنا زیادہ ہے، نیز حدیث میں یہ مذکور فضیلت بھی حاصل ہوجائیگی (انشاءاللہ)۔

☆ حضورِ اکرم ﷺ کی مسجد کی زیارت اور آپ کی قبر اطہر پر جاکر درود وسلام پڑھنا نہ حج کے واجبات میں سے ہے نہ مستحبات میں سے، بلکہ مسجد نبوی کی زیارت اور وہاں پہونچکر نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اطہر پر درود وسلام پڑھنا ہر وقت مستحب ہے اور بڑی خوش نصیبی ہے بلکہ بعض علماء نے اہل وسعت کے لئے قریب واجب کے لکھا ہے۔

قبرِ اطہر کی زیارت کے فضائل

۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو کسی اور جگہ درود پڑھتا ہے تو اسکی دنیا وآخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کا سفارشی ہوں گا (بیہقی)۔

۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری قبر کے پاس آ کر مجھ پر سلام پڑھے تو اللہ جل شانہ میری روح مجھ تک پہونچا دیتے ہیں، میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (مسند احمد، ابوداؤد)۔

علامہ ابن حجرؒ شرحِ مناسک میں لکھتے ہیں کہ میری روح مجھ تک پہونچانے کا مطلب یہ ہے کہ بولنے کی قوت عطا فرماتے ہیں۔ قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کی روحِ مبارک اللہ جل شانہ کی حضوری میں مستغرق رہتی ہے تو اس حالت سے سلام کا جواب دینے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (فضائل حج)

۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی (دارِ قطنی، بزاز)۔

۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میری زیارت کو آئے اور اسکے سوا کوئی اور نیت اسکی نہ ہو تو مجھ پر حق ہوگیا کہ میں اس کی شفاعت کروں (طبرانی)۔

۵) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مدینہ آ کر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا (بیہقی)۔

۶) آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ارادہ کر کے میری (قبر کی) زیارت کرے وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ اور جو شخص مدینہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے میں اس کے لئے قیامت میں گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ اور جو حرمِ مکہ یا حرمِ مدینہ میں وفات پائیگا تو اللہ اسے قیامت کے دن امن دیئے گئے لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ (بیہقی)۔

۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔ (مسند احمد)۔

مدینہ منورہ کی کھجور (عجوہ)

۱) حضرت سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جس روز صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجور کھائیگا، اس کو اس روز زہر اور جادو نقصان نہیں پہونچائے گا (بخاری)۔

۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے اور اسمیں زہر کے لئے شفا ہے (ترمذی)۔

۳) عامرؒ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن وقاصؓ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح نہار منہ مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجور کھائیں تو شام تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہونچا ئیگی اور شاید یہ بھی فرمایا کہ اگر شام کے وقت کھائیں تو صبح تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہونچا ئیگی (مسند احمد)۔

سفر مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کے پورے سفر کے دوران درود شریف کا کثرت سے ورد رکھیں بلکہ فرائض اور واجبات سے جتنا وقت بچے درود شریف پڑھتے رہیں۔

جوں جوں حضور اکرم ﷺ کا شہر (مدینہ طیبہ) قریب آتا جائے ذوق وشوق اور پوری توجہ سے' زیادہ سے زیادہ درودِ پاک پڑھتے رہیں (نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے)۔ اور اظہارِ محبت میں کوئی کمی نہ چھوڑیں اور عاشقوں کی صورت بنائیں اور حضورِ اکرم ﷺ کی ہر ہر سنت پر عمل کریں۔

جب مدینہ منورہ میں داخل ہونے لگیں تو درود شریف کے بعد اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ

فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَاناً مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ

اے اللہ! یہ آپ کے نبی ﷺ کا حرم ہے اسکو میری جہنم سے خلاصی کا ذریعہ بنادے اور امن کا سبب بنادے اور حساب سے بری کردے۔

جب گنبد خضراء (ہرے گنبد) پر نظر پڑے تو حضورِ اکرم ﷺ کی علوِ شان کا استحضار کریں کہ اس پاک قبہ کے نیچے وہ ذاتِ اقدس مدفون ہے جو ساری مخلوقات میں سب سے افضل ہے اور تمام انبیاء کی سردار ہے۔

حرم نبوی: علماءِ احناف کی رائے کے مطابق مدینہ منورہ کیلئے مکہ مکرمہ کی طرح حرم نہیں کہ جسمیں جانور کا شکار کرنا یا خود اگے ہوئے درخت کا کاٹنا حرام ہو۔لیکن احتیاط یہی ہے کہ کوئی بھی شخص مدینہ کی حدود میں رہکر نہ جانور کا شکار کرے اور نہ اسکے خود اگے ہوئے درخت کو کاٹے، خواہ مدینہ کا رہنے والا ہو یا مدینہ کی زیارت کے لئے آیا ہو۔ دیگر علماء کے نزدیک مدینہ کیلئے بھی مکہ کی طرح حرم ہے۔

مسجدِ نبوی میں حاضری

شہر میں داخل ہونے کے بعد سامان وغیرہ اپنی رہائش گاہ میں رکھکر غسل یا وضو کر کے مسجدِ نبوی کی طرف صاف ستھرہ لباس پہن کر ادب واحترام کے ساتھ چلیں۔ جس دروازے سے چاہیں دایاں قدم اندر رکھکر یہ دعا پڑھتے ہوئے مسجدِ حرام میں داخل ہوجائیں: (بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)، اوراعتکاف کی بھی نیت کرلیں (جب تک آپ مسجد میں رہیں گے آپ کو نفلی اعتکاف کا بھی ثواب ملے گا)۔

مسجدِ نبوی میں داخل ہوکر سب سے پہلے اس حصہ میں آئیں جو حجرہ مبارکہ اور منبر کے درمیان ہے (جس کے متعلق خود حضورِ اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ یعنی یہ حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے)۔اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔اگراس روضہ مقدسہ میں جگہ نہ مل سکے تو جس جگہ چاہیں یہ دو رکعت پڑھلیں۔

﴿وضاحت﴾

- مسجدِ نبوی میں داخل ہوکر پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت ادا کریں، پھر سلام پڑھنے کے لئے جائیں۔
- اگر مکروہ وقت ہو تو یہ دو رکعت نماز نہ پڑھیں۔
- اگر جماعت ہورہی ہو یا فرض نماز کے قضا ہوجانے کا اندیشہ ہو تو پہلے فرض نماز پڑھیں، تحیۃ المسجد بھی اسی میں ادا ہوجائیگی۔
- بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس موقع پر سجدۂ شکر بھی ادا کریں یا دو رکعت شکرانے کی ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس مقام پر پہونچایا۔

درود وسلام پڑھنا

دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھکر بڑے ادب واحترام کے ساتھ حجرۂ مبارکہ (جہاں حضورِ اکرم ﷺ مدفون ہیں) کی طرف چلیں۔ جب آپ دوسری جالی کے سامنے پہونچ جائیں تو آپ کو تین سوراخ نظر آئیں گے، پہلے اور بڑے گولائی والے سوراخ پر آنے کا مطلب ہے کہ اس جگہ سے حضورِ اکرم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے، لہذا جالیوں کی طرف رخ کر کے تھوڑے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہوجائیں، نظریں نیچی رکھیں اور آپ ﷺ کی عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھیں۔ جس قدر ہو سکے سلام پڑھیں، جو بھی درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں۔

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ
اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

چونکہ اسلاف کا مختصر سلام پڑھنے کا ذوق رہا ہے، لہذا انھیں کلمات کو بار بار دہراتے رہیں۔ نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اسکے بعد اپنے ان عزیز واقارب اور دوستوں کا سلام حضورِ اکرم ﷺ کو پہونچائیں جنہوں نے آپ سے فرمائش کی ہے۔ اس طرح عرض کرو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ .... (اس شخص کا نام)۔ اگر سب کی طرف سے الگ الگ سلام کہنا مشکل ہو تو اسطرح کہدیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ اَوْصَانِي بِالسَّلَامِ ۔ اگر یہ کلمات یاد نہ ہوں تو اس طرح عرض کردیں: یا رسول اللہ!

بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے اس کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ   السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ   السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ رضی اللہ عنہ

پھر اس کے بعد ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے گول سوراخ کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس طرح سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ   السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ رضی اللہ عنہ   السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدَ الْمِحْرَابِ رضی اللہ عنہ

﴿وضاحت﴾ بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب بھی سلام عرض کرنا ہو اسی طرح عرض کیا کریں۔

پھر اگر چاہیں تو اس جگہ سے ہٹ کر قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

اہم ہدایت: بعض اوقات ازدحام کی وجہ سے حجرۂ مبارکہ کے سامنے ایک منٹ بھی کھڑے ہونے کا موقع نہیں ملتا۔ سلام پیش کرنے والوں کو بس حجرۂ مبارکہ کے سامنے سے گزار دیا جاتا ہے۔ لہذا جب ایسی صورت ہو اور آپ لائن میں کھڑے ہوں تو انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ درود شریف پڑھتے رہیں اور حجرۂ مبارکہ کے سامنے پہونچکر دوسری جالی میں بڑے سوراخ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلتے چلتے مختصراً درود و سلام پڑھیں، پھر دوسرے اور تیسرے سوراخوں کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلتے چلتے سلام عرض کریں۔

ریاض الجنۃ

قدیم مسجدِ نبوی میں منبر اور روضۂ اقدس کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ ریاض الجنۃ کی شناخت کے لئے یہاں سفید سنگ مرمر کے ستون ہیں۔ ان ستونوں کو اسطوانہ کہتے ہیں، ان ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔

ریاض الجنۃ کے پورے حصہ میں جہاں سفید قالینوں کا فرش ہے نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، نیز قبولیتِ دعا کے لئے بھی خاص مقام ہے۔ لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ریاض الجنۃ تک پہونچنے میں اور وہاں نماز ادا کرنے یا دعا مانگنے میں کسی کو تکلیف نہ پہونچے۔

اصحابِ صفہ کا چبوترہ

مسجدِ نبوی میں حجرۂ شریفہ کے پیچھے ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جو چالیس فٹ لمبا اور چالیس فٹ چوڑا اور زمین سے دو فٹ اونچا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین وغریب صحابہ کرام قیام فرماتے تھے جن کا نہ گھر تھا نہ در، اور جو دن ورات ذکر وتلاوت کرتے اور حضورِ اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اسی درسگاہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں۔ اصحابِ صفہ کی تعداد کم اور زیادہ ہوتی رہتی تھی، کبھی کبھی ان کی تعداد ۸۰ تک پہونچ جاتی تھی۔ سورہ الکہف کی آیت نمبر (۲۸) انہیں اصحابِ صفہ کے حق میں نازل ہوئی، جسمیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا۔ اگر آپ کو موقع مل جائے تو یہاں بھی نوافل پڑھیں، ذکر وتلاوت کریں اور دعائیں کریں۔

جنت البقیع (بقیع الغرقد)

یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجدِ نبوی کی مشرقی سمت مسجدِ نبوی سے بہت تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے اسمیں بے شمار صحابہ (تقریباً ۱۰ ہزار) اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔ مدینہ کے قیام کے زمانے میں یہاں بھی حاضری دیتے رہیں اور ان کے لئے اور اپنے لئے اللہ سے مغفرت و رحمت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

جنت البقیع میں داخلہ کے اوقات: جنت البقیع میں صبح کو فجر کی نماز کے بعد اور شام کو عصر سے مغرب تک مردوں کے لئے داخلہ کی عام اجازت ہے۔ عورتوں کا داخلہ منع ہے۔

جنت البقیع میں مدفون چند حضرات کے نام

صحابہ کرام:

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنیؓ (وفات ۳۵ھ)

حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ (وفات ۳۲ھ)

حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ (وفات ۹ھ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (وفات ۳۲ھ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (وفات ۵۵ھ)

حضرت عثمان بن مظعونؓ (وفات ۲ھ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (وفات ۳۳ھ)

حضرت حسن بن علیؓ (وفات ۵۱ھ)

حضرت اسعد بن زرارہؓ (وفات ھ)

حضرت عقیلؓ بن ابی طالب (وفات ۶۰ھ)

حضرت ابوسعید الخدریؓ (وفات ۷۴ھ)

حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ (وفات ۹۰ھ)

حضرت علیؓ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسدؓ

حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادیاں:

حضرت رقیہؓ (وفات ۳ھ)

حضرت زینبؓ (وفات ۸ھ)

حضرت ام کلثومؓ (وفات ۹ھ)

حضرت فاطمہؓ (وفات ۱۱ھ)

(بعض علماء کی رائے ہے کہ حضرت فاطمہؓ حجرۂ مقدسہ کے پیچھے مدفون ہیں)۔

امہات المؤمنین:

حضرت زینب بنت خزیمہؓ (وفات ۳ھ) | حضرت زینب بنت جحشؓ (وفات ۳۰ھ)

حضرت سودہ بنت زمعہؓ (وفات ۳۲ھ) | حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ (وفات ۴۵ھ)

حضرت ام حبیبہؓ (وفات ۴۴ھ) | حضرت صفیہؓ (وفات ۵۰ھ)

حضرت جویریہؓ (وفات ۵۶ھ) | حضرت عائشہ بنت ابوبکرؓ (وفات ۵۷ھ)

حضرت ام سلمہؓ (وفات ۶۲ھ)

- حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی: حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب (وفات ۲۰ھ)
- حضرت حلیمہ سعدیہؓ
- شیخ القراء امام نافعؒ (وفات ۱۶۹ھ)
- حضرت امام مالکؒ (وفات ۱۶۹ھ)

☆ اس بارے میں علماء کی مختلف رائے ہیں کہ جنت البقیع میں داخل ہو کر سلام ودعا کی ابتداء کس جگہ سے کریں، بعض حضرت عثمان غنیؓ، بعض حضورِ اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ اور بعض حضرت عباسؓ کی قبر سے شروع کرنے کے متعلق فرماتے ہیں۔ مگر جہاں سے بھی آپ شروع کریں اسکی اجازت ہے۔

<u>جب جنت البقیع میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں (اگر یاد ہو):</u>

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ اَنْتُمُ السَّابِقُونَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِينَ۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه۔

جبلِ اُحد (اُحد کا پہاڑ)

مسجد نبوی سے تقریباً ۴ یا ۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ (اُحد کا پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحد سے محبت رکھتے ہیں)۔

اسی پہاڑ کے دامن میں ۳ھ میں جنگِ احد ہوئی جسمیں آنحضرت ﷺ سخت زخمی ہوئے اور تقریباً ۷۰ صحابہ کرام شہید ہوئے تھے۔ یہ سب شہداء اسی جگہ مدفون ہیں جس کا احاطہ کردیا گیا ہے۔ اسی احاطہ کے بیچ میں حضورِ اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ مدفون ہیں، آپکی قبر کے برابر میں حضرت عبداللہ بن جحشؓ اور حضرت مُصعب بن عمیرؓ مدفون ہیں۔

حضورِ اکرم ﷺ خاص اہتمام سے یہاں تشریف لاتے اور شہداء کو سلام و دعا سے نوازتے۔ لہٰذا آپ بھی مدینہ منورہ کے قیام کے دوران کبھی کبھی ضرور تشریف لے جائیں، سب سے پہلے حضرت حمزہؓ کو اسطرح سلام پیش کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِنَا حَمْزَةَ ؓ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ

پھر دیگر شہداء کو مسنون طریقہ پر سلام عرض کریں اور ان کے واسطے اور اپنے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی دعا کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بِنْ جَحَشْ ؓ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبْ بِنْ عُمَيْر ؓ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاء اُحُد كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

مدینہ طیبہ کی بعض دیگر زیارتیں

مسجدِ نبوی کے علاوہ مدینہ طیبہ میں کئی مساجد ہیں جن میں حضورِ اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے صحابہ نے نماز پڑھی ہے، ان کی زیارت کے لئے جانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ان مساجد میں صرف مسجد قُبا کی زیارت کرنا مسنون ہے باقی مساجد کی حیثیت صرف تاریخی ہے۔

مَسْجِدِ قُبا: مسجد قُبا مسجد نبوی سے تقریباً چار کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے، حضورِ اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ بن عوف کے پاس قیام فرمایا اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ خود اپنے دستِ مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد اخلاص وتقوی پر رکھی گئی ہے۔

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی تمام مساجد میں سب سے افضل ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کبھی سوار ہو کر کبھی پیدل چل کر مسجدِ قبا تشریف لایا کرتے تھے (مسلم)۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد یعنی مسجد قبا میں آکر (دو رکعت) نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا (نسائی)۔

مَسْجِدِ جُمُعَہ: حضورِ اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اسی مسجد میں جمعہ ادا فرمایا تھا، یہ مسجد مسجد قبا کے قریب ہی واقع ہے۔

مسجدِ مُصَلّٰی یا مسجد غمامہ: حضورِ اکرم ﷺ یہاں عیدین کی نماز پڑھتے تھے

مسجد فتح (مسجد احزاب): یہ مسجد جبل سلع کے غربی کنارے پر اونچائی پر واقع تھی۔ غزوۂ خندق (احزاب) میں جب تمام کفار مدینہ منورہ پر مجتمع ہو کر چڑھ آئے تھے اور خندقیں کھودی گئیں تھیں، رسول اکرم ﷺ نے اس جگہ دعا فرمائی تھی، چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اس مسجد کے قریب کئی چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنی ہوئی تھیں جو مسجدِ سلمان فارسی، مسجد ابوبکر، مسجد عمر اور مسجد علی کے نام سے مشہور ہیں۔ دراصل غزوۂ خندق کے موقع پر یہ ان حضرات کے پڑاؤ تھے جن کو محفوظ اور متعین کرنے کے لئے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے مساجد کی شکل دی۔ یہ مقام مساجدِ خمسہ کے نام سے مشہور ہے۔ اب سعودی حکومت نے اس جگہ پر ایک بڑی عالیشان مسجد (مسجد خندق) کے نام سے تعمیر کی ہے۔

مسجدِ قبلتین: تحویلِ قبلہ کا حکم عصر کی نماز میں ہوا، ایک صحابی نے عصر کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر انصار کی جماعت پر ان کا گزر ہوا، وہ انصار صحابہ (مسجد قبلتین) میں بیت المقدس کی جانب نماز ادا کر رہے تھے، ان صحابی نے انصار صحابہ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو دوبارہ قبلہ بنا دیا ہے، اس خبر کو سنتے ہی صحابہ کرام نے نماز ہی کی حالت میں خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ کیونکہ اس مسجد (قبلتین) میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف ادا کی گئی اس لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ تحویل قبلہ کی آیت اسی مسجد میں نماز پڑھتے وقت نازل ہوئی تھی۔

مسجدِ ابیؓ بن کعب: یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے، اس جگہ زمانہ نبوی کے مشہور قاری حضرت اُبی بن کعبؓ کا مکان تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے، نیز حضرت ابی بن کعبؓ سے قرآن سنتے اور سناتے تھے۔

مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران کیا کریں

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی اور عبادت میں لگانے کی کوشش کریں۔ مذکورہ چند امور کا خاص اہتمام فرمائیں:

- زیادہ وقت مسجدِ نبوی میں گزاریں کیونکہ معلوم نہیں کہ یہ موقع دوبارہ میسّر ہو یا نہ ہو۔
- پانچوں وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کریں کیونکہ مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب دیگر مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار یا پچاس ہزار گنا زیادہ ہے۔
- حضورِ اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھیں۔
- کثرت سے درود شریف پڑھیں، ذکر و تلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھیں۔
- ریاض الجنہ (جنت کا باغیچہ) میں جتنا موقع ملے نوافل پڑھتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ محراب النبی ﷺ اور خاص خاص ستونوں کے پاس بھی نفل نماز اور دعاؤں کا سلسلہ رکھیں (ریاض الجنہ کے سات ستون بعض برکات و خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں)۔
- فجر یا عصر کی نماز سے فراغت کے بعد جنت البقیع چلے جایا کریں۔
- کبھی کبھی حسبِ سہولت مسجد قبا جا کر دو رکعت نماز پڑھ آیا کریں۔
- حضورِ اکرم ﷺ کی تمام سنتوں پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔
- تمام گناہوں سے خصوصاً فضول باتیں، لڑائی جھگڑا کرنے سے بالکل بچیں۔
- حکمت اور بصیرت کے ساتھ اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہیں۔
- خرید و فروخت میں اپنا زیادہ وقت ضائع نہ کریں۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اس پاک شہر میں دوبارہ آنے کی سعادت زندگی میں کبھی ملے یا نہیں۔

خواتین کے خصوصی مسائل

۔ اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو اپنی رہائش گاہ پر قیام کرے، سلام عرض کرنے کے لئے مسجدِ نبوی میں داخل نہ ہو۔ البتہ مسجد کے باہر کسی دروازے کے پاس کھڑے ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ اور جب پاک ہو جائے تو قبر اطہر کے سامنے سلام عرض کرنے کے لئے چلی جائے۔

۔ مسجدِ نبوی میں عورتوں کو مردوں کے حصہ میں اور مردوں کو عورتوں کے حصہ میں جانے کی اجازت نہیں ہے اس لئے باہر نکلنے کا وقت اور ملنے کی جگہ متعین کر کے ہی اپنے اپنے حصہ میں جائیں۔ اور جو جگہ مقرر ہے عورتیں اسی جگہ پر اپنے مردوں کا انتظار کریں خواہ کتنی ہی دیر انتظار کرنا پڑے، مردوں کی تلاش میں ہرگز نہ جائیں۔

۔ مسجدِ نبوی سے اپنی رہائش گاہ تک کا راستہ اچھی طرح شناخت کر لیں۔

۔ فضول باتیں اور لڑائی جھگڑا کرنے سے دور رہیں۔ اکثر اوقات عبادات میں گزاریں، قرآن کی تلاوت کریں، نفلیں پڑھیں۔

۔ چونکہ مدینہ منورہ کے لئے کسی طرح کا کوئی احرام نہیں باندھا جاتا ہے، اس لئے خواتین مکمل پردہ کے ساتھ رہیں یعنی چہرے پر بھی نقاب ڈالیں۔

۔ خواتین مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ طیبہ میں بھی اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر سکتی ہیں، کیونکہ جماعت کی اہمیت اور فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے گھر پر ہی نماز ادا کرنا افضل ہے۔ لیکن اگر خواتین مسجد نبوی میں سلام عرض کرنے کے لئے جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو مسجد نبوی میں عورتوں کے لئے مخصوص حصہ ہی میں نماز ادا کریں۔

۔ خواتین کے لئے قبر اطہر پر جا کر سلام پڑھنے کا وقت اشراق کے بعد ہے۔

مسجدِ نبوی کی زیارت کرنے والوں

اور درود وسلام پڑھنے والوں کی غلطیاں

۔ مسجدِ نبوی کی زیارت بڑے شرف کی بات ہے مگر اس کو حج کے اعمال کا تکملہ نہ سمجھیں، یعنی اگر کوئی شخص مدینہ منورہ نہ جاسکا تو اس کے حج کا ایک عمل بھی ترک نہیں ہوا۔

۔ حضورِ اکرم ﷺ کے حجرے کی دیواروں، لوہے کی سلاخوں، دروازوں یا کھڑکیوں کو برکت حاصل کرنے کی نیت سے چومنا، ہاتھ پھیرنا اور کپڑا چھوانا سب بدعت اور خرافات ہیں۔

۔ حجرۂ مبارکہ کی طرف رخ کرکے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا صحیح نہیں ہے۔

۔ رسولِ اکرم ﷺ سے کسی طرح کا سوال کرنا بدعت ہی نہیں بلکہ شرک ہے۔

۔ حجرۂ مبارکہ کا طواف کرنا اور اسکے سامنے جھکنا یا سجدہ کرنا حرام ہے۔

۔ مسجدِ نبوی میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کی دو رکعت ادا کئے بغیر سیدھے قبر اطہر پر درود وسلام پڑھنے کے لئے چلے جانا غلط ہے۔

۔ بلند آواز کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے حجرے کے سامنے درود وسلام پڑھنا غلط ہے۔

مدینہ منورہ سے واپسی

۔ مدینہ منورہ سے واپسی پر اگر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے تو ذوالحلیفہ جو مدینہ والوں کے لئے میقات ہے وہاں سے احرام باندھیں، اگر حج کا زمانہ قریب ہے تو صرف حج کا احرام باندھیں۔ اور اگر حج کا زمانہ دور ہے تو پھر مدینہ منورہ سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کرکے احرام کھولدیں۔ اگر آپ نے حج تمتع کا ارادہ کیا ہے عمرہ سے فراغت کرکے مدینہ منورہ چلے گئے تو مدینہ سے واپسی پر حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام نہ باندھیں، ورنہ دم لازم ہوجائیگا، لہذا صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھیں۔

۔ اگر حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گئے ہیں اور اب واپس مکہ مکرمہ جانا ہے تو مدینہ والوں کی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھکر جائیں۔

۔ اگر مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ جدہ اور جدہ سے اپنے وطن واپس آنے کا ارادہ ہے تو کسی احرام کی ضرورت نہیں۔

۔ مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے حج سے پہلے یا حج کے بعد کسی بھی وقت جاسکتے ہیں۔

☆ نبی اکرم ﷺ کے شہر (مدینہ منورہ) سے واپسی پر یقیناً آپ کا دل غمگین اور آنکھیں آشکبار ہوں گی مگر دلِ غمگین کو تسلی دیں کہ جسمانی دوری کے باوجود ہزاروں میل سے بھی ہمارا درود وسلام اللہ کے فرشتوں کے ذریعہ حضورِ اکرم ﷺ کو پہونچا کرے گا۔

☆ اس مبارک سفر سے واپسی پر اس بات کا عزم کریں کہ زندگی کے جتنے دن باقی ہیں اسمیں اللہ جل شانہ کے حکموں کی خلاف ورزی نہیں کریں گے، بلکہ اپنے مولا کو راضی اور خوش رکھیں گے، نیز حضور اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق ہی اپنی زندگی کے باقی ایام گزاریں گے اور اللہ کے دین کو اللہ کے بندوں تک پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

کعبہ شریف کی تعمیریں

۱) حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل سب سے پہلے اسکی تعمیر فرشتوں نے کی۔

۲) حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر۔

۳) حضرت شیث علیہ السلام کی تعمیر۔

۴) حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ ملکر کعبہ کی ازسرِ نو تعمیر کی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو ذکر کیا ہے۔

۵) عمالقہ کی تعمیر ۶) جرہم کی تعمیر (یہ عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں)۔

۷) قصی کی تعمیر جو حضورِ اکرم ﷺ کی پانچویں پشت میں دادا ہیں۔

۸) قریش کی تعمیر (اس وقت نبی اکرم ﷺ کی عمر ۳۵ سال تھی، اور آپ ﷺ نے اپنے ہی دستِ مبارک سے حجرِ اسود کو بیت اللہ کی دیوار میں لگایا تھا)۔

۹) ۶۴ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حطیم کے حصہ کو کعبہ میں شامل کر کے کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی، اور دروازہ کو زمین کے قریب کردیا، نیز دوسرا دروازہ اس کے مقابل دیوار میں قائم کردیا تاکہ ہر شخص سہولت سے ایک دروازہ سے داخل ہو اور دوسرے دروازے سے نکل جائے۔ (حضورِ اکرم ﷺ کی خواہش بھی یہی تھی)۔

۱۰) ۷۳ھ میں حجاج بن یوسف نے کعبہ کو دوبارہ قدیم طرز کے موافق کردیا (یعنی حطیم کی جانب سے دیوار پیچھے کو ہٹادی اور دروازہ اونچا کردیا، دوسرا دروازہ بند کردیا)۔

۱۱) ۱۰۲۱ھ میں سلطان احمد ترکی نے چھت بدلوائی اور دیواروں کی مرمت کی۔

۱۲) ۱۰۳۹ھ میں سلطان مراد کے زمانے میں سیلاب کے پانی سے بیت اللہ کی بعض دیواریں گرگئیں تھیں تو سلطان مراد نے ان کی تعمیر کرائی۔

۱۳) ۱۴۱۷ھ میں شاہ فہد بن عبدالعزیز نے بیت اللہ کی ترمیم کی۔

غلافِ کعبہ کی مختصر تاریخ

بیت اللہ شریف جو بے حد واجب التنظیم عبادت گاہ ہے اور متبرک گھر ہے، اسے ظاہری زیب و زینت کی غرض سے غلاف پہنایا جاتا ہے۔

- مؤرخین کا خیال ہے کہ سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پہلا غلاف چڑھایا تھا.
- اسکے بعد عدنان نے کعبہ پر غلاف چڑھایا تھا جو نبی اکرم ﷺ کے بیسویں پشت میں دادا ہیں
- یمن کے بادشاہ (تبع الحمیر ی) نے ظہورِ اسلام سے سات سو سال قبل کعبہ پر غلاف چڑھایا۔
- زمانہ جاہلیت میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔
- حضورِ اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن یمن کا بنا ہوا کالے رنگ کا غلاف کعبہ شریف پر چڑھایا۔
- آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مصر کا ایک باریک قسم کا سفید کپڑا چڑھایا۔
- حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ نے اپنی اپنی خلافت کے زمانے میں نئے نئے غلاف بیت اللہ (کعبہ) پر چڑھائے۔
- حضرت علیؓ اپنی جنگی مصروفیات کی بنا پر غلاف نہ چڑھا سکے۔
- خلافت بنوامیہ کے ۹۱ سالوں کے اقتدار کے زمانے میں اور پھر بنوعباس کے پانچ سو سال کے زمانے میں بھی یہ سلسلہ باقاعدہ جاری رہا، کبھی سفید رنگ کا کبھی سیاہ رنگ کا، مگر ۵۷۵ھ سے آج تک غلاف کالے ہی رنگ کا چڑھایا جاتا ہے۔ ۷۶۱ھ سے قرآنِ کریم کی آیات بھی غلاف پر لکھی جانے لگیں۔

موجودہ زمانے میں عام طور پر ۹ ذی الحجہ کو ہر سال کالے رنگ کا کعبہ کا غلاف تبدیل کیا جاتا ہے۔ گزشتہ زمانوں میں مختلف تاریخوں میں غلاف تبدیل کیا جاتا تھا (کبھی ۱۰ محرم الحرم، کبھی ۲۷ رمضان، اور کبھی ۸ یا ۹ یا ۱۰ ذی الحجہ)۔

مسجد نبوی کی مختصر تاریخ

۔ جب حضور اکرم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی، اس وقت مسجد نبوی ۱۰۵ فٹ لمبی اور ۹۰ فٹ چوڑی تھی۔

۔ ہجرت کے ساتویں سال فتح خیبر کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی توسیع فرمائی۔ اس توسیع کے بعد مسجد نبوی کی لمبائی اور چوڑائی ۱۵۰ فٹ ہوگئی۔

۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی تعداد میں جب غیر معمولی اضافہ ہوگیا اور مسجد ناکافی ثابت ہوئی تو ۱۷ھ میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔

۔ ۲۹ھ میں حضرت عثمان غنی ؓ کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔

۔ اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک نے ۸۸ھ تا ۹۱ھ میں مسجد نبوی کی غیر معمولی توسیع کی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔

۔ عباسی دور کے خلیفہ مہدی بن منصور اور معتصم باللہ نے اپنے اپنے زمانہ خلافت میں مسجد نبوی کا اضافہ کیا۔

۔ ترکی سلطان عبد المجید خان نے مسجد نبوی کی نئے سرے سے تعمیر کی، اسمیں سرخ پتھر کا استعمال کیا گیا، جو مضبوطی اور خوبصورتی کے اعتبار سے ترکوں کی عقیدت مندی کی ناقابلِ فراموش یادگار آج بھی برقرار ہے۔

۔ موجودہ سعودی حکومت کے بانی شاہ عبد العزیز نے اپنے حکومت کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع کی۔ اور پھر شاہ فیصل بن عبد العزیز نے مسجد نبوی کی بڑے پیمانے پر توسیع کی۔

۔ حج اور عمرہ کرنے والوں اور زائرین کی کثرت کی وجہ سے جب یہ توسیعات بھی ناکافی رہیں تو شاہ فہد بن عبد العزیز نے قرب وجوار کی عمارتوں کو خرید کر اور انھیں منہدم کر کے عظیم الشان توسیع کی جسمیں دور جدید کی تمام تکنیکوں اور مشینوں کا استعمال کیا گیا۔ اب اسمیں تقریباً ۷ لاکھ نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ (صفحہ ۱۱۰ پر اسی تاریخ کے مطابق مسجد نبوی کا نقشہ بنایا گیا ہے)
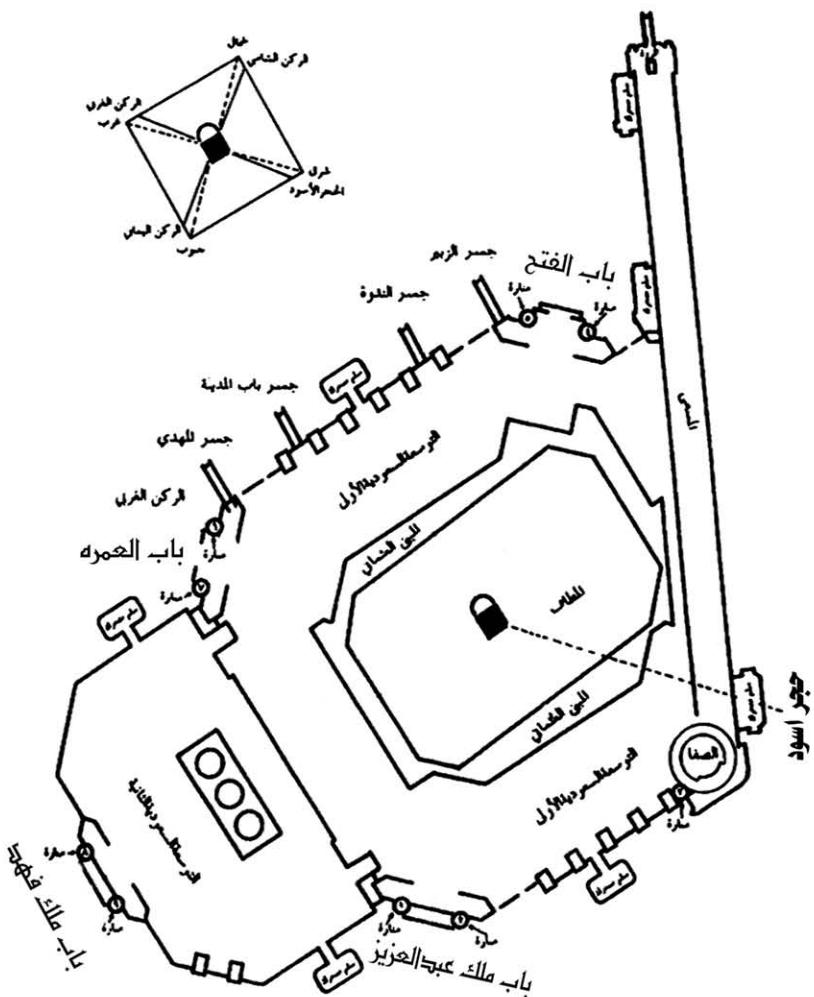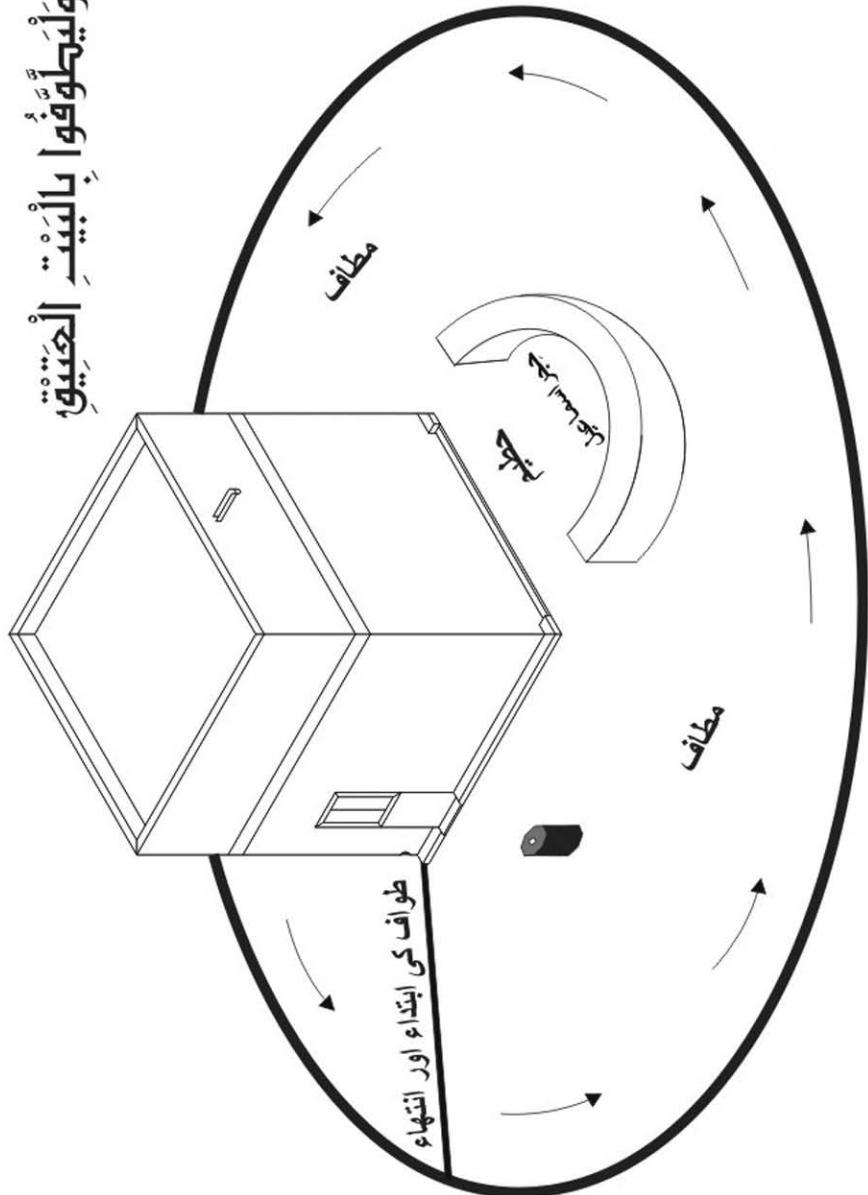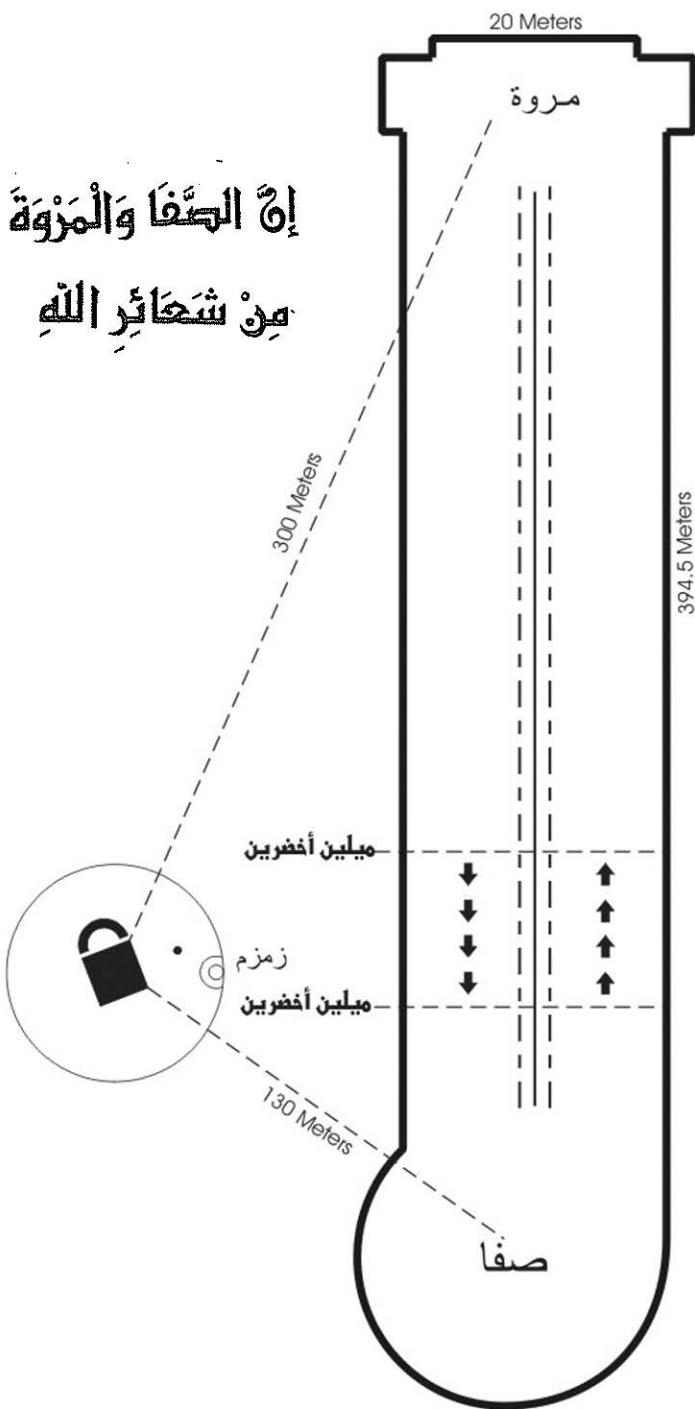
باب الفتح
جسر الندوة
جسر باب المدينة
جسر للهدي
الركن الغربي
باب العمره
باب ملك فهد
باب ملك عبدالعزيز
حجر اسود
الصفا
المطاف

مسجد حرام

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ
طواف کی ابتداء اور انتہاء
مطاف
حطیم
حِجر اسماعیل
مطاف

20 Meters
مروة
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
300 Meters
394.5 Meters
ميلين أخضرين
زمزم
ميلين أخضرين
130 Meters
صفا

منیٰ Mina
مسجد خیف
جمرات
جسر (پل) ملک خالد
جسر (پل)
ملک عبدالعزیز
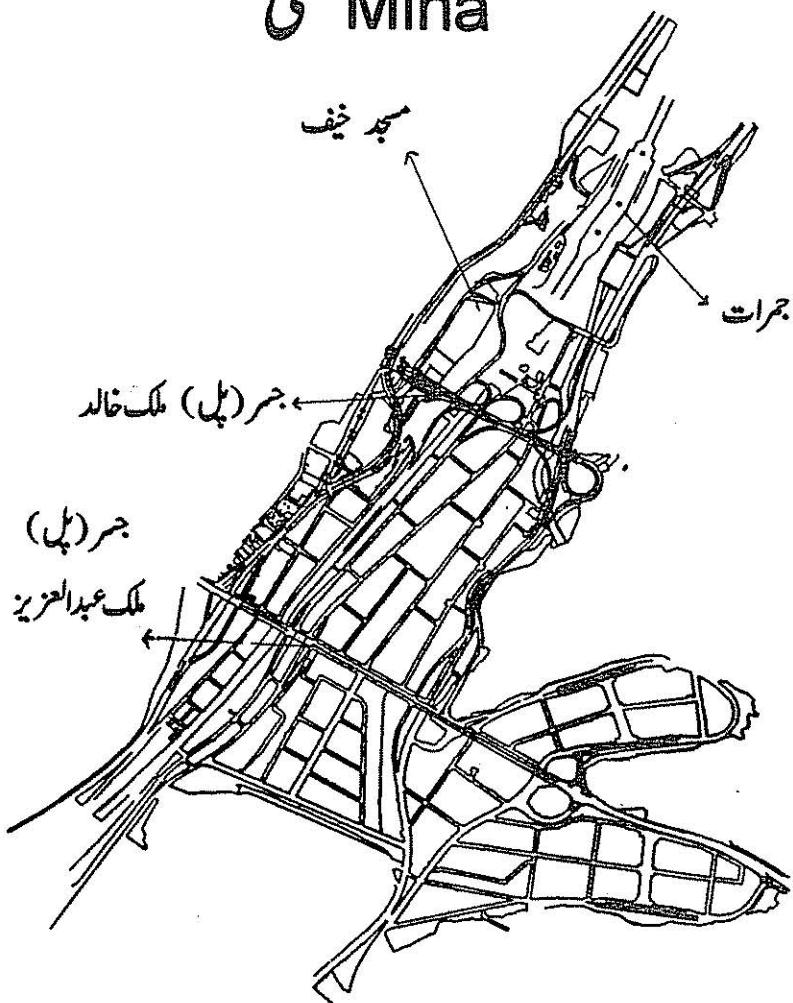
جمرات (Jamrat)

جمرات کی زیر تعمیر عمارت

مقامات مقدسہ
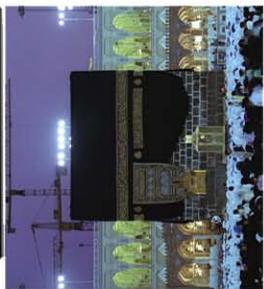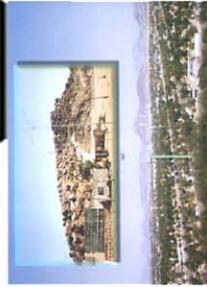
مسجد حرام سے منی تقریبا ۴ ـ ۵ کیلومیٹر ہے۔
منی سے مزدلفہ تقریبا ۳ ـ ۴ کیلومیٹر ہے۔
مزدلفہ سے عرفات تقریبا ٦ ـ ۷ کیلومیٹر ہے۔

منی اور مزدلفہ حدود حرم میں داخل ہیں،
جبکہ عرفات حدود حرم سے باہر ہے۔

حدود میقات و حرم

مدینة

ذوالحليفة
450 KM

ذوالحليفة
٤٥٠ كم

ذات عرق
٩٤ كم

الجحفة
١٨٣ كم

قرن المنازل
٧٥ كم

يلملم
٩٢ كم

حِل

جحفة
183 KM

حَرَم

ذات عرق
94 KM

جعرانه

تنعيم

جدة

قرن المنازل
75 KM

حديبية

منى

مزدلفه

عرفات

طائف

يلملم
92 KM

روزمرہ استعمال کے عربی الفاظ اور ان کے معانی

مَاء	پانی	مَوْز	کیلا	فُلُوس	پیسہ
حَلِيْب	دودھ	بُرتقَال	سنترہ	قُمَاش	کپڑا
لَبَن	دہی/لسی	تُفَّاح	سیب	طَاقِيَة	ٹوپی
خُبْز	روٹی	تِين	انجیر	مِسْبَحَة	تسبیح
رُزّ / اَرُزّ	چاول	بطِّيخ	تربوز	مُصَلّٰی	جائنماز
عَدَس	دال	لُوز	بادام	مِنْدِيل	چھوٹا رومال
بَيْضَة	انڈا	تَمَر	کھجور	شَمَّاغ	بڑا رومال
دَقِيق	آٹا	خِيَار	کھیرا	فَرَاش	بستر
سُكَّر	چینی	طَمَاطِم	ٹماٹر	حَبل	رسی
شَاى	چائے	زَنجَبِيل	ادرک	مِلْعَقَة	چمچہ
لَحَم	گوشت	ثُوم	لہسن	صَحَن	پلیٹ
دَجَاج	مرغی	جَمَل	اونٹ	جُمرُک	کسٹم
سَمَک	مچھلی	بَقَرة	گائے	سُوق	بازار
بَصل	پیاز	غَنَم	بکری	سَيَّارة	کار
خُضَر	سبزی	شَارِع	سڑک	طَيَّارة	ہوائی جہاز
كُزْبَرَة	ہرا دھنیا	طَرِيق	راستہ	غُرْفَة	کمرہ
نَعْنَاع	پودینا	فُنْدُق	ہوٹل	سَاعَة	گھڑی/گھنٹہ
فِلْفِل	مرچ	بَيْت	گھر	دَقِيقَة	منٹ
سَمَن	گھی	بَاب	دروازہ	اَغْرَاض	سامان
زَيْت	تیل	حَمَّام	بیت الخلاء	شَنْطَة	بیگ

مصادر ومراجع

(حج کی بعض مشہور ومعروف کتابیں جن کی روشنی میں یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے)

کتاب	مصنف
ردالمختار (کتاب الحج)	علامہ السید ابن عابدین الشامی صاحب
ہدایہ الاولین (کتاب الحج)	شیخ الاسلام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الفرغانی
معلم الحجاج	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب
آپ حج کیسے کریں؟	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب سنبھلی
رہنمائے حجاج	حضرت مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی صاحب مظاہری
رہنمائے عمرہ وزیارت	حضرت مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی صاحب مظاہری
خواتین کا حج	حضرت مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی صاحب مظاہری
زبدۃ المناسک	حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی
شرح زبدۃ	حضرت مولانا شیر محمد جالندھری
کتاب الحج (مختصر طریقۂ حج وعمرہ)	حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلندشہری
کتاب العمرۃ وزیارۃ المسجد النبوی	حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلندشہری
فضائل حج	حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب
اپنے گھر سے بیت اللہ تک	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب
حج اور مقامات حج	حضرت مولانا سید رابع صاحب ندوی
خواتین کا حج	حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب سکھروی
حج وعمرہ (علماء کے مقالات پر مشتمل)	حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام صاحب (مرتب)
رفیق حج	حضرت مولانا محمد احتشام حسین صاحب کاندھلوی
تاریخ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت مولانا محی الدین قادری صاحب
حج گائیڈ	(حج کمیٹی، ہند بمبئی)

فریڈم فائٹر مولانا اسماعیل ویلفیر سوسائٹی

سنبھل، اتر پردیش ریاست کا ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے۔ مسلم حکمرانوں کے دور میں اس شہر کو "سرکار سنبھل" کہا اور لکھا جاتا تھا۔ اس تاریخی شہر میں بے شمار علماء، محدثین اور مشائخ پیدا ہوئے، نیز سینکڑوں ادیبوں، شاعروں اور طبیبوں نے اسی مٹی میں جنم لیا۔ اسی سرزمین سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سنبھلی جیسے مجاہد اٹھے جنھوں نے احادیث رسول ﷺ کی خدمات کے ساتھ، اپنی تحریر وتقریر سے برٹش حکومت کی بنیادیں ہلانے مین ایک اہم رول ادا کیا۔

ہندوستان کی تحریک آزادی میں مولانا نے نمایاں کارنامے انجام دئے۔ حکومت وقت کے خلاف مولانا کی شعلہ بیان تقریروں نے سنبھل اور اطراف کے انگریزی افسران کو ہر وقت خوف زدہ رکھا۔ یہی وجہ تھی کہ مولانا کو کئی بار صرف گرفتار ہی نہیں بلکہ ان پر بغاوت پھیلانے اور فساد برپا کرنے کے مقدمات چلا کر کئی کئی سال کی سخت سزائیں دی گئیں۔ مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں دوبار شاندار کامیابی سے مولانا کی عوامی مقبولیت کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مولانا ایک عرصہ تک جمیۃ العلماء ہند سے بھی وابستہ رہے۔ نیز کئی بڑے اداروں میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دیں۔ آخری عمر مین تصنیف وتالیف کے کاموں میں مشغول ہوگئے، اردو میں تین کتابیں: مقامات تصوف، اخبار التنزیل اور تقلید ائمہ تصنیف کیں۔

مولانا کی علمی شخصیت اور تحریک آزادی میں مجاہدانہ کردار ہمیشہ اس بات کا متقاضی رہا کہ اس تاریخی شہر میں مولانا کے نام سے کوئی علمی ادارہ قائم کیا جائے مگر افسوس کہ حکومتی اداروں کی امتیازی پالیسی اور کچھ ہماری غفلت نے یہ موقع فراہم نہین کیا پھر بھی سنبھل کی علمی شخصیتوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً ایسے کسی ادارے کے قیام کا احساس دلایا جاتا رہا۔ "فریڈم فائٹر مولانا اسماعیل ویلفیر سوسائٹی" اسی احساس کا نتیجہ ہے۔ اس سوسائٹی کا مقصد سنبھل میں مستقل ایک علمی ادارہ کا قیام ہے اس ضمن میں ہورائزن پبلک اسکول کے نام سے ایک عصری تعلیم کا ادارہ قائم کیا جاچکا ہے۔ نیز دینی تعلیمی ادارہ کی پیش رفت جاری ہے۔

ایسے تمام علمی افراد جو کسی نہ کسی شکل میں دینی، تعلیمی ادبی اور اصلاحی کاموں میں مشول ہیں کا تعاون ہمارے لئے حوصلہ بخش ہوگا۔ اللہ اس تعالیٰ اس عمل خیر کو قبول فرمائے۔

محمد نجیب سنبھلی

حج مبرور

مسجد حرام

حضورﷺ کی پیدائش کی جگہ

مسجد خیف

منی کا منظر

مسجد نبوی

ریاض الجنہ

مسجد قباء

جنت البقیع

محمد نجیب سنبھلی

مولانا محمد اسماعیل سنبھلی اکیڈمی، سنبھل مرادآباد